تنظیم المدارس (اہل سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عالیہ 1

سوالیہ پرچہ کے ساتھ



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولیٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الاولیٰ: التفسير وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے؟

حصہ اوّل ...... تفسیر

سوال نمبر 1: کوئی سے سات (7) اجزاء کا حل مطلوب ہے؟ ۷۰=۷×۱۰

(۱) (الزانية والزانی) ای غیر المحصنین لرجمهما بالسنة وال فیما ذکر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فی خبره وهو (فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والوں میں کون سے مسلمان شامل ہو گئے تھے؟

(۳) ولا یاتل اولو الفضل منکم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴) (وانکحوا الایامیٰ منکم) جمع ایم وهی من لیس لها زوج بکرا کانت او ثیباً ومن لیس له زوج وهذا فی الاحرار والحرائر . ترجمہ کریں؟

(۵) (لاتلهیهم تجارة) ای شراء (ولا بیع عن ذکر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفیف . ترجمہ کریں؟

(۶) آیة الاستئذان قیل منسوخة وقیل لا ولکن تهاون الناس فی ترک الاستئذان . عبارت کی وضاحت کریں؟

(۷) (لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا) بان تقولوا یا محمد بل قولوا یا نبی الله یا رسول الله فی لین وتواضع وخفض صوت .
ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

(۸) (اوتكون له جنة يا كل منها) اى من ثمارها فيكتفى بهاوفى قراءة نا كل بالنون اى نحن فيكون له مزية علينا بها ۔

ترجمہ کریں نیز وفی قراءة کی وضاحت کریں؟

(۹) سورۃ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کوفرقان کیوں کہا گیا؟

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:-صرف تین اجزاء حل کریں؟ ۳۰=۳×۱۰

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنی بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنی کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۵) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(٦) کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

حصہ اوّل......تفسیر القرآن

سوال نمبر 1:-درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے؟

(۱) (الزانية والزانى) اى غير المحصنين لرجمها بالسنة وال فيما ذكر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فى خبره وهو (فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگائے جانے میں کون سے مسلمان شامل ہو گئے تھے؟

(۳) ولا ياتل اولو الفضل منكم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴) (وانكحوا الايامى منكم) جمع ايم وهى من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيباً

ومن ليس له زوج وهذا في الاحرار والحرائر . ترجمہ کریں؟

(۵)(لاتلهيهم تجارة) اى شراء (ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفيف . ترجمہ کریں؟

(٦)آية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس في ترك الاستئذان . عبارت کی وضاحت کریں؟

(٧)(لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا) بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبي الله يا رسول الله في لين وتواضع وخفض صوت .

ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

(٨)(اوتكون له جنة ياكل منها) اى من ثمارها فيكتفى بهاوفى قراءة ناكل بالنون اى نحن فيكون له مزية علينا بها .

ترجمہ کریں نیز وفی قراءة کی وضاحت کریں؟

(۹)سورۃ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا؟

جواب: ترجمہ اجزاء:

(۱) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد یعنی وہ لوگ جو محصن نہ ہوں، کیونکہ ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم حدیث سے ثابت ہے، اس کے اندر جو الف لام جز بیان کیا گیا ہے، وہ موصولہ ہے اور یہ مبتداء ہے اور یہ شرط کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ اس کی خبر پر فاء داخل ہوئی ہے اور وہ فاء یہ ہے: تو تم ان میں سے ہر ایک کو کوڑے لگاؤ یعنی سو ضربیں۔

(۲)(i) حضرت حسان بن ثابت، (ii) عبداللہ بن ابی سلول، (iii) حضرت مسطح، (iv) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم اس مذموم عمل میں شامل تھے۔

(۳)"وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ" کا شان نزول:

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ان کے خالہ زاد بھائی مسطح نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں حصہ لیا تھا، اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہوگئی اور مسطح کا جھوٹ نمایاں ہوگیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت رنج ہوا، کیونکہ مسطح یتیم تھے، ان کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پرورش کی تھی، سوانہوں نے کہا: میں اب مسطح پر بالکل خرچ نہیں کروں گا، مسطح نے معافی مانگی اور معذرت کی، اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق سخت غصہ میں تھے، وہ دوبارہ مسطح کے اخراجات بحال کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، تب یہ آیت نازل ہوئی، پھر حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ نے رجوع کرلیا اور فرمایا: کیوں نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کردے اور اب میں مسطح پر پہلے سے زیادہ خرچ کروں گا۔

(۴) اور تم اپنے میں سے ایامیٰ کا نکاح کروادو، یہ لفظ اَیِّمٌ کی جمع ہے، اس سے مراد وہ عورت ہے، جس کا شوہر نہ ہو، خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ ہو، یا طلاق یافتہ۔

(۵) جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت یعنی خرید وفروخت، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے، یہاں پر تخفیف پیدا کرنے کے لیے تاء کو حذف کردیا گیا ہے۔

(۶) عبارت کی وضاحت:

آیت استئذان یعنی گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت حاصل کرنے کے حوالے سے مفسرین کے دو قول ہیں: (i) یہ منسوخ ہے، (ii) یہ آیت غیر منسوخ ہے۔ اس آیت کا غیر منسوخ ہونا راجح ہے مگر لوگ اس پر عمل کرنے کے حوالے سے غفلت سے کام لیتے ہیں۔

(۷) اور تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درمیان اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو یعنی تم یہ نہ کہو: اے محمد! بلکہ یوں کہو: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اے اللہ تعالیٰ کے رسول نرمی سے اور پست آواز میں۔

مسئلہ کی وضاحت:

اس آیت میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کو پیش نظر رکھنے کا درس دیا گیا ہے، اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ آپ کے حضور عام لوگوں کی طرح چلا چلا کر گفتگو نہ کی جائے بلکہ معروضات نہایت ادب اور پست آواز سے پیش کی جائیں۔

(۸) یا اس کا کوئی باغ ہوتا، جس کے پھلوں سے وہ کھایا کرتا، پس وہ اس کے لیے کافی ہوتا۔ یہاں پر ایک قراءت میں ناکل یعنی نون کے ساتھ بھی آیا ہے، جس وجہ سے ہم انہیں اپنے اوپر فوقیت دیتے۔

"وفی قراءۃ" کی وضاحت:

اس آیت میں ایک قراءت کے مطابق لفظ "یاکل" کی بجائے "ناکل" یعنی نون کے ساتھ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کہا کرتے تھے: اگر آپ واقعی نبی ہیں، تو پھر آپ کے لیے جنت کا باغ ہونا چاہیے، جس کا پھل آپ کھایا کریں یا ہمیں بھی اس سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کریں۔ اس طرح ہم بھی آپ کی نبوت کے قائل ہوجاتے۔

(۹) سورہ فرقان کی نزولی حیثیت اور قرآن کو فرقان کہنے کی وجہ:

سورہ فرقان ہجرت سے قبل نازل ہوئی ہے، لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ مکی ہے یعنی مکہ میں اس کا نزول

ہوا۔

قرآن کریم کو فرقان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق و باطل اور اسلام و کفر کے درمیان فرق کرنے والی کتاب ہے، کیونکہ "لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ" کا اعلان اسی کتاب نے کیا ہے۔

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:-اجزاء حل کریں؟

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنی بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنی کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۵) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(۶) کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

جواب: حل اجزاء:

(۱) اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

لفظ "اسلام" سلم سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: صلح جنگ کا مقابل۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ"

اس طرح اسلام بمعنیٰ صلح ہوئے۔

تاہم اسلام کا اصطلاحی معنیٰ ہے: اطاعت و فرمانبرداری۔ یہ لفظ قرآن کریم میں اسی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، مگر کبھی یہ لفظ ایمان کے معنیٰ میں آتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین، اسلام ہے"۔

(۲) "کفر" کا معنیٰ اور قرآن میں اس کا استعمال:

لفظ کفر کا معنیٰ ہے: مٹانا، چھپانا۔ جرم کی شرعی سزا کو اس لیے کفارہ کہا جاتا ہے، وہ اپنی تیز خوشبو سے دوسری خوشبوؤں پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "تم میرا شکر ادا کرو، ناشکری مت کرو"۔

(۳) "شرک" کا معنیٰ اور اس کی حقیقت:

لفظ "شرک" کا معنیٰ ہے: ساجھا، یا حصہ۔ اس طرح شریک کا مطلب ہوا: حصہ دار، یا ساجھی۔ چنانچہ

ارشادِ ربانی ہے:

"کیا ان بتوں کا ان آسمانوں اور زمین میں حصہ ہے"۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

مومن غلام، مشرک سے اچھا ہے۔

شرک کی حقیقت:

لفظ "شرک" کا معنیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کے برابر، مساوی۔ جب تک کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ مانا جائے تب تک شرک نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کفار قیامت کے دن اپنے بتوں سے یوں کہیں گے: چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

"خدا کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے کہ تم کو رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے"۔

(۲) اقسامِ شرک:

شرک کی پانچ قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کسی کو اللہ کی اولاد ماننا: جس طرح یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "یہ لوگ بولے کہ اللہ نے اپنے بچے اختیار کیے ہیں، پاکی ہے اس کے لیے بلکہ یہ اللہ کے عزت والے ہیں"۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو خالق ماننا: جس طرح کفارِ عرب کا اعتقاد تھا کہ خیر کا خالق اللہ ہے اور شر کا خالق دوسرا رب ہے۔ بعض کفار کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے اعمال کے خود خالق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے تمام اعمال کو پیدا کیا ہے"۔

(۳) خود زمانہ کو مؤثر ماننا: بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہوئے زمانہ کو مؤثر مانتے تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی تردید میں ارشاد ربانی ہے:

"بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور دن رات کے گھٹنے بڑھنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے"۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے مگر وہ اب تھک گیا ہے: یہ بعض کفار کا اعتقاد ہے کہ تمام اشیاء کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر وہ اشیاء کو پیدا کر کے تھکاوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کی تردید میں ارشاد خداوندی ہے:

"اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہم کو تھکن نہ

آئی"۔

(۵) تمام کائنات کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے، مگر اتنے بڑے نظام کو وہ چلا نہ سکا، اس نے اس کائنات کو چلانے کے لیے اپنے نائبین کا انتخاب کیا ہے: یہ بھی بعض کفار کا عقیدہ تھا۔ چنانچہ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ان مشرکین میں سے بہت سے وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے، مگر وہ شرک کرتے ہیں"۔

(۵) مشرکین عرب کے مشرک ہونے کی وجہ:

دریافت طلب یہ بات ہے کہ کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشاء، شفیع، حاجت روا، دور سے سننے والے اور عالم الغیب مانتے تھے؟

یہ محض غلط اور قرآن پر افتراء ہے، کیونکہ جب تک بندے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر نہ مانا جائے شرک نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے تراشے ہوئے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابل ان صفات سے موصوف کرتے تھے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کو محض اللہ تعالیٰ کا بندہ جان کر مانتا ہے، لہٰذا وہ مومن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے لیے یہ صفات قرآن کریم سے ثابت ہیں، چنانچہ چند دلائل درج ذیل:

(i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "میں باذن الٰہی مردوں کو زندہ، کوڑھیوں کو درست کر سکتا ہوں۔ میں باذن الٰہی ہی مٹی کی شکل میں پھونک مار کر پرندہ بنا سکتا ہوں، جو کچھ تم گھر میں کھاؤ یا جمع کرو میں بتا سکتا ہوں"۔

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: "میری قمیص میرے والد کی آنکھوں پر لگا دو، انہیں آرام ہو گا"۔

(iii) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا: میں تمہیں بیٹا دوں گا۔

(iv) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا دم میں لاٹھی اور دم میں زندہ سانپ بن جاتا تھا۔

(v) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو سات قفلوں سے بند کوٹھڑی میں برے ارادہ سے بچایا۔



تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟ (۱۵)

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوت ایمان پاتے ہیں؟ (۱۰)

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات۔

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقتل نفس ظلما الاکان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانه اول من سن القتل۔

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں کفل من دمھا سے کیا مراد ہے؟ (۱۵)

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنہیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟(۱۰)

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟(۱۰)

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:-کوئی سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟(۱۰)

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟(۱۰)

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟(۱۰)

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟(۱۰)

(۵) صحاح ستہ کون کون سی کتب ہیں؟(۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:-قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعَمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا .

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوتِ ایمان پاتے ہیں؟

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟

جواب: (الف) اعراب، ترجمہ حدیث اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت،

اسلام کے دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

مسلمان اور مہاجر کی تعریف احادیث کے مطابق:

مسلمان: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سلم المسلمون من لسانه ویده ۔ یعنی مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مہاجر: وہ شخص ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ اشیاء کو مکمل طور پر ترک کر دے۔

(ب) حدیث کے مطابق حلاوت ایمان پانے والے تین لوگ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اسے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے: (i) جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے غیر سے زیادہ محبوب ہو، (ii) جو شخص کسی بندے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، (iii) جو شخص کفر کی طرف لوٹنا پسند نہ کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کفر سے بچالیا جیسا کہ وہ جہنم میں ڈالا جانا پسند نہیں کرتا۔

(ج) اللہ کے حقوق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر:

اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر دو ہیں: (i) بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، (ii) اس کی عبادت و ریاضت کریں۔ بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں، تو وہ انہیں عذاب نہ دے۔

سوال نمبر 2:- اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات ۔

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟

جواب: (الف) خط کشیدہ صیغہ اور دس کلمات:

صیغہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب افعال۔ وصیت کرنا۔

دس کلمات: دس کلمات درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا، (۳) عمداً فرض نماز کو ترک نہ کرنا، (۴) شراب نوشی نہ کرنا، (۵) نافرمانی سے بچنا، (۶) لڑائی والے دن بھاگنے سے بچنا، (۷)

اپنی حیثیت کے مطابق اپنے افراد خانہ پر خرچ کرنا، (۸) ان کو ادب سکھانے کے لیے اپنی لاٹھی کو ان سے دور نہ کرنا، (۹) انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرانا، (۱۰) جب لوگ بکثرت مر رہے ہوں، تو ان میں موجود ہو، تو ثابت قدم رہنا۔

(ب) سات ہلاک کن چیزیں:

سات ہلاک کن امور درج ذیل ہیں:

(i) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، (ii) جادو کرنا، (iii) کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (iv) سود کھانا، (v) یتیم کا مال کھانا، (vi) معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر راہ فرار اختیار، (vii) پاک دامن خواتین پر تہمت لگانا۔

(ج) وسوسہ، اسے پیدا کرنے والا، سب سے برا وسوسہ اور وسوسہ کے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

وسوسہ: کسی دینی مسئلہ میں شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ پیدا کرنے والا: وسوسہ پیدا کرنے والا شیطان ہے۔

برا وسوسہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ آنے کی صورت میں پڑھے جانے والے الفاظ: چونکہ وسوسہ شیطان کی طرف سے پیدا کیا جاتا ہے، لہٰذا اس موقع پر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے۔

سوال نمبر3:-عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل .

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں كفل من دمها سے کیا مراد ہے؟

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنہیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، ابن آدم اوّل اور "كفل من دمها" کا مطلب:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل ناحق کی بنا سب سے پہلے اسی

نے قائم کی تھی۔

ابن آدم اوّل سے مراد: یہاں ابن آدم اوّل سے مراد قابیل ہے، جس نے خواہش نفسانی کے تحت ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

"کفل من دمها" سے مراد: یہاں ان الفاظ سے مراد ہے: کسی کو ناحق طور پر قتل کر دینا ہے، جو بہت بڑا جرم ہے۔

(ب) وہ لوگ جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

تین قسم کے لوگ ہیں، جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

(۱) عالم، (۲) مجاہد، (۳) مالدار۔

(ج) نااہل کو علم سکھانے کے حوالے سے حدیث سے مثال:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نااہل کو علم سکھانا، خنزیر کے گلے میں جواہرات اور سونے کا ہار ڈالنے کی طرح ہے۔

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:- مندرجہ ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟

(۵) صحاح ستہ کون کون سی کتب ہیں؟

جواب: اجزاء کا حل:

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی وضاحت مع امثلہ:

حدیث قولی: وہ ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا ذکر ہو مثلاً بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ (یعنی اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے)

حدیث فعلی: وہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا تذکرہ ہو مثلاً آپ نے فرمایا: صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

حدیث تقریری: وہ ہے، جس میں آپ کی خاموشی یا تائید کا ذکر ہو مثلاً صحابی یا غیر صحابی یوں کہے:

"فَعَلَ فُلَانٌ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا" اور اس پر انکار کا ذکر نہ ہو۔

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات:

متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث ہے، جس کی سند متصل ہو۔

منقطع: جس حدیث کی سند متصل نہ ہو، وہ منقطع ہے، خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت:

حدیث معنعن: وہ حدیث ہے، جو "عن فلان عن" کے الفاظ سے منقول ہو مثلاً عن اسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة (رضى الله تعالىٰ عنهم) قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ .

حدیث معلق: وہ حدیث ہے، جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں مثلاً قال ابو موسىٰ رضى الله عنه غطى النبى صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان .

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کی تعداد اور نام:

طعن فی الضبط کے پانچ اسباب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کذب، (۲) اتہام کذب، (۳) فسق، (۴) جہالت، (۵) بدعت۔

(۵) کتب صحاح ستہ کے نام:

اس سے مراد چھ مشہور کتب حدیث ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) سنن ابی داوٗد، (۴) سنن نسائی، (۵) جامع ترمذی، (۶) سنن ابن ماجہ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثالثة: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں؟

سوال نمبر1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟ (۲۵=۵+۵)

سوال نمبر2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں؟ (۱۵)

سوال نمبر3:- (الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ لکھیں۔ (۱۳)

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۲)

سوال نمبر5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی، آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟ (۱۵)

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟

جواب: باری تعالیٰ کی ذات وصفات کے حوالے سے پانچ عقائد:

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں۔ وہ واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

(۲) وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۳) ذات وصفات باری تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

(۴) نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا، نہ اس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لیے بی بی ثابت کرے، وہ کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے وہ بھی کافر ہے۔

(۵) وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے موت دے۔

سوال نمبر 2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں۔

جواب: (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے حوالے سے عقیدہ:

پہلی کتابیں، انبیاء کرام علیہم السلام کو زبانی یاد ہوتیں، قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔ قرآن عظیم کی سات قراءتیں ہیں، جو مشہور اور متواتر ہیں، ان میں کہیں اختلاف معنیٰ ہیں، وہ سب حق ہیں۔ اس امت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو، وہ پڑھے۔ قرآن کریم نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے، یونہی قرآن کی بعض آیات نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کے لیے ہے۔ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے، تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا

گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں؟ وحی نبوت انبیاء کرام کے لیے خاص ہے، جو کوئی اسے غیر نبی کے لیے مانے، وہ کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے، وہ بھی وحی ہے اور اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض اوقات سونے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے، تو اس کو الہام کہتے ہیں۔ وحی شیطان کے القاء من جانب شیطان ہوتی ہے، یہ کاہن، ساحر، اور دیگر کفار وفساق کے لیے ہوتی ہے۔

(ب) قرآن کے حوالے سے تین عقائد کی تفصیل:

(۱) سب آسمانی کتب اور صحائف حق ہیں اور سب کلام اللہ تعالیٰ کا ہیں، ان میں جو کچھ ارشاد ہوا۔ سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات الگ ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی، ان سے اس کی حفاظت نہ ہوسکی۔ کلام الٰہی جیسا اترا تھا، ان کے ہاتھوں میں ویسا نہ رہا، بلکہ ان کے شریروں نے تو بدل کر ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا، لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو، تو وہ اگر ہماری کتاب کے مطابق ہے، تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین سے جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: اٰمَنَتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ یعنی میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۲) چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم لی، فرمایا: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ترجمہ: ”بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں“۔ لہٰذا اس میں حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ پوری دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیات بلکہ ایک حرف کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا، یا بدل دیا گیا قطعاً کفر ہے، کیونکہ اس نے اس آیت کا انکار کیا، جو ہم نے ابھی نقل کی ہے۔

(۳) قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ پر دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے: ”اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو تو، اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور ہم یہ کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے، تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے“۔

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں کمر توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے اور نہ بنا سکیں گے۔

سوال نمبر 3:-(الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں۔
(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) غیب پر مطلع ہونے کے حوالے سے انبیاء کرام کے بارے میں عقیدہ:

انبیاء کرام کی تعداد معین کرنا درست نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف وارد ہوئی ہیں، انبیاء کرام کے مختلف درجات ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب سے افضل ہمارے آقا و مولا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا رتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا، ان کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم و وجاہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا اور جھوٹے سچے میں فرق نہ رہے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا کہ آپ کے زمانہ میں یا بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے، یا جائز جانے کافر ہے۔

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے ایک ایک عقیدہ:

عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

صفات انبیاء علیہم السلام:

انبیاء کرام علیہم السلام نبوت میں برابر ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی علیہ السلام کے خصائص میں ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت خاص ایک قوم کی طرف ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق، انسان و جن، ملائکہ، حیوانات، جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے۔ جس انسان کے ذمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے، یونہی ہر مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ

لکھیں۔

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق اور دونوں کے بارے میں عقیدہ:

فرشتے: فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل پسند کریں، بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر اور کبھی دوسری شکل میں۔

جن: یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں سے بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

دونوں کے بارے میں عقیدہ: ملائکہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً اور نہ سہواً نہ خطاءً، یہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر اور کبائر سے پاک ہیں۔

جنات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، یہ آگ سے بنائے گئے ہیں، مگر ان کے کفار انسان کی بنسبت زیادہ ہیں اور ان میں سے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی۔ ان میں فاسقوں کی تعداد بنسبت انسان کے زیادہ ہے۔

(ب) حساب سے متعلق عقیدہ اور حساب کی کیفیات:

عقیدہ: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

حساب کی کیفیات: حساب برحق ہے، اعمال کا حساب ہوگا، حساب کا منکر کافر ہے۔ کسی سے اس طرح حساب لیا جائے گا کہ آہستگی سے دریافت کیا جائے گا: تو نے یہ کیا، اور یہ کیا؟ وہ عرض گزار ہوگا: ہاں! اے پروردگار! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا۔ اب یہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ اب گئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔ کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی، جس سے یوں سوال ہوا، وہ ہلاک ہوگا۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی، تجھے سردار نہ بنایا تھا اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا تھا، اس کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا۔ بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا: کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ وہ جواب میں عرض کرے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا، ہم بھی تمہیں عذاب میں چھوڑتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل

ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا۔ معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے لوگ ہوں گے۔ تہجد پڑھنے والا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اس امت میں وہ شخص بھی ہوگا، جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نظر پہنچے، وہ سب کھول دیے جائیں گے، بندہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلڑے پر یہ تمام دفتر رکھے جائیں گے، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔ الحاصل اس کی رحمت کی کوئی انتہاء نہیں، جس پر رحم فرمائے گا تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

سوال نمبر 5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) پانچ علامات قیامت:

(۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں، (۲) جہالت کی کثرت ہوگی، (۳) زنا کی کثرت ہوگی، (۴) مرد کم ہوں گے اور خواتین زیادہ ہوں گی، یہاں تک ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی، (۵) والدین کی نافرمانی ہوگی۔

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف اور ان کے حوالے سے عقیدہ:

حوض کوثر: حوض کوثر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا، یہ برحق ہے، اس کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتیوں کے قبے ہیں، چاروں اطراف برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی سی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس پر برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں گے، جو اس کا پانی پیے گا، وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں: ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔

میزان: میزان وہ ترازو ہے، جس پر لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے، نیک اعمال کا پلہ بھاری ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ اوپر اٹھے گا، دنیا جیسا معاملہ نہیں، جو بھاری ہوتا ہے، وہ نیچے کو جھکتا ہے۔

عقیدہ: حوض کوثر اور میزان دونوں حق ہیں، ان کا انکار مسلمان نہیں کرسکتا اور ان کی اہمیت واضح ہے اور بنیاد عدل وانصاف اور کرامت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الرابعة: الفقه واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں؟

قسم اول......اصول فقہ

سوال نمبر 1:- خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشترى ولهما الخيار ثلثة أيام فمادونها ولا يجوز أكثر من ذلك عند أبى حنيفة وقال أبو يوسف و محمد يجوز أذاسمى مدة معلومة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟ ۱۰

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟ ۲۰

سوال نمبر 2:- الربوا محرم في كل مكيل أوموزون إذا بيع بجنسه متفاضلا فالعلة فيه الكيل مع الجنس أو الوزن مع الجنس .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟ ۱۰

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ ۱۵

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟ ۱۵

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

قسم دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟۲۰

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟۲۰

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟۲۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اول......اصول فقہ

سوال نمبر 1:- خِيَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ فِي الْبَيْعِ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَلَهُمَا الْخِيَارُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا دُوْنَهَا وَلَا يَجُوْزُ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ يَجُوْزُ إِذَا سُمِّيَ مُدَّةً مَّعْلُوْمَةً.

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

بائع اور مشتری دونوں کے لیے بیع میں خیار شرط تین دن یا اس سے کم مدت کے لیے جائز ہے، یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے زیادہ مدت میں بھی خیار شرط جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

(ب) خیار شرط اور خیار رؤیت کے احکام:

خیار شرط کے احکام:

خیار کی تین صورتیں ہیں:

(۱) بالاتفاق فاسد مثلاً مشتری نے کہا: میں نے یہ چیز اس شرط پر خریدی کہ مجھ کو ہمیشہ کا خیار ہے۔

(۲) بالاتفاق جائز مثلاً تین دن، یا تین دن سے کم کا خیار لیا۔

(۳) مختلف فیہ مثلاً تین دن سے زیادہ کا خیار لیا، تو اس میں دو مذہب ہیں: (i) امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام زفر رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں ملے گا۔ (ii) صاحبین اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیار شرط کا معاملہ بائع اور مشتری کے اختیار میں ہے، لہٰذا اگر دونوں زیادہ دنوں تک اختیار دینے پر راضی ہیں، تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

خیار رؤیت کے احکام:

۱- اگر کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لی، تو اس کی بیع درست ہے اور مشتری جب اسے دیکھے گا، تو اسے اس کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

۲- اگر کوئی اپنی چیز بغیر دیکھے فروخت کر دے، پھر دیکھنے کے بعد وہ خیار رؤیت کے تحت بیع توڑنا چاہے، تو اسے بیع توڑنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ مبیع اس کے پاس تھی، اس نے بیع سے پہلے اسے کیوں نہیں دیکھا؟

(۳) مبیع کے ہر ہر عضو کو دیکھنا ضروری نہیں بلکہ عرف عام میں جس عضو یا حصہ کو دیکھنا شمار کیا جاتا ہو، اس حصہ کو دیکھنا کافی سمجھا جائے گا اور اسی کو دیکھنے سے خیار رؤیت ختم ہو جائے گا، مثلاً غلہ کے ڈھیر کے اوپر کے حصہ کو دیکھنے سے پورے ڈھیر کی معلومات ہو جاتی ہیں، اس لیے اوپر والے حصہ کو دیکھنا کافی ہوگا۔

سوال نمبر 2:- اَلرِّبٰوا مُحَرَّمٌ فِیْ کُلِّ مَکِیْلٍ اَوْ مَوْزُوْنٍ اِذَا بِیْعَ بِجِنْسِہٖ مُتَفَاضِلًا فَالْعِلَّۃُ فِیْہِ الْکَیْلُ مَعَ الْجِنْسِ اَوِ الْوَزْنُ مَعَ الْجِنْسِ .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

ہر وہ چیز جو ناپی جاتی ہو یا وزن کی جاتی ہو، اس کی خرید و فروخت اپنی جنس کے بدلے اضافہ کے ساتھ ہو، تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ سود کی علت کیل (ناپ) مع الجنس ہے، یا پھر وزن مع جنس ہے۔

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام:

(۱) ہر وہ چیز ربوا ہے، جو مکیلی ہو بشرطیکہ اس کی ہم جنس کے عوض زیادتی کے ساتھ فروخت کی جائے۔

(۲) اسی طرح ہر وہ چیز بھی جو موزونی ہو۔ (۳) دونوں میں یہ شرط ہے کہ متفاضل ہوں۔ (۴) اس میں علت کیل مع الجنس (۵) یا کیل مع الوزن ہو۔ (۶) قدر مع الجنس کو ربوا اقرار دینا زیادہ بہتر ہے۔ (۷) چھ

مشہور چیزوں میں جہاں بھی علت موجود ہوگی وہاں کمی وبیشی ربوا ہوگی۔ (۸) اگر ان امور میں سے کوئی فوت ہوجائے تو ربوا نہیں ہوگا۔ (۹) مکیلی یا موزونی کو اس کی جنس کے عوض ہاتھ در ہاتھ اور برابر برابر فروخت کیا گیا، تو بیع درست ہوجائے گی۔ (۱۰) اموال ربویہ میں کھرے کو کھوٹے کے عوض فروخت کرنا جائز ہے، کیونکہ وصف کے تفاوت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

جواب: (الف) اصطلاحاتِ فقہ کی تعریفات:

(۱) بیع فاسد: وہ ہے جو ذات کے لحاظ سے مشروع ہو مگر وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو مثلاً جس طرح کوئی گھر فروخت کرے اور کہے کہ میں اس میں ایک سال تک رہوں گا۔

(۲) بیع سلم: وہ بیع ہے، جس میں مبیع بعد میں دی جائے اور قیمت کی ادائیگی پہلے ہوتی ہے۔

(۳) بیع صرف: یہ ہے کہ قیمت کو قیمت سے فروخت کرنا مثلاً سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے فروخت کرنا۔

(ب) اصطلاحات بیوع کی تعریفات:

(۱) اقالہ: بیع منعقد ہوجانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو بغیر عیب کے اور دوسرا راضی ہو جائے۔

(۲) مرابحہ: بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مثلاً بازار سے کوئی چیز دس روپے میں خرید لی اور گیارہ کی فروخت کردی۔

(۳) تولیہ: وہ بیع ہے کہ جتنے کی کوئی چیز خریدی ہو، اتنے کی فروخت کردینا۔

قسم دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ:

خاص: وہ لفظ ہے، جو کسی معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّٰی کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں:

(i) تخصیص فرد مثلاً زَیْدٌ، (ii) تخصیص نوع مثلاً رَجُلٌ، (iii) تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

عام: وہ لفظ ہے، جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں:

(i) لفظی عام جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُشْرِکُوْنَ۔ (ii) معنوی عام جیسے مَنْ اور مَا۔

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

حقیقت: ہر وہ لفظ جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد شیر لیا جائے۔

مجاز: ہر وہ لفظ ہے جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں اس کے غیر میں استعمال کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد رَجُلٌ شُجَاعٌ لیا جائے۔

صریح: وہ لفظ ہے جس کا مفہوم ظاہر ہو مثلاً بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

کنایہ: وہ لفظ ہے، جس کا معنیٰ مخفی ہو مثلاً کَمْ و کَذَا۔

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟

جواب: متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات:

متقابلات میں آٹھ چیزیں شامل ہیں:

(۱) ظاہر کے مقابلہ میں خفی، (۲) نص کے مقابلہ میں مشکل، (۳) مفسر کے مقابلہ میں مجمل، (۴) محکم کے مقابلہ میں متشابہ۔

ظاہر: وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو مثلاً اَنْتَ طَالِقٌ۔

مفسر: وہ لفظ ہے، جس کا مفہوم متکلم کے بیان کی وجہ سے ظاہر ہو، اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے مثلاً ارشاد ربانی ہے: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

نص: وہ ہے جس کے لیے کلام کو لایا جائے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

خفی: وہ ہے، جس کا مفہوم واضح نہ ہو، کسی عارضہ کی وجہ سے نہ کہ صیغہ کی وجہ سے مثلاً ارشاد ربانی ہے: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا ۔

متشابہ: وہ ہے، جس میں خفی سے زیادہ پوشیدگی ہو مثلاً حروف مقطعات۔



تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الخامسة: الأدب العربي

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ١٠٠

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو سوال حل کریں؟

قسم اوّل......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟ (۲۵)

منزه عن شريك فى محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دع ما ادعته النصارى فى نبيهم واحكم بما شئت مد حافيه واحتكم

سوال نمبر 2:- درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۵)

وكل آى أتى الرسل الكرام بها فإنما اتصلت من نوره بهم

فإنه شمس فضل هم كواكبها يظهرن أنوارها للناس فى الظلم

سوال نمبر 3:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟ (۲۵)

نبينا الآمر الناهى فلا أحد أبر فى قول لا منه ولا نعم

دعا إلى الله فالمستمسكون به مستمسكون بحبل غير منفصم

قسم دوم......مقامات حریری

سوال نمبر 4:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۲۵)

حكى الحارث ابن همام قال كلفت مذ ميطت عنى التمائم ونيطت بى العمائم بان أغشى معان الأدب وأنضى إليه ركاب الطلب.

سوال نمبر 5:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟ (۲۵)

فيدعى تارة أنه من آل ساسان ويعتزى مرة إلى أقبال غسان ويبرز طورا

في شعار الشعراء ويلبس حينا كبر الكبراء .

سوال نمبر 6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۵)

حدث الحارث ابن همام قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وأنأتني المتربة عن الأتراب طوحت بي طوائح الزمن إلى صنعاء اليمن فدخلتها خاوي الوفاض بادي الإنفاض .

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: ادب عربی

قسم اول...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں، نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟

منزه عن شريك في محاسنه   فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم   واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں کسی ہمسر سے پاک ہیں، پس وہ جوہر حسن جو آپ میں ہے، غیر تقسیم شدہ ہے۔

(۲) جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں دعویٰ کیا، اسے چھوڑ دو اس کے علاوہ بحالت مدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتوں کو بیان کرا اور خوب فیصلہ کس انداز میں بیان کر۔

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

منزہ: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تفعیل۔ پاکیزہ، پاک ہونا۔

منقسم: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل باب انفعال۔ تقسیم کرنا۔

ادعتہ: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی باب افتعال۔

احتکم: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال۔ فیصلہ کرنا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا   فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا   يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

جواب: اعراب بر اشعار اور ترجمہ اشعار:

نوٹ: اعراب بر اشعار لگادیے گئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) اور تمام معجزات جنہیں انبیاء علیہم السلام لائے، وہ دراصل انہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ملے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

سوال نمبر 3:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟

نبینا الآمر الناهی فلا أحد — أبر فی قول لا منه ولا نعم

دعا إلی اللہ فالمستمسكون به — مستمسكون بحبل غیر منفصم

جواب: ترجمہ اشعار اور خط کشیدہ مفردات کی جموع:

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والے اور روکنے والے ہیں، کوئی ایک بھی آپ سے زیادہ سچا نہیں بات میں، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، پس جو لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہیں، وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں، جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

خط کشیدہ مفردات کی جموع:

نبی: انبیاء

منفصم: مُنْفَصِمُوْنَ

قسم دوم......مقامات حریری

سوال نمبر 4:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

حکی الحارث ابن همام قال كلفت مذ میطت عنی التمائم و نیطت بی العمائم بان أغشی معان الأدب وأنضی إلیه ركاب الطلب .

جواب: ترجمہ عبارت:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا کہ جب میرے گلے سے تعویذ اتار دیے گئے اور دستاریں بندھوادی گئیں تو میں مشتاق ہوا اس بات کی طرف کہ میں ادب کی مجلسوں پر چھا جاؤں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف جستجو کی سواریوں کو تاکہ میں حاصل کروں میں۔

خط کشیدہ صیغوں کا حل:

حكي: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد معروف ناقص یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ۔ بیان کرنا۔

ميطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد مجہول اجوب یائی باب نَصَرَ يَنْصُرُ اتار دینا۔

نيطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول اجوف یائی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔ بندھوانا، سجانا۔

أغشي: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی باب افعال۔ ڈھانپنا۔

أنضي: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب افعال۔ کمزور کرنا۔

سوال نمبر 5:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟

فيدعي تارة أنه من آل ساسان ويعتزى مرة إلى أقبال غسان ويبرز طورا في شعار الشعراء ويلبس حينا كبر الكبراء .

جواب: ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

ترجمہ: پس کبھی وہ دعویٰ کرتا کہ وہ ایران کے بادشاہ کی اولاد ہے، اور کبھی شام کے بادشاہوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا اور کبھی شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا اور کبھی بڑوں کی بڑائی کو زیب تن کرتا۔

خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

فَيُدْعِيْ: يَدْعُوْ — **يَعْتَزِيْ:** عزى

أَقْبَال: قَبْلٌ

الشعراء: شِعْرٌ

سوال نمبر 6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

حَدَّثَ الْحَارِثُ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَأَنْأَتْنِي الْمُتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِيْ الْوَفَاضِ بَادِيْ الْاِنْفَاضِ .

جواب: اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا: جب میں بیٹھا کوچ کی کوہان پر اور دور کر دیا مجھے فقر و مسکنت نے ہم جھولیوں سے، زمانے کے حوادثات نے مجھے یمن کے شہر صنعاء کی طرف اٹھا پھینکا، پس میں صنعاء شہر میں داخل ہوا حالانکہ میں توشہ دان خالی کرنے والا تھا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1442ھ/2021ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں؟

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟ (۲۱=۷+۷+۷)

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف ومثال لکھیں؟ (۱۲=۶+۶)

سوال نمبر 2:-(الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟ (۲۴=۱۲+۱۲)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-(الف) ذکر مسند الیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟ (۱۲=۶+۶)

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟ (۲۱=۳×۷)

سوال نمبر 4:-(الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ (۱۲)

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟ (۲۱=۷×۳)

سوال نمبر 5:- درج ذیل میں سے صرف تین اصطلاحات کی تعریفات ومثال تحریر کریں؟ (۳۳=۱۱×۳)

قصر اضافی، فصل وصل، ایجاز، اطناب، مساوات، تشبیہ

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف و مثال لکھیں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف، فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت:

علم معانی: وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔

فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا جس پر جملہ مشتمل ہے مثلاً حَضَرَ الْاَمِيْرُ (یعنی امیر حاضر ہوا)

لازم فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا کہ متکلم کو مضمون جملہ کا علم ہے مثلاً حَضَرْتَ الْاَمْسَ (یعنی تم کل آئے)

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریفات مع امثلہ:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے، جو اس کلمہ کو زبان پر ثقیل بنا دیتا ہے اور اس کا بولنا دشوار ہو جاتا ہے مثلاً النُّقَاخُ (یعنی میٹھا اور صاف پانی)

مخالفت قیاس: کلمہ کسی قانون کے مخالف قانون ہو مثلاً بُوْقٌ کی جمع بُوْقَاتٌ لانا۔

سوال نمبر 2:- (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات مع امثلہ:

تعقید لفظی: مرادی معنیٰ پر کلام کی دلالت خفی ہو اور یہ پوشیدگی یا تو لفظی اعتبار سے ہوگی مثلاً تقدیم یا تاخیر، یا فصل کے سبب سے ہوگی مثلاً

جفخت وهم لا يجفخون بها بهم

شيم على الحسب الاغر دلائل

تعقید معنوی: مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنیٰ میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ میں نہ آئے، تو یہ تعقید معنوی ہے مثلاً

نشر الملك السنته فی المدينة (یعنی بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام مع امثلہ:

انشاء طلبی کی پانچ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

امر: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے طلب فعل کرنا مثلاً خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (کتاب کو مضبوطی سے پکڑو)

نہی: اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کو ترک فعل کا کہنا مثلاً وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو)

استفہام: کسی چیز کی طلب کو استفہام کہا جاتا ہے مثلاً أَعَلِيٌّ مُسَافِرٌ وَ اَمْ خَالِدٌ ۔

تمنی: کسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا، جس کے حصول کی امید نہ ہو یا اس لیے کہ وہ محال ہے، یا اس کا واقع بعید مثلاً لَيْتَ لِيْ اَلْفُ دِيْنَارٍ ۔

نداء: ایسے حرف کے ساتھ کسی کو مخاطب کرنا جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہو مثلاً يَا اَللّٰهُ ۔

سوال نمبر 3:- (الف) ذکر مسند الیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ذکر مسند الیہ کے دو اسباب:

۱- تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہو مثلاً ارشاد ربانی ہے: اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

۲- سامع کے کند ذہن ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مثلاً دریافت کیا جائے: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب میں یوں کہا جائے: هُوَ قَالَ كَذَا (اس نے ایسا کہا)

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے تین کا بیان:

مسند الیہ کو مقدم کرنے کے تین اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) خوشی یا رنج کی جلدی: خوشی یا رنج کی جلدی مقصود ہو، تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً اَلْعَفْوُ عَنْكَ (یعنی معافی تیری طرف سے ہے)

(۲) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: یعنی ترتیب وجود کی رعایت مقصود ہو، تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۳) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلنا مقصود ہو تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ وَفَصِيْحٌ بَلِيْغٌ ۔

سوال نمبر 4:- (الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف:

فصاحت: اس کا لغوی معنیٰ ہے: بیان اور ظہور۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور نمایاں ہو جائے تو کہا

جاتا ہے: اَفْصَحَ الصَّبِیُّ فِیْ مَنْطِقِہٖ (یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہوگیا)
اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

(ب) فصاحت کی اقسام اور تعریفات مع امثلہ:

فصاحت کی تینوں اقسام کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- فصاحت فی الکلمہ: یعنی کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا مثلاً اَلظِّشُّ، خَشِنٌ۔

۲- فصاحت فی الکلام: کلام کے تمام کلمات کا فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کے اجتماع سے جو تنافر پیدا ہو اس سے ضعف تالیف سے اور تعقید سے کلام کا محفوظ ہونا۔

۳- فصاحت فی المتکلم: ایسا ملکہ اور استعداد جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جس غرض اور مقصد کے لیے وہ کلام ہو۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟
۱- قصر اضافی، ۲- فصل وصل، ۳- ایجاز، ۴- اطناب، ۵- مساوات، ۶- تشبیہ

جواب: اصطلاحات بلاغت کی تعریفات مع امثلہ:

۱- قصر اضافی: جب کسی معین شی کی نسبت سے اختصاص ہو، تو اسے قصر اضافی کہا جاتا ہے مثلاً مَا عَلِیٌّ اِلَّا قَائِمٌ (علی صرف کھڑا ہے)

۲- فصل وصل: کسی جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف وصل کہلاتا ہے اور اس عطف کا نہ ہونا فصل ہے۔

۳- ایجاز: عام لوگوں کے عرف سے ناقص عبارت کے ساتھ معنیٰ کی ادائیگی کی جائے مگر اس سے غرض بھی پوری ہوتی ہو مثلاً قِفَانَبْكِ مِنْ ذِكْرِ حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلِ ۔ تم دونوں ٹھہر جاؤ! محبوب کو یاد اور منزل پر رولیں۔

۴- اطناب: معنیٰ کی ادائیگی ایسی عبارت سے کرنا، جو اس سے زائد ہو مگر مفید و نافع ہو مثلاً اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا ۔ (بے شک میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یعنی میں بوڑھا ہوگیا ہوں)

۵- مساوات: مرادی معنیٰ کو ایسی عبارت سے ادا کرنا، جو اس کے مساوی ہو یعنی اس حد پر موجود ہو میانہ روی اختیار کرنے والے لوگوں کا عرف ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو بلاغت کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور نہ ہی اس حد تک گرے ہوئے ہیں مثلاً وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ (اور جب ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں کجی کرتے ہیں، تو ان سے منہ پھیر لو)

۶- تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کے لیے ملانا مثلاً اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ فِی الْھِدَايَةِ (یعنی علم ہدایت میں نور کی طرح ہے)

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولىٰ: التفسير وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات . مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں سوالات کاحل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل......تفسیر

سوال نمبر ۱:-کوئی سے سات(7)اجزاء کاحل مطلوب ہے۔۷۰=۷×۱۰

(۱)والذین یرمون المحصنت العفیفات بالزنائم لم یاتوا بأربعة شهداء علی زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أی كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوالهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة .

کلام الٰہی اورکلام مفسرکا مربوط ترجمہ کریں؟۱۰

(۲)محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اورعدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریرکریں؟۱۰

(۳)الزانی لاینکح یتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أومشرك أی المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أی نكاح الزوانی علی المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟۱۰

(۴)آیت کریمہ کاشان نزول تحریرکریں؟۱۰

(۵)حضرت مسطح کاسیدناابوبکرصدیق رضی اللہ عنہماسے کیارشتہ تھااورآپ نے ان کاخرچہ کیوں روک دیاتھا؟۱۰

(۶)سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریرکریں نیزاس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یابعد ہجرت؟۱۰

(۷)سورۃ الفرقان میں عبادالرحمٰن کی جوصفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے چارصفات بیان کریں؟۱۰

(۸)الذی خلق السموات والارض وما بينهما في ستة أيام من أيام الدنيا .

ترجمہ کریں اوربتائیں کہ آسمان وزمین کوچھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی

پیدا کر سکتا تھا؟ ۱۰

(۹) چھ دنوں میں زمین و آسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟ ۱۰

حصہ دوم ...... علم القرآن

سوال نمبر 2:- صرف تین اجزاء حل کریں۔ ۳۰=۳x۱۰

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقت کفر تحریر کریں؟ ۱۰

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟ ۱۰

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟ ۱۰

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟ ۱۰

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

حصہ اوّل ...... تفسیر

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے۔

(۱) والذين يرمون المحصنت العفيفات بالزنائم لم ياتوا بأربعة شهداء على زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أى كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة .

کلام الٰہی اور کلام مفسر کا مربوط ترجمہ کریں؟

(۲) محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریر کریں؟

(۳) الزانی لاينكح يتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أو مشرك أى المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أى نكاح الزوانى على المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول تحریر کریں؟

(۵) حضرت مسطح کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کیا رشتہ تھا اور آپ نے ان کا خرچہ کیوں روک دیا تھا؟

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟ زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یا بعد ہجرت؟

(۷) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے چار صفات بیان کریں؟

(۸) الذی خلق السموات والارض وما بینهما فی ستة أیام من أیام الدینا۔

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آسمان و زمین کو چھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی پیدا کر سکتا تھا؟

(۹) چھ دنوں میں زمین و آسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟

جواب: (۱) کلام الٰہی و کلام مفسر کا ترجمہ:

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(۲) محدود فی القذف میں شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت:

جس شخص کو پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی حد لگی ہو، اگر وہ اس بہتان سے توبہ کر لے تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا فسق ختم ہو جائے گا اور اس کی شہادت کو قبول کر لیا جائے گا جبکہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کی وجہ سے اس کا فسق تو ختم ہو جائے گا مگر اس کی شہادت قبول نہ کی جائے گی۔

(۳) ترجمہ عبارت:

زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرکہ عورت کے ساتھ، اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے لیے یعنی نیک لوگوں کے لیے۔

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول:

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مہاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک عورتوں کے ساتھ شادی کر لیں تاکہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں۔

(۵) حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رشتہ:

حضرت مسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

ان کا خرچ روکنے کی وجہ: واقعہ افک میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کا خرچ روک دیا گیا تھا۔

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ:

☆اس سورت کا نام فرقان اس وجہ سے رکھا گیا' کیونکہ اس کی پہلی آیت "تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ" میں "فرقان" لفظ کا ذکر کیا گا ہے۔اس میں حق و باطل کی وضاحت اس کا معیار بیان کیا گیا ہے۔

مضامین: اس میں پہلے لوگوں کے مظالم پر مشتمل واقعات بیان کیے گئے ہیں، آداب زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔اہل جنت واہل جہنم کے احوال کا ذکر ہے، علاوہ ازیں عبرت آموز اور نصیحت آموز واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورۃ احکام توحید اور اس کے دلائل اور مکارم اخلاق اور معادِ احوال پر بھی مشتمل ہے۔

مکی یا مدنی ہونا: یہ سورت مکی ہے سوائے: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ ...... رَّحِیْمًا o تک، کیونکہ یہ آیات مدنی ہیں۔

زمانہ نزول: یہ سورۃ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔

(۷) عبادالرحمٰن کی صفات:

۱- وہ زمین پر آہستہ سے چلتے ہیں (عاجزی سے) ۲- جاہل لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ ۳- رب کے لیے رات میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۴- نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی۔

(۸) ترجمہ: (وہی اللہ ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا۔

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کرنے کی وجہ: آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں اس لیے پیدا فرمایا تا کہ دنیا کے دنوں کا حساب ہو سکے' اس لیے کہ اس وقت سورج نہ تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اللہ کا اپنی اس قدرت سے عدول کرنا اور مخلوق کو جلدی نہ کرنے کی تعلیم دینے کے لیے ہے۔

(۹) "زمین و آسمان کی تخلیق"

دو دنوں یعنی اتوار اور پیر کو زمین پیدا کی گئی۔

دو دنوں میں یعنی منگل اور بدھ کو جو کچھ زمین کے اوپر ہے، وہ پیدا کیا گیا۔ دو دنوں میں یعنی جمعرات اور جمعہ کو ساتوں آسمان پیدا کیے گئے۔

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقتِ کفر تحریر کریں؟

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: اجزاء کا حل:

(۱) لغوی طور پر کفر کا معنی ہے "چھپانا اور مٹانا"

حقیقت کفر: ایمان کا دارومدار صرف ایک چیز ہے یعنی رسول اللہ کو کما حقہ مان لیا جائے۔ جس نے یہ مان لیا اس نے سب کچھ مان لیا۔ اسی طرح کفر کا دارومدار بھی ایک ہی چیز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنا اصل کفر ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

(۲) ایمان کا لغوی معنی: ایمان کا لغوی معنی ہے "امن دینا"

اصطلاحی معنی: ایمان عقائد کا نام ہے اس کے اختیار کرلینے سے انسان عذاب سے بچ جاتا ہے۔

قرآنی آیت: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف

(۳) ولی کے معنیٰ اور قرآنی معانوں میں استعمال:

لفظ "ولی" لفظ "ولایت" سے بنا ہے، اس کے لغوی معنی دوست کے ہیں جبکہ اس کا اصطلاحی معنی قرب، صاحب، مددگار، متصرف اور دوست کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ معبود، مالک، ہادی، وارث اور والی کے معانی میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- سورہ سجدہ میں ارشاد ربانی ہے: ہم ہی تمہارے دوست ہیں، دنیا اور آخرت میں۔

۲- سورہ نساء میں ہے: پس بنادے تو ہمارے لیے اپنے پاس سے والی اور بنادے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۳- سورہ تحریم میں ہے: پس نبی کا مددگار اللہ ہے، نیک مومن ہیں اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

ان آیات میں لفظ "ولی" قریب، دوست، مددگار اور مالک کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین بددعائیں:

۱-ان کے مال ہلاک ہو جائیں۔

۲-اپنے جیتے جی ایمان نہ لائیں۔

۳-مرتے وقت ایمان لائیں پھر ایمان قبول نہ ہو۔

(۵) معنی شرک:

شرک کا معنی ہے "حصہ یا ساجھا"

شرک کی حقیقت: اللہ کے ساتھ اس کی عبادت میں، اس کے افعال میں کسی کو اس کے برابر ٹھہرانا شرک ہے۔ جب اللہ اور غیر کے درمیان مساوات ثابت نہ ہوگی شرک ثابت نہ ہوگا۔ مالک کو بھول کر کوئی کام کرنا شرک کی حقیقت ہے۔

قرآن میں ہے:

"اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ o"

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولى للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانية: الحديث وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قُلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر کم از کم پندرہ سطری مضمون تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) مشکوۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دوگنا ثواب ملتا ہے؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْهُدٰی هُدٰی مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" سے کیا مراد ہے؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بدعت کے لغوی و شرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:- اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟ ۱۰

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا موقف مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) عیادتِ مریض کی فضیلت پر کوئی دو احادیث لکھ کر ان کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:- کوئی سے تین اجزاء حل کریں۔ ۳×۱۰=۳۰

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟ ۱۰

(۲) شاذ، منکر، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟ ۱۰

(۳) حدیث وخبر اور سند ومتن میں کیا فرق ہے؟ ۱۰

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر کم از کم پندرہ سطری مضمون تحریر کریں؟

(ج) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دوگنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بہت کم ایسا ہوا ہو گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس پند ونصائح میں یہ نہ فرمایا ہو: جو شخص امانتدار نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں ہے۔

(ب) امانت وایفائے عہد پر مضمون:

قرآن وسنت میں امانتداری اور ایفاء وعدہ پر زور دیا گیا ہے اور ان صفات کو مسلمان کی علامات قرار دیا گیا ہے جبکہ ان کی مخالفت کو منافقت قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اپنی امت کو عملی پیغام دیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اس

وقت آپ کے پاس کفار و مشرکین کی کثیر امانتیں موجود تھیں، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی فہرست عطا کی اور امانتیں مالکوں کو واپس کر کے ہجرت کرنے کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کسی چیز کے بارے میں معاملہ طے کیا، اس نے عرض کیا: آپ یہاں ٹھہریئے میں رقم لیکر ابھی حاضر ہوتا ہوں، وہ اپنا وعدہ بھول گیا، آپ وہاں تین دن تک اس کے انتظار میں تشریف فرما رہے۔ کفار و مشرکین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانتدار اور ایفاء وعدہ کا علمبردار قرار دیتے تھے بلکہ وہ آپ کو صادق و امین کے معزز و محترم القاب سے یاد کرتے تھے۔

ان تاریخی واقعات اور نا قابل فراموش حقائق سے امانتداری اور ایفاء وعدہ کی اہمیت و فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

(ج) دوگنا اجر پانے والے لوگ:

حدیث مبارکہ کے مطابق دوگنا اجر پانے والے لوگ یہ ہیں:

۱- وہ شخص جو دو نبیوں پر ایمان لائے (یعنی اپنا مذہب بدل کر مسلمان ہونا)

۲- وہ غلام جو اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا رہے۔

۳- وہ شخص جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

سوال نمبر 2:- فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" سے کیا مراد ہے؟

(ب) بدعت کے لغوی و شرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: پس بے شک بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ اور برے امور بے اصل نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے مراد ہر وہ کام ہے، جس کا ثبوت قرآن و سنت میں نہ ہو۔

"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" کی وضاحت: "بدعت گمراہی ہے" سے مراد بدعت سیئہ ہیں، جو قرآن و سنت کے خلاف ہوں جیسے نماز جمعہ کا خطبہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں پڑھنا۔ ورنہ کتب احادیث، مساجد کی تعمیر، مدارس کا قیام وغیرہ امور بھی بدعت ہوتے۔

(ب) بدعت کا لغوی معنیٰ: بدعت کا لغوی معنی ہے: "نئی چیز"

شرعی معنی: اس نئی چیز کو بدعت کہتے ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایجاد کی گئی ہو۔

اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

۱-بدعت حسنہ ۲-بدعت سیئہ

بدعت حسنہ: اگر نئی چیز قرآن وحدیث کے خلاف نہ ہو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا حکم دینا۔

بدعت سیئہ: اگر نئی چیز قرآن وحدیث کے خلاف ہو جیسے اذان عربی زبان کی بجائے فارسی زبان میں دینا۔

سوال نمبر3:-اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِی الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا موقف مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: جس دن نجاشی فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کی خبر دی، آپ عیدگاہ کی طرف گئے، مسلمانوں نے صفیں باندھیں اور آپ نے چار تکبیریں پڑھیں۔

نجاشی کا نام: نجاشی کا نام ''اصحمہ'' تھا۔

(ب) غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق آئمہ اربعہ:

آئمہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک یہ نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے نجاشی کے سوا کسی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی ہو۔ نجاشی کی یہ خصوصیت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بطور معجزہ نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں۔ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کی پرزور تائید کرتے تھے۔

(ج) عیادت مریض کی فضیلت:

حدیث نمبر1: وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من عاد مریضاً نادی مناد فی السماء: طبت وطاب ممشاك وتبوات من الجنۃ منزلاً ۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا

اور آپ نے جنت میں گھر بنا لیا۔

حدیث نمبر 2: وعن ثوبان رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع ۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھانے میں مصروف رہتا ہے۔

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟

(۲) شاذ، منکر، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟

(۳) حدیث و خبر اور سند و متن میں کیا فرق ہے؟

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

(۱) حدیث مرفوع: وہ حدیث جس کی سند کی انتہاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

حدیث مقطوع: اگر سند کی انتہاء تابعی تک ہو، تو اسے مقطوع کہا جاتا ہے۔

حدیث متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث جس کی سند متصل ہو۔

حدیث منقطع: جس کی سند متصل نہ ہو خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

(۲) اصطلاحات کی تعریفات:

شاذ: جس حدیث میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

منکر: وہ حدیث جسے ضعیف راوی، ثقہ راوی کے خلاف روایت کرے۔

محفوظ: وہ حدیث جسے ثقہ راوی کے مقابلے میں زیادہ ثقہ روایت کرے۔

معروف: وہ حدیث جسے ثقہ راوی، ضعیف راوی کی روایت کے خلاف روایت کرے۔

(۳) حدیث و خبر میں فرق:

۱- خبر، حدیث کا غیر ہوتی ہے۔ ۲- خبر، حدیث سے عام ہوتی ہے۔

سند و متن میں فرق: راویان حدیث کو سند کہتے ہیں جبکہ متن وہ کلام ہے، جو سند کے بعد واقع ہو/ وہ کلام

جس تک سند پہنچتی ہے۔

(۴) اصطلاحات کی تعریفات:

غریب: وہ حدیث جس کی سند میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

عزیز: جس حدیث کے دو راوی ہوں۔

مشہور: وہ حدیث جو دو سے زائد طرق سے مروی ہو اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔

متواتر: وہ حدیث جو اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو کس کے لیے اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- (الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4:- (الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔ (۱۰)

سوال نمبر 5:- (الف) عالم برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

سوال نمبر 1:-(الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟
(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے، تو کس کے لیے اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف): قضاء کی تین اقسام ہیں:
(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔
(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے۔
(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ھود:۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:

دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے بھی ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدارِ الٰہی کی کیفیت:

اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر 2:-(الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟
(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تعریفاتِ اصطلاحات:

اہانت: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے خلاف ظاہر ہو، اسے اہانت کہتے ہیں۔

ارہاص: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات خلاف عادت قبل از نبوت ظاہر ہو، اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

کرامت: ولی اللہ سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہو، اسے کرامت کہتے ہیں۔

معونت: وہ بات جو عام مومنین سے خلاف عادت ظاہر ہو، اسے معونت کہتے ہیں۔

استدراج: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے موافق ظاہر ہو، اسے استدراج کہتے ہیں۔

(ب) مقام ارواح:

مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مرتبہ مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمانوں سے بلند، بعض کی عرش کی قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ روحیں کہیں بھی رہیں، مگر جسم کے ساتھ ان کا تعلق بدستور باقی رہتا ہے۔ جو لوگ زیارت قبر کے لیے آتے ہیں، مردے انہیں دیکھتے اور پہچانتے ہیں، ان کی بات کو سنتے ہیں۔

سوال نمبر 3: (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) صفاتِ ذاتیہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ یہ ہیں:

۱-حیات، ۲-قدرت، ۳-سننا، ۴-دیکھنا، ۵-کلام، ۶-علم، ۷-ارادہ

وضاحت:

علم: اس کا علم ہر شے کو محیط ہے، وہ سب کو ازل سے جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔

کلام: اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔ قرآن عظیم اس کو ہم اپنی زبان میں پڑھتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں کہ ہمارا پڑھنا حادث اور جو ہم نے پڑھا قدیم یعنی اس کا کلام قدیم بلا صورت ہے۔

ارادہ: اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے کام پر وہ خوش ہوتا ہے اور برے کام پر ناراض ہوتا ہے۔

قدرت: وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

سننا: سننا اجسام سے متعلق ہے اور اللہ اجسام سے پاک ہے۔

(ب) عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی

(ب) منصب شفاعت سے متعلق عقیدہ:

منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: اعطیت الشفاعة ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: ''جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر جو اللہ کے حضور سلامت دل لیکر حاضر ہوا۔ (اللّٰھم ارزقنا شفاعة حبیبك الکریم)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) برزخ کا تعارف:

لفظ برزخ کا معنی ہے: پردہ۔ عالم برزخ بھی دینا و آخرت میں ایک پردہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

برزخ سے متعلق دو عقائد:

۱- عالم برزخ حق ہے، مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور عالم عتاب و ثواب کا مظہر ہے۔ اس کا انکار گمراہی و بے دینی ہے۔

۲- اس کے وجود کی وجہ سے انسان میں اپنے تمام کام دیانتداری اور نتیجہ کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انسان آخرت کی تیاری میں مگن رہتا ہے۔

(ب) ایمان میں کمی و زیادتی کے بارے میں عقیدہ:

ایمان میں کمی و نقصان نہیں ہو سکتی کیونکہ زیادتی اس چیز میں ہوتی ہے، جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو جبکہ ایمان تو تصدیق قلبی کا نام ہے، جس کا تعلق کیف سے ہے اور تقسیم کے قابل نہیں۔

☆☆☆

تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

سوال نمبر 4:۔(الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) منصبِ شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔

جواب: (الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ:

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شفاعت کبریٰ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یداقدس میں ہوگا۔ جب تک شفاعت کا دروازہ آپ نہ کھولیں گے کسی کو مجال نہ ہوگی کہ وہ شفاعت کر جائے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں، یہ شفاعت تمام کے لیے ہوگی خواہ مومن ہو یا کافر، مطیع یا عاصی، موافق ہو یا مخالف ۔ انتظار حساب کی گھڑی جو سخت جانگزا ہوگی جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہم جہنم میں ڈال دیے جائیں تا کہ اس انتظار سے نجات پا جائیں، اس مصیبت سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہوگا جس پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً:

☆۔ کچھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆۔ کچھ وہ ہوں گے جو عذاب کے حق دار ہو چکے ہوں بعد از حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نجات دلائیں گے۔

☆۔ کچھ کے درجات بلند فرمائیں گے۔

☆۔ کچھ کے عذاب میں تخفیف کروائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اعطیت الشفاعة" ۔ اللہ کا فرمان ہے: "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ" مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین ومؤمنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے؟

(ب) منصب شفاعت سے متعلق عقیدہ:

منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: اعطیت الشفاعۃ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: ''جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر جو اللہ کے حضور سلامت دل لیکر حاضر ہوا۔ (اللّٰھم ارزقنا شفاعۃ حبیبك الکریم)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) برزخ کا تعارف:

لفظ برزخ کا معنی ہے: پردہ۔ عالم برزخ بھی دنیا و آخرت میں ایک پردہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

برزخ سے متعلق دو عقائد:

۱- عالم برزخ حق ہے، مسلمان اس کا انکار نہیں کرسکتا اور عالم عتاب و ثواب کا مظہر ہے۔ اس کا انکار گمراہی و بے دینی ہے۔

۲- اس کے وجود کی وجہ سے انسان میں اپنے تمام کام دیانتداری اور نتیجہ کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انسان آخرت کی تیاری میں مگن رہتا ہے۔

(ب) ایمان میں کمی و زیادتی کے بارے میں عقیدہ:

ایمان میں کمی و نقصان نہیں ہوسکتی، کیونکہ زیادتی اس چیز میں ممکن ہے، جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو جبکہ ایمان تو تصدیق قلبی کا نام ہے، جس کا تعلق کیف سے ہے اور تقسیم کے قابل نہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: الفقه وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اول......فقہ

سوال نمبر 1:- وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمْرَةً وَّيَسْتَثْنِي مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ فِيْ سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِيْ قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِي الْبَيْعِ مَفَاتِيْحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَاقِدِ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام قدوری کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰى سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ ۔

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم بھی تحریر کریں؟ ۵+۱۵=۲۰

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ ۱۵

ربوٰ، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟ ۲۰

سوال نمبر 5:- مطلق ومقید کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۸+۱۲=۲۰

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۵×۴=۲۰

اداء کامل، حسن بنفسہ، نہی، عبارۃ النص

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: فقہ و اصول فقہ

قسم اول......فقہ

سوال نمبر 1:- وَلَا يَجُوزُ اَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَةً وَّيَسْتَثْنِي مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ فِي سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِي قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِي الْبَيْعِ مَفَاتِيحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَاقِدِ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام قدوری کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پھل بیچنا اور معین رطل کو مستثنیٰ کرنا جائز نہیں۔ گندم کی اس کے خوشے میں اور لوبیا، مونگ پھلی کے چھلکے کے ساتھ بیع جائز ہے۔ جس نے گھر فروخت کیا تو اس کی بیع میں گھر کے تالے اس کی چابیاں، داخل ہیں۔ مبیعہ کو کیل کرنے والے کی اجرت اور ثمن کی پڑتال کرنے والے کی اجرت بائع پر لازم ہے اور ثمن کو وزن کرنے والے کی اجرت مشتری کے ذمہ ہے۔

(ب) عیب:

مبیع میں وہ نقص جو اس کے ثمن کو کم کر دے اسے عیب کہتے ہیں۔

اصطلاح میں عیب یہ ہے، جس کی وجہ سے مبیع کو واپس کر سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے تاجروں کی نظر میں قیمت کم ہو جائے۔

احکام: مبیع میں عیب ہو تو اس کا ظاہر کرنا بائع پر واجب ہے، چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔ خریدار کے ہاں نیا عیب مبیع کے پاس آنے کے بعد پیدا ہوا پھر وہ اس عیب پر آگاہ ہوا، جو بائع کے پاس تھا تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نقصان کے عیب کے بدلے رجوع کرے اور مبیع کو نہ لوٹائے مگر اس صورت میں جب بائع اس کو بعینہ واپس لینے پر رضامند ہو۔

سوال نمبر2:-نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰى سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ ۔

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم فقہی تحریر کریں؟

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت:

(۱) بیع نجش: قیمت خرید بڑھا کر کوئی چیز فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۲) بیع سوم: دوسروں کے ریٹ پر ریٹ لگا کر کوئی چیز خریدنا، یہ بیع علی البیع ہے، جو درست نہیں۔

(۳) بیع تلقی الجلب: تاجروں سے میل ملاپ کر کے کوئی چیز سستے داموں خریدنا یا فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۴) بیع الحاضر للبادی: دیہاتی کا سامان شہری کے ہاتھوں فروخت ہونا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۵) بیع اذان جمعہ کے وقت: اذان جمعہ کے وقت خرید وفروخت کرنا۔

حکم: یاد رہے بیع کی یہ صورتیں امکان دھوکہ کی وجہ سے ناپسند ہیں مگر بیع منعقد ہو جائے گی۔

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف وحکم:

(۱) بیع تولیہ: مشتری جس چیز کا عقد اوّل میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع زیادتی سے بغیر بیع کو نقل کر دینا' تولیہ کہلاتا ہے۔

(۲) بیع مرابحہ: بازار کی قیمت سے کچھ زیادہ قیمت سے فروخت کرنا، یہ بیع جائز ہے۔

سوال نمبر3:-(الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

ربوٰ، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

ربوٰ: ربوٰ کا لغوی معنی ہے زیادتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چینی کو نقد ڈیڑھ کلو چینی کے عوض بیچنا۔

بیع: دو اشخاص کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

خیار شرط: بائع اور مشتری دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط رکھ لیں کہ اگر منظور نہ ہوا یا چیز پسند نہ آئی تو بیع باقی نہ رہے گی۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔

(ب) بیع سلم کے احکام:

1- جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے، تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔

2- جب چیز کی جنس معلوم ہو۔

3- جب چیز کی مقدار کی پہچان ممکن ہو۔

4- جب ثمن کی مقدار معلوم ہو۔

5- کپڑوں میں سلم تب درست ہوگی جب لمبائی، چوڑائی اور اصل جوہر ذکر کیا جائے۔

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟

جواب: خاص کا حکم:

قرآن پاک کے خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ دونوں پر عمل ہو سکے۔ اگر یہ ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا۔

پہلی مثال کی وضاحت:

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط

اس مثال میں لفظ "ثَـلٰـثَةَ" خاص ہے یعنی طلاق والی عورتیں تین قروء عدت گزاریں۔ لہٰذا لفظ ثَـلٰـثَةَ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک قروء سے مراد "حیض" ہے کیونکہ طہر سے مراد لینے کی صورت میں لفظ ثَـلٰـثَةَ پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قروء سے مراد "طہر" ہے۔ تو تین طہر پورے نہیں ہوتے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔

دوسری مثال کی وضاحت:

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ اس مثال میں لفظ "فَرَضْنَا" خاص ہے۔ اس سے مراد حق مہر کی کم از کم مقدار مقرر ہے۔ لہٰذا اگر نکاح کو عقد مالی سمجھتے ہوئے میاں بیوی کی رائے کا اعتبار کیا

جائے، تو قرآن پاک کے خاص پر عمل نہیں ہوگا۔

تیسری مثال کی وضاحت:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ اس مثال میں "تَنْكِحَ" خاص ہے یعنی مطلقہ عورت اپنا نکاح کرنے کا اختیار رکھتی ہے، کیونکہ اگر اسے اختیار نہ دیا جائے اور ولی کی اجازت لازم قرار دی جائے تو "تَـنْـكِـحَ" پر عمل نہ ہوسکے گا۔ جبکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے اور اس میں نکاح کا اختیار عورت کو دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 5:- مطلق و مقید کی تعریفات و امثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: **مطلق کی تعریف:**

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً فَـاغْـسِـلُـوْا وُجُـوْهَـكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

مقید: اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو، تو اسے مقید کہا جاتا ہے مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے، تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبہ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

حقیقت کی اقسام:

۱- متعذرہ، ۲- مہجورہ، ۳- مستعملہ

متعذرہ: ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل متعذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنی لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ: وہ حقیقت کہلاتی ہے، جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگر چہ اس کی رسائی آسان ہو، جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنے کی بجائے شخص مراد لینا۔

مستعملہ: ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

اداء کامل، حسن بنفسہ، نھی، عبارۃ النص

جواب: تعریفات اصطلاحات:

اداء کامل: اداء کامل سے مراد مامور بہ کو بعینہ تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے جیسے باوضو طواف کرنا۔

حسن بنفسہ: جس میں حُسن، ذات کے اعتبار سے پایا جائے اور حَسَن بنفسہ کہتے ہیں جیسے سچ بولنا۔

نھی: اپنے سے چھوٹے کو کسی کام کو چھوڑنے کے لیے کہنا نہی کہلاتا ہے جیسے جھوٹ بولنے سے روکنا۔

عبارۃ النص: جو معنیٰ نص سے مقصود ہو، نص کی عبارت ہی اس کی واضح الفاظ میں صراحت کردے، جیسے وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط میں اسبات کی دلالت کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف چھ اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۷×۶=۴۲)

(ب) خط کشیدہ میں سے چار صیغے حل کریں؟ (۲×۴=۸)

۱- هو الحبیب الذی ترجی شفاعته　　لکل هول من الأهوال مقتحم

۲- فمبلغ العلم فیه أنه بشر　　وأنه خیر خلق الله کلهم

۳- فما لعینیك إن قلت اکففاهمتا　　وما لقلبك إن قلت استفق یهم

۴- وأثبت الوجد خطی عبرة وضنی　　مثل البهار علی خدیك والعنم

۵- أم هبت الریح من تلقاء کاظمة　　وأومض البرق فی الظلماء من إضم

۶- نعم سری طیف من أهوی فأرقنی　　والحب یعترض اللذات بالألم

۷- لو کنت أعلم أنی ما أوقره　　کتمت سرا بدا لی منه بالکتم

۸- استغفر الله من قول بلا عمل　　لقد نسبت به نسلا لذی عقم

دوسرا حصہ......مقامات حریری

سوال نمبر 2:- درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں۔

فَرَأَیْتُ فِیْ بَهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخَلْقَةِ عَلَیْهِ اُهْبَةُ السِّیَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّیَاحَةِ وَهُوَ یَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَیَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاَکْمَامِ بِالثَّمَرِ قَدْ لَفَتُّ

إِلَيْهِ لَأَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ .

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۵=۲۵)

ولبثنا على ذلك برهة ينشىء لى كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبى شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كاس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق الغراق ولفظته معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه فى سلك الرفاق خفوق راية الإخفاق .

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۶+۹=۲۵)

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟ (۱۶+۹=۲۵)

ورغب عن هاد تسهديه إلى زاد تستهديه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثواب تشتريه مواقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحاف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: الادب العربی

پہلا حصہ..... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

۱- هو الحبيب الذى ترجى شفاعته لكل هول من الأهوال مقتحم

۲- فمبلغ العلم فيه أنه بشر وأنه خير خلق الله كلهم

۳- فما لعينيك إن قلت اكففاهمتا وما لقلبك إن قلت استفق يهم

۴- وأثبت الوجد خطى عبرة وضنى مثل البهار على خديك والعنم

۵- أم هبت الريح من تلقاء كاظمة وأومض البرق فى الظلماء من إضم

۶- نعم سری طیف من أهوی فأرقني — والحب یعترض اللذات بالألم

۷- لو کنت أعلم أني ما أوقره — کتمت سرا بدا لي منه بالکتم

۸- استغفر الله من قول بلا عمل — لقد نسبت به نسلا لذی عقم

جواب: (الف) ترجمہ اشعار:

۱- وہی محبوب ہیں جن کی سفارش/ شفاعت کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک آپڑتی ہیں۔

۲- پس ہمارے علم کی انتہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہی ہے کہ آپ بشر ہیں حالانکہ آپ بہتر ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے۔

۳- پس کیا ہوا تیری آنکھوں کو اگر تو کہے ٹھہرو، تو بہنے لگتی ہیں اور کیا ہوا تیرے دل کو اگر تو کہے ہوش میں آ، تو وہ خود ہی بہ جاتا ہے۔

۴- اور نقش کر دیئے ہیں غم محبت نے دو خط (لکیریں) آنسوؤں اور کمزوری کے۔ تیرے چہرے پر نرم و سرخ شاخوں والے درخت اور زرد گلاب کی طرح۔

۵- یا کاظمہ (شہر مدینہ) کی طرف سے ہوا چلی یا بجلی چمکی اضم پہاڑ سے اندھیری رات میں۔

۶- ہاں! رات کو محبوب کے خیال نے مجھے بے خواب کر دیا اور محبت دکھ درد سے لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

۷- اگر میں جانتا کہ اس (معزز مہمان) کی تعظیم نہ کر سکوں گا، تو چھپا لیتا میں اس راز کو جو ظاہر ہو گیا خضاب سے۔

۸- میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے ایسی بات سے جس پر خود عمل نہ کیا، اس طرح تو میں نے بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کر دی۔

(ب) خط کشیدہ کے صیغے:

تُرجٰی: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجہول از باب ضَرَبَ یَضرِبُ۔

مُقتَحِم: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ از باب اِفتِعَال۔

اُکفُفَا: صیغہ تثنیہ مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ یَنصُرُ۔

اِستَفِق: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفتِعَال۔

اَثبَتَ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفعال۔

کَتَمتُ: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب نَصَرَ یَنصُرُ/ ضَرَبَ یَضرِبُ۔

دوسرا حصہ......مقامات حریری

سوال نمبر2:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ إِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْأَكْمَامِ بِالثَّمَرِ قَدْ لَفَتُّ إِلَيْهِ لِأَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ .

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

ولبثنا على ذلك برهة ينشيء لي كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبي شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كأس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق العراق ولفظته معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه في سلك الرفاق خفوق راية الإخفاق .

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟

وترغب عن هاد تسهديه إلى زاد تشتهيه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثواب تشتريه يواقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحاف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان .

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پس میں نے ایک کمزور الخلقت شخص کو حلقہ کے درمیان دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں۔ اس کی آواز توجہ کرنے کی سی ہے اور وہ الفاظ کے موتیوں سے سجعوں کو ڈھال رہا ہے اور اپنے وعظ کی تنبیہ سے کانوں کی کھڑکیوں/سماعتوں کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ مخلوط جماعتوں نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ جیسے ہالہ چاند کو یا چھلکا پھل کو گھیرتا ہے۔ پس میں اس کی طرف بڑھا تاکہ اس کی مفید باتوں سے استفادہ حاصل کروں۔

(ب) ترجمہ: ہم ایک عرصہ تک اس پر ٹھہرے اور ہر دن پیدا کرتا میرے لیے سامان تفریح اور میرے دل سے شکوک وشبہات دور کرتا۔ یہاں تک کہ محتاجی نے جدائی کا پیالہ اس کے لیے گھولا اور گوشت نوچی ہوئی ہڈیوں کے نہ ہونے نے اسے عراق چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ نفع نہ ہونے نے اُسے دور دراز صحراؤں میں پھینک دیا۔ ناکامیوں کے جھنڈوں کی پھڑ پھڑاہٹ نے اسے دوستوں کی لڑی میں پرو دیا۔

ھائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

العالیة السنة الاولیٰ للطالبات

وافق سنة 1443ھ/2022ء

رقة السادسة: البلاغة

اعات مجموع الارقام: ۱۰۰

مطلوب ہے۔

ے تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟۳۳

لام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

کے لیے ضروری امور کونسے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟۲۴

، کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟۱۰

رلازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی

بہ میں فرق بیان کریں؟۹

الیہ کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟۲۴

کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟

ف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طرق مع امثلہ

کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟۹

☆☆☆

) برائے طالبات سال 2022ء

پرچہ: بلاغت

ثلہ لکھیں؟

) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

جواب: (الف) خبر کی دیگر اغراض:

۱۔ اظہار عاجزی کرنا: جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

۲۔ اظہار توبیخ کے لیے: جیسے ایسے شخص سے کہنا جو ٹھوکر لگنے سے گر جائے اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

(ب) هل بسيطه اور هل مركبه میں فرق:

هل بسيطه کے ذریعے کسی شیء کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل العنقاء موجود؟ جبکہ هل مركبه کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل تبيض العنقاء وتفرخ؟

سوال نمبر 4:- (الف) حذفِ مسندالیہ کی کوئی سی تین وجوہِ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟

(ب) اسبابِ تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) حذفِ مسندالیہ کی وجوہ:

1۔ کلام کو مختصر کرکے عمومیت پیدا کرنے کے لیے: یعنی مسندالیہ کو حذف کرکے کلام کو مختصر کیا جاتا ہے۔ اور فعل میں تعمیم پیدا ہو جائے گی جیسے والله يدعو آ الى دار السلم۔

2۔ تنگی مقام کی وجہ سے: مقام طوالت یا تنگیِ وقت فرصت کے ہونے کی وجہ سے ہو جیسے شکاری صرف یوں کہے غزال۔

3۔ بوقت ضرورت انکار کے لیے: کسی کے بارے ملامت یا نامناسب کلمات کہتے وقت مسندالیہ کو حذف کر دینا، تاکہ اگر وہ بھڑک اُٹھے تو متکلم کہہ سکے کہ تمہارے متعلق نہیں کہا تھا جیسے کسی خاص شخص کا ذکر کرکے اس کے بعد یوں کہنا لیئم خسیس۔

(ب) اسبابِ تقدیم وتاخیر:

کوئی دو اسباب تقدیم وتاخیر مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسندالیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۲) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ ۔

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

ارشاد ربانی: وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا
كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ 11

(د) خاتم کا عرفی معنی:

خاتم کا عرفی معنی ہے: "آخری اور پچھلا" جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ اس آیت کریمہ میں خاتم عرفی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(ہ) قاعدہ:

(الف) جب وحی کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی تو اس کے معنی ہوں گے: "رب کا بذریعہ فرشتہ پیغمبر سے کلام فرمانا" وحی الٰہی عرفی جیسے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

(ب) جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد ہوگا، دل میں بات ڈالنا، خیال پیدا کردینا جیسے واوحینا الی امر موسٰی ارضیتہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

لَبِثْنَا: جمع متکلم ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔

يَدْرَأُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

لَفَظْتُهُ: واحد متکلم فعل ماضی معلوم از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

(ج) ترجمہ: تو اس راہنما سے اعراض کرتا ہے، جس سے تجھے ہدایت ملتی ہے، اس زادِ راہ کی طرف جس کے تو ہدیے طلب کرتا ہے۔ اور تو غالب کرتا ہے اپنی چاہت کے محبت کے کپڑے کو اس ثواب پر، جسے تو نے خریدنا ہے۔ عمدہ انعامات تجھے زیادہ مرغوب ہیں نماز کے اوقات سے اور لگاتار صدقات کرنے سے تجھے مہروں کی گرانی زیادہ اچھی لگتی ہے اور رنگ برنگی ڈشیں تجھے زیادہ مرغوب ہیں دینی صحیفوں سے۔

خط ... کے مفردات:

مَوَاقِيتُ: مِيقَاتٌ

صَحَائِفُ: صَحِيفَةٌ

اَلْاَدْيَانُ: دِيْنٌ

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۳۳

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

سوال نمبر 2:- (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کونسے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) صدقِ خبر اور کذبِ خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) هل بسیطه اور هل مرکبه میں فرق بیان کریں؟ ۹

سوال نمبر 4:- (الف) حذفِ مسندالیہ کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟ ۹

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟ ۹

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- درج ذیل کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

جواب: اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ:

۱-فصاحت کلمہ: کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا ہے۔

۲-بلاغت کلام: کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بلاغت کلام ہے جبکہ وہ کلام فصیح بھی ہو۔

۳-تنافر کلام: کلام میں ایسا وصف جو کلام کو زبان پر بھاری کر دے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع

وليس قرب قبر حرب قبر

۴-مقتضیٰ حال: یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے مطابق عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضیٰ حال بھی کہتے ہیں اور اعتبار مناسب بھی۔ مثلاً تعریف ایک حال (حالت) ہے جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا سمجھدار ہونا ایک حال ہے جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح اور سمجھداری دونوں حال ہیں، طوالت اور اختصار مقتضیٰ ہیں اور کلام کو طویل اور اختصار سے لانا مقتضائے حال کی مطابقت ہے۔

۵-غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو تَكَأْكَأَ اس کا معنی اِجْتَمَعَ (جمع ہوا ہے) اور افْرَنْقَعَ اس کا معنی اِنْصَرَفَ (پھر گیا) ہے۔

سوال نمبر 2:-(الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کونسے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) امور ضروریہ کا بیان:

جو شخص علم بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی اور علم بیان حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

(ب) صدق خبر: خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو، تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔ اگر زید واقعی عالم ہے، تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر: اگر خبر واقعہ کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

سوال نمبر 3:-(الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟

(ب) ھل بسیطه اور ھل مرکبه میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) خبر کی دیگر اغراض:

۱- اظہار عاجزی کرنا: جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

۲- اظہار توبیخ کے لیے: جیسے ایسے شخص سے کہنا جو ٹھوکر لگنے سے گر جائے اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

(ب) ھل بسیطه اور ھل مرکبه میں فرق:

ھل بسیطه کے ذریعے کسی شیء کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہوتا ہے جیسے ھل العنقاء موجود؟

جبکہ ھل مرکبه کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے ھل تبیض العنقاء وتفرخ؟

سوال نمبر 4:- (الف) حذفِ مسند الیہ کی کوئی سی تین وجوہِ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) حذفِ مسند الیہ کی وجوہ:

1- کلام کو مختصر کرکے عمومیت پیدا کرنے کے لیے: یعنی مسند الیہ کو حذف کرکے کلام کو مختصر کیا جاتا ہے۔ اور فعل میں تعمیم پیدا ہو جائے گی جیسے واللّٰہ یدعوا الٰی دار السلم۔

2- تنگی مقام کی وجہ سے: مقام طوالت یا تنگی وقت فرصت کے ہونے کی وجہ سے ہو جیسے شکاری صرف یوں کہے غزال۔

3- بوقت ضرورت انکار کے لیے: کسی کے بارے ملامت یا نامناسب کلمات کہتے وقت مسند الیہ کو حذف کر دینا، تاکہ اگر وہ بھڑک اُٹھے تو متکلم کہہ سکے کہ تمہارے متعلق نہیں کہا جیسے کسی خاص شخص کا ذکر کرکے اس کے بعد یوں کہنا لیئم خسیس۔

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر:

کوئی دو اسباب تقدیم وتاخیر مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسند الیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۲) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰـــذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ۔

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) قصر: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے۔

طرق قصر: تین طرق قصر یہ ہیں:

1-حرف نفی واستثناء کے ساتھ جیسے: إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ۔

2-کلمہ انما کے ساتھ جیسے: إِنَّمَا الْفَاهِمُ عَلِيٌّ۔

3-کسی ایسی شیء کو مقدم کرنا جس کا حق تو یہ تھا کہ اسے مؤخر کیا جائے جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

(ب) وصل کی تعریف:

ایک جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف کرنا وصل کہلاتا ہے۔

مقام وصل: جب عطف کو ترک کرنے سے خلاف مقصود کا وہم ہوتا ہو جیسے: لا و شفاہ اللہ (نہیں اس کو شفا دی اللہ نے)

لہٰذا اگر یہاں عطف کو ترک کر دیا جائے تو بددعا کا وہم ہو جائے گا۔ لا شفاہ اللہ (اللہ اسے کبھی شفا نہ دے)



ارشادِ ربانی: وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ط وَرَهْبَانِيَّةَ نِابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ٥ 11

(د) خاتم کا عرفی معنی:

خاتم کا عرفی معنی ہے: "آخری اور پچھلا" جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ٥ اس آیت کریمہ میں خاتم عرفی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(ہ) قاعدہ:

(الف) جب وحی کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی تو اس کے معنی ہوں گے: "رب کا بذریعہ فرشتہ پیغمبر سے کلام فرمانا یعنی وحی الٰہی عرفی جیسے اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

(ب) جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد ہوگا، دل میں بات ڈالنا، خیال پیدا کر دینا جیسے واوحینا الی ام موسیٰ ارضیتہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل...... حدیث

سوال نمبر۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) حدیث میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟ ۱۰

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی صرفی تحقیق بیان کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: وعن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن کے بعد سنت ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟ ۱۰

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن سنت ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں ۱۰+۵=۱۵

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل ...... حدیث

سوال نمبرا: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اوپر عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(ب) حدیث میں نفی ایمان کا مطلب:

اس حدیث مبارکہ میں اصل ایمان کی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ اصل ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، یوم آخرت اور تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ یہاں ایمان کے کامل ہونے کی نفی کی گئی ہے، کیونکہ جب تک آپ کی محبت ہر چیز سے بڑھ کر نہ ہو جائے تب تک ایمان کامل نہیں ہوتا۔

(ج) حدیث میں ذکر کردہ محبت کا مطلب:

محبت رسول ایمان کی اساس اور بنیاد ہے اور اس کے بغیر انسان مسلمان مومن نہیں ہو سکتا۔ محبت کی دو

اقسام ... بت طبعی: وہ محبت ہے، جو ہر انسان کے دل میں ہو سکتی ہے (۲) محبت اختیاری: وہ محبت ہے، جو عاشق کے دل میں محبوب کی محبت ہوتی ہے۔ یہاں محبت سے طبعی محبت مراد نہیں ہے، ورنہ کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر نہ اترتے، بلکہ اختیاری محبت مراد ہے، جو اعتقادی محبت کہلاتی ہے، جس عاشق کے ... میں محبت ترقی کرتی ہے اور وہ درجہ کمال و معراج حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح محب کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حرکت کرتے ہیں۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے ایـ ... ن کا ذائقہ چکھ لیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی ہو گیا۔

سوال نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاة العائرة بین الغنمین تعیر الٰی هٰذه مرة والی هٰذه مرة

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی صرفی تحقیق بیان کریں؟

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان پریشان بکری کی طرح ہے جو ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے اور ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے۔

صرفی تحقیق:

العائرہ: واحد مونث اسم فاعل ثلاثی مجرد اجوف یائی۔

(ب) منافق کی نشانیاں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: جب وہ بات کرے، تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے، تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

(ج) فضیلت علم سے متعلق احادیث:

علم کی فضیلت پر دو احادیث درج ذیل ہیں:

وعن انس قال قال رسول اللہ من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع ۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تلاش علم میں نکلا وہ واپسی تک اللہ کی راہ میں ہے۔

(۲) وعن سخبرہ الازدی قال قال رسول اللہ من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی ۔

ترجمہ: حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تلاش علم کیا تو یہ تلاش اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

سوال نمبر۳: وعن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن کے بعد عیادت سنت ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن سنت ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) عیادت کا طریقہ:

مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ روایات میں مذکور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، آپ مریض سے فرماتے: "فکر نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد شفایاب ہو جاؤ گے اور یہ مرض طہارت کا سبب بنے گا۔" مریض کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہیے تاکہ مریض اور اہل خانہ کو دشواری پیش نہ آئے، مریض کو تسلی صحت دینی چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے۔

تشریح وتوضیح:

چونکہ تین دن سے پہلے طبیعت خود مرض کو دفع کرتی ہے۔ اسی لیے عام بیماریوں کا علاج پہلے دن سے نہیں بلکہ تین دن بعد شروع کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ بیمار پرسی پہلے دن ہی کی جائے' کیونکہ حدیث صحیح میں ہے۔ حضرت انس کی یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے مگر دیگر روایات سے اسے تقویت مل گئی ہے۔ لہٰذا اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ آپ کبھی تیسرے دن بیمار پرسی کرتے تھے، یا یہ مطلب ہے کہ تین دن تک بیمار پرسی میں تاخیر کی اجازت ہے، اس سے پہلے عیادت کرنا مستحب عمل ہے یا یہ بیان جواز کے لیے ہے اور وہ فرمان

استحباب کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معمولی بیماریوں میں تین دن بعد بیمار پرسی کرتے تھے اور سخت دنوں میں پہلے دن میں بیمار پرسی کرتے تھے۔

(ب) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق وابستہ ہیں:

(۱) سلام کرنے پر اس کا جواب دینا (۲) بیمار ہونے کی صورت میں اس کی عیادت کرنا (۳) فوت ہونے پر اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا (۴) دعوت دینے پر اسے قبول کرنا (۵) چھینکنے پر اس کا جواب دینا (۶) خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کا خیر خواہ بننا۔

(ج) مرد کے لیے مسنون کفن:

مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں:

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

عورت کے لیے مسنون کفن:

عورت کے لیے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص (۴) خمار (۵) خرقہ۔

کفن دینے کا طریقہ:

(۱) لفافہ:

سر سے پاؤں تک دونوں طرفوں سے ایک ایک بالشت کپڑا زائد ہونا چاہیے اور یہ میت پر تمام کپڑوں کے بعد لپیٹا جاتا ہے۔

(۲) ازار:

سر سے پاؤں تک اور لفافہ سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) قمیص:

یہ کندھوں سے گھٹنوں تک لپیٹا جاتا ہے اور ازار سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) خمار:

خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورت کا سر ڈھانپا جاتا ہے۔

(۵) خرقہ:

یہ سینہ سے ران تک ہوتا ہے، اس سے عورت کا سینہ مربوط کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میت کو غسل دینے کے بعد

اسے کسی صاف کپڑے سے پونچھ لیں، پھر یوں کفن پہنایا جائے کہ سب سے پہلے چارپائی پر لفافہ بچھایا جائے پھر اس پر ازار بچھایا جائے۔اس کے بعد میت کو قمیص پہنا کر ازار پر رکھا جائے۔پھر میت کو اس طرح لپیٹیں کہ سر کی بائیں طرف سے ابتداء کی جائے اور دائیں طرف سے میت کو لپیٹا جائے۔ازار کے بعد لفافہ کو بھی اسی طرح لپیٹا جائے۔پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھا جائے،لیکن عورت کو قمیص پہنانے کے بعد اس کے بالوں کے دو حصے کر کے قمیص پر رکھے جائیں اور پھر خمار کو پشت کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈالا جائے۔پھر سر ڈھانک کر لفافہ لپیٹ دیا جائے۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟

(الف) حدیث متصل،منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف کی تعریفات:

متصل:

جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو اسے حدیث متصل کہتے ہیں۔

منقطع:

جس حدیث کی سند میں ایک سے زائد راوی ساقط ہوں، حدیث منقطع کہلاتی ہے۔

موقوف:

جس کی انتہا صحابی تک ہو، اسے موقوف حدیث کہتے ہیں۔

(ب) خبر کا معنی:

ملوک، سلاطین اور زمانہ ماضی کی حکایات کو خبر کہا جاتا ہے۔

محدث اور اخباری میں فرق:

سنت کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو محدث جبکہ تاریخ کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔

(ج) تعریفات اصطلاحات: صحیح لذاتہ:

وہ حدیث جس کی سند کے تمام راوی متصل، عادل اور تام الضبط ہوں۔

صحیح لغیرہ:

جس حدیث میں تام الضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات پائی جائیں اور ضبط کی کمی تعدد طرق سے پوری ہو جائے۔

(د) متفق علیہ:

وہ احادیث جسے امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں ایک ہی صحابی سے روایت کی ہوں۔

تعداد:

ان کی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس (۲۳۲۶) ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: العقائد

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۸=۲۴

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ ۱۰

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟ ۳×۱۱=۳۳

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟ (۳) کیا صفات باری تعالیٰ اس کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟ ۱۸

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟ ۱۰×۲=۲۰

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

پرچہ: عقائد

سوال نمبر۱: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے، تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

جوابات: (الف) قضاء کی اقسام:

قضاء کی تین اقسام ہیں:

(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔

(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے، اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر اور محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ہود:۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:

دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے بھی ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدار الٰہی کی کیفیت:

اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھنے میں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟

(۳) کیا صفات باری تعالیٰ اس کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

جوابات: (۱) اللہ کا واجب الوجود ہونا:

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔

(۲) ذات وصفات کا قدیم ازلی وابدی ہونا:

اللہ کی ذات قدیم اور ازلی وابدی ہے۔ اس کی صفات بھی قدیم، ازلی وابدی ہیں۔

(۳) صفات الٰہی اس کی مخلوق ہونے کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات نہ مخلوق ہیں اور نہ ہی زیر قدرت داخل پر قدرت داخل۔ صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ اور بددین ہے۔

(۴) اللہ کا کلام آواز سے پاک ہے:

اللہ کا کلام آواز سے پاک ہے اویہ قرآن عظیم جس کی ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام قدیم بلاصورت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا حادث ہے۔ یہ آواز جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث ہے۔ جو لکھا قدیم' ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم' ہمارا حفظ کرنا حادث۔ جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث۔

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص کسی سے نبوت کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) نبی:

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجا ہو۔ یہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

نبی کے لیے بشر ہونا:

انبیاء سب کے سب بشر ہیں اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

نبی کے لیے وحی کا ضروری ہونا:

نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلاواسطہ۔

(ب) نبی کا معصوم ہونا:

نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے۔ عصمت انبیاء کے معنی یہ ہیں: ان

کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے۔

نبوت کا زوال سمجھنے والے سے متعلق حکم:

جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے وہ کافر ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں' ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) قرآن میں مذکورہ انبیاء کے اسماء:

قرآن میں جن انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے دس کے اسماء یہ ہیں:

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ابراہیم

(۷) حضرت یوسف (۸) حضرت موسیٰ (۹) حضرت ہارون

(۱۰) حضرت شعیب

(ب) انبیاء پر نازل ہونے والی کتب:

اللہ نے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، ان میں سے چار مشہور کتابیں یہ ہیں:

(۱) تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) سب سے افضل کتاب قرآن مجید سب سے افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: الفقه و اصوله

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو دو سوالات حل کریں۔

قسم اول ...... فقه

سوال نمبر ۱: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُ هَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهٗ وَمَنْ بَاعَ اَرْضًا دَخَلَ مَا فِيْهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجْرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهٗ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِيْ بَيْعِ الْاَرْضِ اِلَّا بِالتَّسْمِيَّةِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟ ۱۰

سوال نمبر ۲: والبيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسد ولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟ ۵×۶=۳۰

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

حصه دوم ...... اصول فقه

سوال نمبر ۴: فَاِنَّ اُصُوْلَ الْفِقْهِ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْاَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سوال نمبر ۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اوّل: فقہ

سوال نمبر۱: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُ هَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يُسَمِّهُ وَمَنْ بَاعَ اَرْضًا دَخَلَ مَا فِيهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجْرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يُسَمِّهُ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِي بَيْعِ الْاَرْضِ اِلَّا بِالتَّسْمِيَةِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بیع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟

جواب: (الف) اعراب:

اوپر لگادیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''جس شخص نے گھر فروخت کیا تو بیع میں گھر کی عمارت بھی داخل ہوگی اگر چہ اکا نام نہ لیا ہو۔ جس شخص نے زمین بیچی تو زمین جو کچھ بھی ہے یعنی کھجور اور درخت بیع میں داخل ہوں گے اگر چہ اس کا نام نہ لے۔ زمین کی بیع میں کوئی بھی چیز داخل نہ ہوگی جب اس کا نام نہ لے۔

(ب) بیع کی تعریف:

رضامندی کے ساتھ مال کا تبادلہ مال کے ساتھ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

بیع کے الفاظ:

بیع ایجاب وقبول کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دونوں لفظ فعل ماضی کے ہوں۔ جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی۔

سوال نمبر۲: والبيع الى النيروز والمهر جان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسدولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

اور جس نے نیروز اور مرجان کے دن تک کی بیع کی اور عیسائیوں کے روزے تک اور یہودی کے روزے توڑنے تک جب کہ بائع اور مشتری ان دونوں سے نا واقف تھے، تو یہ بیع فاسد ہے۔ جائز نہیں بیع کھیتی کٹنے تک اور گاہنے تک اور پھل توڑنے تک اور حاجی کے گھر واپس پہنچنے تک۔

عبارت کی تشریح:

اس عبارت میں یہ مسئلہ بیان کیا جارہا ہے کہ غیر اسلامی تہواروں کو عقد میں اجل مقررہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو بتایا کہ عاقدین میں سے کسی کو مذکورہ ایام میں سے کسی دن کی صحیح مدت معلوم نہ ہو، تو مذکورہ ایام کی مدت تک بیع کرنا فاسد ہے، کیونکہ ادائے ثمن کی مدت مجہول ہے اور یہ مدت مفضی الی النزاع ہوگی اور ہر عقد جو جھگڑے تک پہنچائے اور نزاع کا سبب بنے۔ اس سے عقد فاسد ہوجاتا ہے۔ اسی طرح حاجیوں کی آمد اور کھیتی کے کٹنے اور گاہنے وغیرہ تک بیع کی تو بیع فاسد ہوجائے گی کیونکہ موسم کی تبدیلی سے مذکورہ تمام چیزوں میں تقدم وتاخر کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اوقات کو ادائیگی ثمن کی معیاد بنانے سے عاقدین میں اختلاف اور نزاع پیدا ہوسکتا ہے اور باعث نزاع شئی مفسد عقد ہوتی ہے۔ لہٰذا ان صورتوں میں عقد فاسد ہوجائے گا۔

(ب) اقالہ کی تعریف:

بیع منعقد ہوجانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو بغیر عیب کے اور دوسرا راضی ہوجائے تو اسے اقالہ کہتے ہیں۔

اقالہ کا حکم:

اقالہ جائز ہے کاروبار میں بیچنے والے اور خریدنے والے کے لیے پہلی ہی قیمت کی مثل پر۔ پھر اگر کسی نے پہلی قیمت سے زائد کی یا اقل کی قید لگائی تو شرط باطل شمار ہوگی اور بیع پہلی ہی قیمت کے ساتھ لوٹا دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

جواب: بیع فاسد کی تعریف:

اس بیع کو کہتے ہیں جو اصل اور ذات کے اعتبار سے تو مشروع ہو لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے غیر مقدور التسلیم چیز کی بیع۔

بیع باطل کی تعریف:

وہ بیع کہلاتی ہے جو اصل اور وصف دونوں اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے مردار کی بیع۔

بیع صرف کی تعریف:

لغوی معنی پھیرنا اور منتقل کرنا ہے چونکہ عقد میں ثمن اور مبیعہ کا پھیرنا اور تبادلہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسے بیع صرف کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی یہ ہیں: بیع صرف وہ ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو مثلاً سونے کی بیع چاندی کے عوض۔

ربا کی تعریف:

لغوی معنی زیادتی ہے اور اصطلاح میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چیزی کو نقد دو کلو چینی کے عوض بیچنا۔

مرابحہ کی تعریف:

بازار کی قیمت سے کچھ زائد قیمت سے فروخت کرنا۔

تولیہ کی تعریف:

مشتری جس چیز کا عقد اول میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع و زیادتی کے بغیر بیع کو نقل کر دیتا۔

یا بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مرابحہ ہے جیسے دس کی چیز بارہ میں بیچنا ہے۔ تولیہ یہ ہے کہ جتنے کی چیز خریدی اتنے کی بیچنا۔

حصہ دوم...... اصول فقہ

سوال نمبر ۴: فَاِنَّ اُصُوْلَ الْفِقْهِ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْاَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

سوال نمبر ۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: اعراب:

اعراب اوپر لگادیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''پس بے شک اصول فقہ چار ہیں: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت اور قیاس۔ پس ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں بحث کرنا تا کہ احکام کو نکالنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

(الف) حقیقت کی تعریف:

ہر وہ لفظ جس کو لغت واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا، اس کو اسی میں استعمال کرنا حقیقت کہلاتا ہے۔

حقیقت کی اقسام:

(۱) متعذرہ (۲) مہجورہ (۳) مستعملہ۔

متعذرہ:

ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنی پر عمل متعذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنی لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ:

وہ حقیقت کہلاتی ہے، جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو جیسے: وضع قدم فی الدار۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنی پاؤں رکھنے کی بجائے شخص کا مراد لینا۔

مستعملہ:

ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

(ب) تعریفات واصطلاحات

(۱) مطلق:

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

(۲) مقید:

اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو تو اسے مقید کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں ''رقبہ'' کے ساتھ ''مومنہ'' کی قید موجود ہے۔

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

جواب: خاص کی تعریف:

وہ لفظ جو معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّی کے لیے انفرادی طور پر موضوع ہو جیسے زید۔

عام کی تعریف:

وہ افراد جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً حاصل ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

ظاہر کی تعریف:

وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو۔

نص کی تعریف:

وہ معنی جس کے لیے کلام کو لایا جائے۔

محکم کی تعریف:

وہ ہے جس میں مفسر کے مقابلہ میں قوت زیادہ ہو اس طرح کہ اس کے خلاف بالکل جائز نہ ہو۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: الادب العربی

نوٹ: تمام سوالات حل کریں، جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ ...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر۱: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

(۲) وکلھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) فھو الذی تم معناہ و صورتہ ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

(۴) فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد فیعرب عنہ ناطق بفم

(۵) فانہ شمس فضل ھم کواکبھا یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

(۶) کالزھر فی ترف والبدر فی شرف والبحر فی کرم والدھر فی ھمم

(۷) جاء ت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

(۸) ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ لکل ھول من الاھوال مقتحم

حصہ دوم ...... مقامات حریری

سوال نمبر۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تَبَارَزَ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ وَمَا تُخْفٰى خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا ثنی الیھا الصبابہ

(۲) ما یستفیق غراما بھا وفرط صبابہ

(۳) ولو دری لکفاہ مما یروم صبابہ

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

واستسر عنی حیناً لا اعرف عرینا ولا اجد عنه مبینا فلما أیت من غربتی الی منبت شعبتی حضرت دار کتبها التی هی منتدی المتادبین وملتقی القاطنین منهم والمتغربین .

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

پہلا حصہ...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر ۱: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

(۲) وکلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) فهو الذی تم معناه و صورته ثم اصطفاه حبیبا بارئ النسم

(۴) فان فضل رسول الله لیس له حد فیعرب عنه ناطق بفم

(۵) فانه شمس فضل هم کواکبها یظهرن انوارها للناس فی الظلم

(۶) کالزهر فی ترف والبدر فی شرف والبحر فی کرم والدهر فی همم

(۷) جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه علی ساق بلا قدم

(۸) هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

جوابات: (الف) اشعار کا اُردو ترجمہ:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر ظاہری صورت اور باطنی خلق پر برتری لے گئے۔ انبیاء کرام آپ کے علم وکرم کے مرتبہ کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔

(۲) اور تمام انبیاء آپ کی بارگاہ میں درخواست کرنے والے ہیں، آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو کا یا ایک قطرہ کا آپ کی مسلسل برسنے والی باران رحمت ہے۔

(۳) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو ظاہر و باطنی کمالات میں مکمل ہیں۔ آپ کو تمام عالم کی ارواح

کے پیدا فرمانے والے نے محبوبیت کے لیے چن لیا۔

(۴) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں جس کو بیان کر سکے' کوئی بھی بات کرنے والا/کوئی بولنے والا۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلاب کے پھول کی کلی کی طرح ہیں تازگی میں اور چودھویں کے چاند کی طرح ہیں بزرگی میں' بخشش میں دریا کی مانند ہیں اور بلند ہمتی میں مثل زمانہ ہیں۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آتے قدموں کے بغیر پنڈلیوں کے بل آپ کی طرف چلتے ہوئے۔

(۸) وہی محبوب ہیں جن سے سفارش کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک/اچانک آپڑیں ہیں۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

فاق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ

تم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

حصہ دوم...... مقامات حریری

سوال نمبر۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ وَمَا تُخْفٰى خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا ثنی الیها الصبابه

(۲) ما یستفیق غراما بها وفرط صبابه

(۳) ولو تری لکفاه مما یروم صبابه

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

وَاسْتَسَرَّ عَنِّیْ حِیْنًا لَا اَعْرِفُ عَرِیْنًا وَّلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِیْنًا فَلَمَّا اٰبْتُ مِنْ غُرْبَتِیْ اِلٰی مَنْبَتِ شُعْبَتِیْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِیْ هِیَ مُنْتَدَی الْمُتَاَدِّبِیْنَ وَمُلْتَقٰی

الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ:

تو اپنی نافرمانی کا مقابلہ کرتا ہے، اپنی پیشانی کے مالک سے' تو اپنے کردار کی قباحت کے ساتھ اپنے رازوں کے جاننے والے پر جرأت کرتا ہے' تو اپنے قریب (ضمیر) سے چھپتا ہے حالانکہ تو اپنے محافظ ونگہبان کی نظروں میں ہے، تو اپنے مملوک سے چھپتا ہے حالانکہ تیرے مالک سے کوئی مخفی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(ب) اشعار کا ترجمہ:

(۱) ہلاکت و بربادی ہو دنیا کے طالب کے لیے جس نے اپنی توجہ اس طرف مائل کرلی۔

(۲) جو اس سے شدت محبت اور کثرت محبت کی وجہ سے افاقہ حاصل نہیں کرسکتا۔

(۳) اگر وہ جانتا (دنیا کی حقیقت) تو اس کے لیے کافی ہوتی اس کی مراد کی تلچھٹ۔

خط کشیدہ صرفی تحقیق:

یشفیق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مزید اجوف واوی از باب استفعال۔

یروم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ:

وہ ایک لمبا عرصہ مجھ سے پوشیدہ رہا اور میں اس کے بارے میں نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کو بتانے والے کو پاتا، پس جب میں اپنے سفر سے اپنے اصل وطن کی طرف پلٹا تو اس گھر کی لائبریری مل گیا' جو ادباء کے جمع ہونے اور مسافروں اور مقیم لوگوں کی ملاقات کی جگہ تھی۔

جموع کے مفردات:

جموع	مفردات
المتأذبین	متأدب
القاطنبین	قاطن
المتغربین	متغرب

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف چار سوالات کا حل مطلوب ہے

سوال نمبر ۱: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی (۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟ ۱۵

(ب) بلاغت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) علم معانی کی تعریف سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر ۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر ۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کرکے اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۱۵=۵×۳

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سالِ اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: البلاغت

سوال نمبر ۱: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی

(۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

فصاحت کلام:

فصاحت کلام سے مراد کلام کا مختلف کلمات کے اجتماع سے ہونے والے کلمات کا تنافر، ضعف التالیف اور تعقید سے محفوظ ہونا اور اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

تنافر کلمات:

کلمہ میں ایسے وصف کا ہونا جو زبان پر ثقل کو واجب کرے۔

تعقید لفظی:

تعقید میں پائے جانے والا اخفاء اگر الفاظ کی تقدیم وتاخیر یا کسی فصل کے سبب ہو تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں۔

مخالفت قیاس:

کسی کلمہ کا صرفی قانون کے موافق نہ ہونا۔

ضعف تالیف:

کسی کلام کا نحوی قانون کے موافق نہ ہونا۔

(ب) فصاحت کا لغوی معنی:

بیان کرنا، ظاہر ہونا، نمایاں، واضح۔

فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی تین اقسام ہیں۔

(۱) فصاحۃ فی الکلمہ (۲) فصاحت فی الکلام (۳) فصاحۃ فی المتکلم

سوال نمبر۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟

(ب) بلاغت کا لغوی معنیٰ لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور:

بلاغت کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل چیزوں کو جاننا ضروری ہے: تنافر کی پہچان جن کا پتہ ذوق سلیم سے ہوتا ہے۔ مخالفت قیاس کا علم جس کا ادراک علم صرف سے ہوتا ہے۔ ضعف تالیف اور تعقید لفظی کا علم جس کا ادراک علم نحو سے ہوتا ہے اور غرابت کی معرفت جس کا ادراک کلام عرب میں تتبع و تلاش کرنے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا حصول بلاغت کے لیے لغت، صرف، نحو، علم معانی و بیان کی معرفت کے ساتھ ساتھ ذوق سلیم ہونا اور کلام عرب میں خوب واقفیت ہونا ضروری ہے۔

خبر کی اقسام:

خبر دو قسم پر: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(ب) بلاغت کا لغوی معنیٰ:

کسی جگہ پہنچ جانا، وصول، انتہاء

بلاغت کی اقسام:

بلاغت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بلاغت فی الکلام (۲) بلاغت فی المتکلم

سوال نمبر۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟

(ب) علم معانی کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) امر کی تعریف:

اپنے آپ کو بلند تصور کرتے ہوئے کسی سے فعل کا مطالبہ کرنا۔

نہی کی تعریف:

خود کو بڑائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا۔

استفہام کی تعریف:

کسی چیز کے بارے میں علم کو طلب کرنا۔

(ب) علم معانی کی تعریف:

علم معانی ایسا علم ہے جس کے ساتھ لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جائیں جن کے ساتھ لفظ مقتضائے

حال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب: (الف) انشاء کی تعریف:

وہ کلام جس کے قائل کے بارے میں ایسا نہ کہا جا سکے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا جھوٹا۔

صدق خبر کی تعریف:

صدق خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق ہو۔

کذب خبر کی تعریف:

کذب خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق نہ ہو۔

(ب) خبر کی تعریف:

خبر وہ کلام ہے کہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

سوال نمبر۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کر کے اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی کی تعریف:

جس میں کسی مطلوبہ چیز کو طلب کیا جائے اور طلب کے وقت وہ مطلوبہ چیز حاصل نہ ہو۔

انشاء طلبی کی اقسام:

انشاء طلبی پانچ قسم پر ہے:

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) نداء

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟

امر کے تین مجازی معانی:

(۱) دعا جیسے: اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ

(۲) التماس کے لیے جیسے اپنے برابر والے کو کہنا: اَعْطِنِی الْکِتَابَ

(۳) تہدید کے لیے جیسے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات **2024**



نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

...درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/ ۱۴۴۵ھ

الورقة الاولیٰ

التفسیر و علوم القرآن

...وقت المحدد ...تین ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ...... التفسیر

...نمبر1: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ) طرق (الشَّيْطٰنِ) ای تزیینه (وَمَنْ يَّتَّبِعْ

...الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ) ای المتبع (يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ) ای القبیح (وَالْمُنْكَرِ) شرعا بالبا...

...وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ).

...) کلام باری اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 15=10+5

...) کلام باری تعالیٰ و کلام مفسر کی وضاحت کریں؟ 10

...) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟ 10=5+5

...نمبر2: (اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ) ای صفته فی قلب المؤمن

...كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ) هی القندیل والمصباح السراج ای

...الفتیلة الموقودة والمشكوة الطاقة غیر النافذة ای الانبوبة فی القندیل .

...) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟ 15=10+5

...) مذکورہ آیت میں نور سے مراد نور حسی ہے یا معنوی؟ وضاحت کریں؟ 10

...) خط کشیدہ الفاظ کے معانی بیان کریں؟ 10

...نمبر3: (وعباد الرحمٰن) او ما بعده صفات له الی اولئك یجزون غیر المعترض

...(الذین یمشون علی الارض هونا) ای بسکینة و تواضع (واذا خاطبهم الجاهلون)

...بما یکرهونه (قالو اسلاما) .

...) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟ 15=10+5

...) عباد الرحمٰن کی صفات تحریر کریں؟ 10

...) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟ 10

قسم ثانی ...... علوم القرآن

سوال نمبر 4: درج ذیل سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ 30=10x3

(الف) مَنکر اور ضَلال کے معانی تحریر کریں؟

(ب) شرک کا لغوی واصطلاحی معنی اور اس کی حقیقت بیان کریں؟

(ج) کفر کتنے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حقیقت کفر کیا ہے؟

(د) ایمان واسلام کا لغوی واصطلاحی معنی اور ان کے درمیان فرق تحریر کریں؟

(ہ) قولہ تعالیٰ: انك لا تسمع الموتٰی و لا تسمع الصم الدعاء الأیۃ کی وضاحت کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقۃ الاولیٰ: التفسیر و علوم القرآن

قسم اوّل ...... التفسیر

سوال نمبر 1: (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ) طُرُق (الشَّيْطٰنِ) ای تزیینه (وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ) ای المتبع (يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ) ای القبیح (وَالْمُنْكَرِ) شرعا باتباعها (وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ) .

(الف) کلام باری اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کی وضاحت کریں؟

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟

جوابات:

(الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اے ایمان والو شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یعنی اس کے مزین کیے ہوئے راستوں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرے گا، تو بے شک وہ یعنی پیروی کرنے والا برائی کا حکم دے گا یعنی میری باتوں کا اور بے حیائی کا حکم دے گا۔ اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکے۔

(ب) کلام باری تعالیٰ کی وضاحت: اللہ تعالیٰ اپنے اس ارشاد مبارک میں مومنوں کو شیطان کی پیروی کرنے سے روک رہا ہے کہ ایمان والوں کو شیطان کے نقش قدم پر نہیں چلنا چاہیے بلکہ اللہ اور اس

کے متعین کردہ راستوں کو اختیار کرنا چاہیے اور جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلے اور شیطان کا
بے حیائی اور برائی کا راستہ ہے تو وہ شخص بھی گویا شیطان کی طرح بے حیائی اور برائی کا حکم دینے
اور شیطان کے راستوں پر چلنے والا جہنم کا حقدار ہوگا اور ہمیشہ نامراد رہے گا لیکن جو شخص اللہ اور
صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کرے گا وہ آخرت میں فلاح یاب اور کامیاب ہوگا۔

مفسر کی وضاحت: مفسر علیہ الرحمہ "طــــرق" کے نکال کر خطوات کا معنی بیان کر دیا کہ
سے مراد شیطانی راستے ہیں اور المتبع نکال کر فانہ کی ضمیر کا مرجع بتا دیا اور اقبح نکال کر
کا معنی بتا دیا کہ ہر بری شئ فحشاء میں شامل ہے۔ منکر کا معنی بتایا کہ ہر وہ راستہ کہ جس کی
ممنوع ہے اور ہر ایک اس کو برا سمجھتا ہے۔

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت: فحشا سے مراد ہر وہ راستہ ہے جو قبیح ہو اور ہر اس کو برا
جیسے زناکاری، شراب نوشی وغیرہ وغیرہ۔ منکر سے مراد ہر وہ راستہ ہے جس کی اتباع کرنا شرعا ممنوع
جھوٹ وغیرہ۔

2 (اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ) ای صفته فی قلب المؤمن
(كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ) هی القندیل والمصباح السراج ای
الفتیلة الموقودة والمشكوة الطاقة غير النافذة ای الانبوبة فی القندیل۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟
(ب) مذکورہ آیت میں نور سے مراد نور حسی ہے یا معنوی؟ وضاحت کریں؟
(ج) خط کشیدہ الفاظ کے معانی بیان کریں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، اس کے نور کی مثال یعنی مومن کے دل
میں اس کی صفت اس مشکوٰۃ (طاق) کی طرح ہے کہ جس میں چراغ موجود ہوتا ہے اور وہ چراغ ایک
فانوس میں ہوتا ہے زجاجۃ کا معنی قندیل ہے اور مصباح کا معنی چراغ ہے یعنی ایک بتی جو روشن کی گئی اور
مشکوٰۃ طاق کو کہتے ہیں جو کھڑکی کے علاوہ ہوتا ہے یعنی جہاں بتی ہے وہ قندیل ہے۔ (انبوبۃ جہاں وہ
بتی ہوتی ہے جس کو آگ لگائی جاتی ہے)۔

(ب) نور سے مراد: مفسر علیہ الرحمہ نے نور کی تفسیر اسم فاعل سے کی، کیونکہ حقیقت میں نور وہ
کیفیت ہے یعنی عرض ہے جس کا ادراک بصر سے ہو سکے۔ اس معنی کے لحاظ سے نور کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی
ذات پر ممکن نہیں۔ لہٰذا نور سے مراد نور حسی ہے۔

امام حجۃ الاسلام فرماتے ہیں کہ نور حقیقت میں اس چیز کا اسم ہے جو بذاتہ ظاہر ہو اور غیر کے لیے مظہر یعنی دوسری چیزوں کو ظاہر کرنے والی۔ اللہ تعالیٰ اس صفت کے ساتھ متصف ہے اور وہی نور حقیقی ہے۔

(ج) خط کشیدہ کے معانی۔ مصباح: مصباح کا لغوی معنی سراج یعنی چراغ ہے اور سراج کا مطلب شعلہ ہے۔

مشکوۃ: لغت میں مشکوۃ اس طاق کو کہتے ہیں جو کھڑکی کے علاوہ ہوتا ہے۔

قندیل: موم بتی جس میں دھاگہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر3: (وعباد الرحمن) او ما بعده صفات له الی اولئك يجزون غير المعترض فيه (الذين يمشون على الارض هونا) ای بسكينة و تواضع (واذا خاطبهم الجاهلون) بما يكرهونه (قالوا سلاما) ۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) عباد الرحمن کی صفات تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: ''اور رحمٰن کے بندے'' (یہ عبارت مبتداء ہے اور اس کے بعد والی عبارت اولئك يجزون تک اس کی صفتیں ہیں لیکن درمیان میں جو جملہ معترضہ ہے وہ اس میں شامل نہیں، ''وہ ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں یعنی سکون اور تواضع سے اور جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں (ان کی ناپسندیدہ باتوں کے ساتھ) تو وہ ''سلام'' کہہ دیتے ہیں:

(ب) عباد الرحمٰن کی صفات:

☆ زمین پر تواضع سے چلنا، ☆ جاہلوں سے مباحثہ نہ کرنا،
☆ راتیں سجدہ و رکوع میں گزارنا، ☆ اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم کی پناہ مانگنا،
☆ بغیر اسراف کے خرچ کرنا، ☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ ماننا،
☆ قتل و فساد سے اجتناب کرنا، ☆ زنا سے بچنا

(ج) خط کشیدہ الفاظ کے وضاحت:

غیر المعترض فیہ:

اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا قول ''اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا'' ہے۔

...ہوں:
...یہ باتیں، لغو باتیں جن میں وقت کا ضیاع ہو۔

...نا:
...باتیں کہنا جس میں گناہ کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔

قسم ثانی ..... علوم القرآن

...ذیل سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟
...مکر اور ضلال کے معانی تحریر کریں؟
...شرک کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اس کی حقیقت بیان کریں؟
...کفر کتنے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حقیقت کفر کیا ہے؟
...ایمان و اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنی اور ان کے درمیان فرق تحریر کریں؟
...قولہ تعالیٰ: اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ الآیۃ کی وضاحت

(الف) مکر اور ضلال کے معانی:

☆ مکر یا خداع کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس کے معنی خفیہ تدبیر اپنانا یا دھوکہ کی ... جیسے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۝

(سورہ آل عمران: 54)

...اس لفظ کی نسبت انسان / بندوں کی طرف ہو تو خداع / مکر کا معنی دھوکہ، دغابازی، ...فریب کے ہوں گے جیسے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ (وہ اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں)۔

...شرک:
...معنی: شرک کا لغوی معنی ہے حصہ یا ساجھا۔
...اصطلاحی معنی: اس کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں کسی ...شریک ٹھہرانا۔
...کی حقیقت: لفظ "شرک" کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ کے برابر، مساوی۔ جب تک کسی کو اللہ تعالیٰ ...مانا جائے تب تک شرک نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کفار قیامت کے دن اپنے بتوں سے یوں کہیں ...ہمارا شاہ و خداوندی ہے:

"خدا کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے کہ تم کو رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے"۔

(ج) کفر:

معانی کفر:

i- بمعنی ناشکری:

جیسا کہ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ٥ (سورۃ بقرہ:152)

ii- بمعنی انکار:

جیسے وَکَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ کٰفِرِیْنَ٥ (سورہ احقاف:6)

iii- بالمقابل ایمان:

جیسا کہ وَالْکٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ٥ (سورہ بقرہ:254)

حقیقت کفر:

ایمان کا دارومدار صرف ایک چیز ہے یعنی رسول اللہ کو کما حقہ مان لیا جائے۔ جس نے یہ مان لیا اس نے سب کچھ مان لیا۔ اس طرح کفر کا دارومدار بھی ایک ہی چیز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنا اصل کفر ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

(د) ایمان:

ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لغوی معنی ہے "امن دینا"

اصطلاحی معنی:

ایمان عقائد کا نام ہے، اس کے اختیار کرنے سے انسان عذاب سے بچ جاتا ہے۔

قرآنی آیت:

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف

اسلام:

لغوی معنی: لفظ "اسلام" سلم سے بنا ہے، جس کا معنی ہے: صلح جنگ کا مقابل۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ"۔

...بمعنی صلح ہوئے۔

...لغوی معنی ہے: اطاعت و فرمانبرداری۔ یہ لفظ قرآن کریم میں اسی معنی میں استعمال

...اسلام کا اصطلاحی معنی...

...بھی یہ لفظ ایمان کے معنی میں آتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

...تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین، اسلام ہے"۔

...میں فرق: اسلام اور ایمان میں فرق کے حوالے سے تین اقوال ہیں:

...میں نسبت تساوی پائی جاتی ہے یعنی دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں۔

...میں عام و خاص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

...ایمان کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور اسلام کا تعلق اعضاء سے ہوتا ہے۔

(د) مذکورہ آیت کی وضاحت: اس آیت مبارکہ میں مردوں اور بہروں سے مراد وہ کفار ہیں جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اور وہ کسی صورت ایمان نہ لائیں گے یعنی ان کے ایمان لانے کی ...توقع نہیں ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/ ۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الحديث و اصوله	۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی سے دوسوالات حل کریں؟

حصہ اول ..... حدیث

سوال نمبر 1: فقال یامعشر النساء تصدقن فانی اریتکن اکثر اهل النار فقلن و بم یا رسول الله قال تكثرن اللعن و تكفرن العشير ما رايت من ناقصات عقل و دين اذهب للب الرجل الحازم من احداكن .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) کتاب الایمان میں مذکور حدیث کی روشنی میں "راس الامر" "عمود الامر" "ذروة سنام الام" کی وضاحت کر کے "ملاك ذلك كله" بیان کریں؟ 15=5x3

سوال نمبر 2: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمَهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) حدیث مشکوٰۃ کی روشنی میں سات کبیرہ گناہ لکھیں؟ 15

سوال نمبر 3: (الف) کتاب الدعوات کی روشنی میں دعا کے آداب لکھ کر "جامع الدعاء" تحریر کریں؟ 15=5+10

(ب) فضائل قرآن اور لیلۃ القدر سے متعلق ایک ایک حدیث اور میت پر رونے سے متعلق ایک حدیث تحریر کریں؟ 15=5x3

حصہ دوم ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے تین اجزا حل کریں؟ 30=10x3

(الف) اقسام الحديث ثلثة صحيح و حسن و ضعيف ہر سہ اقسام کی وضاحت کریں؟

(ب) عدالت سے متعلقہ وجوہ طعن تحریر کریں؟

...: ... کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور باعث تدلیس لکھیں؟
...: ... منکر اور معلل کی تعریفات تحریر کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

حصہ اول ...... حدیث

...فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَ بِمَ يَا رَسُوْلَ ... تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَ دِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ ... الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ.

...حدیث پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

...کتاب الایمان میں مذکور حدیث کی روشنی میں "راس الامر" "عمود الامر" "ذروة سنام ... وضاحت کرکے "ملاك ذلك كله" بیان کریں؟

...: (الف) اعراب و ترجمۃ الحدیث:

...اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

...حدیث:

...صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں کے گروہ سے) ارشاد فرمایا: اے خواتین! تم (بکثرت) صدقہ کیا ... کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جہنم میں تمہاری اکثریت ہے، انہوں نے عرض کیا: یا ... اللہ! کیا وجہ ہے؟ فرمایا: تم کثرت سے لعنت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں ... اور دین کے اعتبار سے ایسی ناقص مخلوق جو عقل مند اور سمجھدار آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے۔

...راس الامر کی وضاحت:

...راس الامر سے مراد ہے "تمام چیزوں کا سر" اور تمام چیزوں کا سر اسلام ہے یعنی توحید و رسالت کی ...

...عمود الامر کی وضاحت:

عمود الامر سے مراد ہے ستون اور اسلام کا ستون نماز ہے، کیونکہ نماز سے دین کو قوت و بلندی ... ملتی ہے۔

ذروۃ سنام الامر کی وضاحت:

ذروۃ سنام الامر سے مراد ہے اونٹ کی کوہان یعنی کوہان کو دین کی بلندی سے تشبیہ دی گئی ہے اور دین کی بلندی کفار سے جہاد کرنا ہے کہ اس سے دین کو بلندی و رفعت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے جہاد باللسان، جہاد بالقلم، جہاد بالنفس اور جہاد بالسیف سب مراد ہے۔

ملاك ذلك كله کا بیان:

ملاک سے مراد ہے ہر وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کا نظام اور قوام قائم ہو یعنی اصل واصول، یا ذالك سے اسلام کی طرف اشارہ ہے اور اس کے اجزاء اور ارکان کے اعتبار سے ان کی تاکید کی گئی ہے اور کلہ سے مراد ہے سارے کے سارے یعنی اس پورے کلمہ سے مراد ہے کہ تم کو ایسی چیز کی خبر دوں جو ان سب کی اصل ہو۔ وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان کو روکو، کیونکہ گناہوں کی کثرت اس کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی زبان تقریباً تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ مثال کے طور پر کفر، شرک، چغلی، غیبت اور بہتان وغیرہ۔ یہ گناہ ذلت وخواری کے ساتھ دوزخ میں پھینکے جانے کا ذریعہ ہیں۔

سوال نمبر2. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مشکوۃ کی روشنی میں سات کبیرہ گناہ لکھیں؟

جوابات:

(الف) اعراب وترجمۃ الحدیث:

اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وہ علم سیکھا جس سے رضائے الٰہی حاصل کی جاتی ہے۔ مگر وہ اسے رضائے الٰہی کی بجائے دنیا جمع کرنے کے لیے سیکھے، تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ پائے گا۔

(ب) سات کبیرہ گناہ:

حدیث مشکوۃ کی روشنی میں سات کبیرہ گناہ یہ ہیں:

i- اللہ کے ساتھ شریک کرنا ii- جادو کرنا iii- ناحق قتل کرنا

۷- یتیم کا مال کھانا
(سود) کھانا
لڑائی کے دن ان کے مقابلے سے بھاگ جانا
پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا

(الف) کتاب الدعوات کی روشنی میں دعا کے آداب لکھ کر" جامع الدعاء" تحریر کریں؟
فضائل قرآن اور لیلۃ القدر سے متعلق ایک ایک حدیث اور میت پر رونے سے متعلق ایک حدیث
تحریر کریں؟

(الف) دعا کے آداب:
مانگتے ہوئے درج ذیل آداب کو مد نظر رکھا جائے۔
دعا مانگتے ہوئے عاجزی وانکساری اختیار کی جائے۔
دعا حاضر قلبی اور توجہ سے مانگی جائے۔
دعا پورے یقین سے مانگی جائے کہ قبول ہوگی۔
دعا کی قبولیت میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا جائے اور قبول نہ ہونے پر مایوسی کا شکار نہ ہوا
جائے۔
اپنی اولاد اور اپنے اموال کے خلاف دعا نہ کی جائے۔

الدعاء کے الفاظ:
اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
هَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَ عَمَدِيْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

(ب) فضائل قرآن کے حوالے سے حدیث مبارکہ:
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کو جو شخص رات کے وقت پڑھے، یہ اسے کفایت کرتی ہیں۔

لیلۃ القدر کے حوالے سے حدیث مبارکہ:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان المبارک
کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو جب نو دن باقی رہ جائیں، سات دن باقی رہ جائیں، پانچ دن

باقی رہ جائیں (یعنی طاق راتوں میں)۔

میت پر رونے کے حوالے سے حدیث مبارکہ:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چار باتوں کا تعلق جاہلیت سے ہے، لوگ ان کو نہیں چھوڑتے: حسب ونسب پر فخر کرنا دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے، تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائی گا کہ اس پر تارکول کا لباس اور خارش والی قمیص ہوگی۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے تین اجزا حل کریں؟

(الف) اقسام الحدیث ثلثۃ صحیح و حسن و ضعیف ہر سہ اقسام کی وضاحت کریں؟

(ب) عدالت سے متعلقہ وجوہ طعن تحریر کریں؟

(ج) تدلیس کا لغوی و اصطلاحی مفہوم اور باعث تدلیس لکھیں؟

(د) شاذ، منکر اور معلل کی تعریفات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اقسام الحدیث ثلثہ کی وضاحت:

صحیح: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو، اس کے راوی عادل و تام الضبط ہوں، یہ شاذ اور معلول نہ ہو۔

حسن: ہر وہ حدیث جس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور وہ حدیث شاذ نہ ہو اور اسی طرح کی متعدد اسناد سے مروی ہو۔

ضعیف: وہ حدیث جس میں صحیح لذاتہ کی ایک سے زائد صفات مفقود ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری ہو جائے۔

(ب) عدالت سے متعلق وجوہ طعن:

عدالت سے متعلق وجوہ طعن پانچ ہیں:

i- جھوٹ ii- جھوٹ کی تہمت iii- فسق iv- بدعت v- جہالت

(ج) تدلیس:

لغوی معنی: تدلیس، دَلَس سے مشتق ہے اور وہ اندھیرا ہے یا اندھیروں کا مل جل جانا۔

اصطلاحی معنی: سند کے عیب کو چھپانا اور اس کے ظاہر کی تحسین کرنا تدلیس ہے۔

تدلیس: تدلیس پر ابھارنے والی اغراض دو ہیں:

تدلیس شیوخ: اس پر ابھارنے والی اغراض چار ہیں:

ضعیف یا غیر ثقہ ہونا۔

وفات میں تاخیر جس وجہ سے اس سے سماعت میں اس کے ساتھ کم درجے کی جماعت کا

شریک ہونا۔

کا روایت کرنے والے راوی سے کم عمر ہونا۔

سے زیادہ روایات بیان کرتا ہے، اس لیے ایک ہی صورت میں اس کے نام کو بار بار ذکر کرنا

پسند نہیں کرتا۔

تدلیس اسناد: اس پر ابھارنے والی اغراض پانچ ہیں:

سند کے اعلیٰ ہونے کا وہم ڈالنا

شیخ سے طویل حدیث سنی اور اس میں سے کچھ حصہ فوت ہو گیا۔

شیخ کا ضعیف یا غیر ثقہ ہونا۔

شیخ کی وفات میں تاخیر ہونا۔

شیخ کا روایت کرنے والے راوی سے کم عمر ہونا۔

اصطلاحات حدیث کی تعریفات:

شاذ: جس حدیث میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

منکر: وہ حدیث جسے ضعیف راوی، ثقہ راوی کے خلاف روایت کرے۔

معلل: وہ حدیث جس میں ایسی علت پر اطلاع پائی گئی جو اس کی صحت میں ضعف کا سبب ہو حالانکہ

ظاہراً وہ اس سے محفوظ ہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثالثة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	العقائد	۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (الف) معجزہ، ارہاص، کرامت اور اہانت میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟ 20=5x4

(ب) انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنّت کی مدلل وضاحت کریں؟ 14

سوال نمبر 2: (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذات کا عین ہیں یا غیر؟ قدیم ہیں یا حادث؟ وضاحت کریں؟ 20=10+10

(ب) نسخ کا مطلب کیا ہے؟ نیز اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ 13

سوال نمبر 3: (الف) نبوت کسبی ہے یا وہبی؟ زوال نبوت جائز ہے یا نہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟ 20=10+10

(ب) نام لے کر کس کس نبی کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے؟ صرف سات کے نام لکھیں؟ 13

سوال نمبر 4: (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی ان میں سے کوئی سی پانچ تحریر کریں؟ 20=4x5

(ب) حوض کوثر اور شفاعت کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ تحریر کریں؟ 13=7+6

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: العقائد

سوال نمبر 1: (الف) معجزہ، ارہاص، کرامت اور اہانت میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(ب) انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنّت کی مدلل وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) تعریفات اصطلاحات:

معجزہ: نبی کی نبوت کے دعویٰ میں سچے ہونے کی دلیل جسے اللہ تعالیٰ اس نبی کو عطا فرماتا ہے، جس سے

...وہ بات... اسے معجزہ کہتے ہیں مثلاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شق قمر اور حضرت موسیٰ علیہ

...معجزہ

...سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اور قبل از نبوت ہو، اسے ارہاص کہتے ہیں۔

...ولی سے جو بات خلاف عادت صادر ہو، اسے کرامت کہا جاتا ہے۔

...ولی اللہ سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔

...فجار یا کفار سے وہ بات جو ان سے خلاف عادت صادر ہو، اسے اہانت کہتے ہیں۔

...علیہم السلام کے علم غیب سے متعلق عقیدہ:

انبیاء کرام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین کا ہر ذرہ ہر نبی علیہ السلام کے پیش نظر ... نے انبیاء کرام کو ... اللہ کے دینے سے ہے۔ لہٰذا ان کا علم عطائی ہو علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے ... ان کو ... اور کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے، جو لوگ انبیاء کرام بلکہ سید الانبیاء ... صفت ... متعلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی آیت (البقرہ:85) کے مصداق ہیں ... علیہم ... بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

...کرام علیہم السلام غیب کی خبریں دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنت و دوزخ، حشر و نشر و عذاب و ... نہیں تو اور کیا ہیں؟ ان کا منصب ہی یہی ہے کہ وہ باتیں بتائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی ... غیب کہا جاتا ہے۔

...2 (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذات کا عین ہیں یا غیر؟ قدیم ہیں یا حادث؟ وضاحت

...نسخ کا مطلب کیا ہے؟ نیز اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(الف) صفات باری تعالیٰ کی ذات کا عین یا غیر ہونا:

...تعالیٰ کی صفات نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں ہے اور نہ اس سے کسی ... سے جدا ہو سکیں کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم ہیں۔

...صفات باری تعالیٰ کا قدیم یا حادث ہونا: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سب قدیم ہیں، ان ... سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں، پھر موجود ہوئیں۔

...نسخ کا معنی و عقیدہ:

...کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ ... وقت کے لیے ہے جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو نیا حکم نازل ہو جاتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ... پہلا حکم اٹھا دیا گیا ہے لیکن حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا ہے۔ منسوخ

سے مراد کچھ لوگ باطل ہونا لیتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی ممکن نہیں ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) نبوت کسبی ہے یا وہبی؟ زوال نبوت جائز ہے یا نہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟

(ب) نام لے کر کس کس نبی کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے؟ صرف سات کے نام لکھیں؟

جوابات: (الف) نبوت کسبی ہے یا وہبی؟

نبوت کسبی نہیں ہے کہ بندہ عبادت وریاضت سے اسے حاصل کرے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ، جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں دیتا اسے ہے جسے اس عظیم منصب کے قابل بنالیتا ہے۔ جو اسے کسبی مانے کہ بندہ اپنے کسب وریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے۔

زوال نبوت سے متعلق عقیدہ: زوال نبوت جائز نہیں، جو اسے جائز سمجھے کافر ہے۔

(ب) سات انبیاء کے نام:

جن انبیاء کرام کا نام لے کر ان کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے، ان کے نام یہ ہیں:

۱- حضرت لوط علیہ السلام ۲- حضرت شعیب علیہ السلام

۳- حضرت یعقوب علیہ السلام ۴- حضرت یوسف علیہ السلام

۵- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۶- حضرت یونس علیہ السلام

۷- حضرت اسحاق علیہ السلام

سوال نمبر 4: (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی ان میں سے کوئی سی پانچ تحریر کریں؟

(ب) حوض کوثر اور شفاعت کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) دنیا کے فنا ہونے سے قبل نشانیوں کا ظہور:

دنیا کے فنا ہونے سے پہلے جو چند نشانیاں ظاہر ہوں گی، ان میں سے پانچ یہ ہیں:

۱- جہالت کی کثرت ہوگی ۲- ماں باپ کی نافرمانی ہوگی

۳- لوگ مسجدوں میں چلائیں گے ۴- گانے باجے کی کثرت ہوگی

۵- مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا

(ب) حوض کوثر سے متعلق عقیدہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر مرحمت ہونا حق ہے، اس کی مسافت ایک ماہ ہے، اس کے کناروں

... (شدہ جوابات)

... 20 ... اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے
... ہوتے ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے ... اور اس پر برتن ستاروں سے گنتی میں زیادہ جو اس سے پئے گا، ہمیشہ
... مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اس پر برتن ستاروں سے گنتی میں زیادہ جو اس سے پئے گا، ہمیشہ
... بھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس کی دلیل قرآن پاک کی سورہ کوثر ہے۔

... متعلق عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ جو اس کا
... ت سے ... منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
... گمراہ ہے۔
... الشفاعة" اور قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

... ترجمہ: اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں
... کی معافی مانگو۔

... بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے، کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الرابعة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الفقه و اصوله	۱۰۰

قسم اوّل ...... فقه

سوال نمبر 1: و من اطلق الثمن فی البیع کان علی غالب نقد البلد فان کانت النقود مختلفة فالبیع فاسد الا ان یبین احدها و یجوز بیع الطعام و الحبوب کلها مکایلة و مجازفة و باناء بعينه لا يعرف مقداره و بوزن حجر بعينه لا يعرف مقداره۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) ایجاب وقبول کی تعریفات لکھیں؟ 10

سوال نمبر 2: خیار الشرط جائز فی البیع للبائع و المشتری و لهما الخیار ثلثة ایام فما دونها و لا یجوز اکثر من ذٰلك۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، نیز خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟ 15=5+10

(ب) کیا خیارِ شرط مبیع کو بیع کی ملکیت سے نکلنے سے روکتا ہے؟ نیز خیارِ شرط کی مدت میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف لکھیں؟ 15=10+5

سوال نمبر 3: (الف) بیع فاسد کی تعریف کر کے اس کی کوئی سی تین مثالیں تحریر کریں؟ 15=10+5

(ب) درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات لکھیں؟ 15=5x3

خیار رؤیت، بیع ملامسه، اقاله، بیع مرابحه، بیع سلم

قسم ثانی ...... اصول فقه

سوال نمبر 4: فالعام الذی لم یخص عنه شیء فهو بمنزلة الخاص فی حق لزوم العمل به لا محالة، و علی هذا قلنا: اذا قطع ید السارق بعد ما هلك المسروق عنده لا یجب علیه الضمان لان القطع جزاء جمیع ما اکتسبه السارق۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 20=10+10

سوال نمبر 5: (الف) خاص کے مقابلے میں اگر خبر واحد یا قیاس آ جائے تو کس پر عمل کیا جائے؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ 10

اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت تحریر کریں؟ 10

نمبر 8: درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی چار کی تعریفات تحریر کریں؟ 20=5x4

(۱) مفسر　　(۲) دلالۃ النص　　(۳) مؤول

(۴) صریح　　(۵) امر　　(۶) مجاز

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: الفقه و اصوله

قسم اوّل ...... فقه

سوال نمبر 1: وَمَنْ اَطْلَقَ الثَّمَنَ فِی الْبَیْعِ کَانَ عَلٰی غَالِبِ نَقْدِ الْبَلَدِ فَاِنْ کَانَتِ النُّقُوْدُ مُخْتَلِفَةً فَالْبَیْعُ فَاسِدٌ اِلَّا اَنْ یُّبَیِّنَ اَحَدَهَا وَ یَجُوْزُ بَیْعُ الطَّعَامِ وَالْحُبُوْبِ کُلِّهَا مُکَایَلَةً وَ مُجَازَفَةً وَبِاِنَاءٍ بِعَیْنِهٖ لَا یُعْرَفُ مِقْدَارُهٗ وَ بِوَزْنِ حَجَرٍ بِعَیْنِهٖ لَا یُعْرَفُ مِقْدَارُهٗ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ایجاب وقبول کی تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(الف) عبارت کا ترجمہ واعراب:

عبارت کا ترجمہ: اور جس نے بیع میں ثمن کو مطلق رکھا، تو شہر میں جو روپیہ غالب ہو (زیادہ چلتا ہو) اس کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر شہر میں مختلف طرح کی نقدی ہو تو بیع فاسد ہوگی۔ ہاں اگر کسی خاص نقدی کو بیان کر دے (تو جائز ہوگی بیع) غلہ اور تمام اناج ماپ کر، اندازے سے اور معین برتن کے ساتھ، جس کی مقدار معلوم نہ ہو یا معین پتھر کے وزن کے ساتھ جس کی مقدار معلوم نہ ہو بیع جائز ہے۔

اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

(ب) ایجاب وقبول کی تعریفات:

متعاقدین میں سے پہلے کلام کرنے والے فریق کا کلام ایجاب کہلاتا ہے اور دوسرے فریق کا جو اسے قبول کرتا ہے، اس کے کلام کو قبول کہا جاتا ہے اور یہ دونوں صیغے فعل ماضی کے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 2: خیار الشرط جائز فی البیع للبائع و المشتری و لهما الخیار ثلاثة ایام فما دونها و لا یجوز اکثر من ذلك۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟
(ب) کیا خیار شرط مبیع کو بیع کی ملکیت سے نکلنے سے روکتا ہے؟ نیز خیار شرط کی مدت میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمة العبارة:

بائع اور مشتری دونوں کے لیے بیع میں خیار شرط تین دن یا اس سے کم مدت کے لیے جائز ہے۔ اس سے زیادہ مدت کے لیے جائز نہیں ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

لایجوز: صیغہ واحد اور مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ

(ب) خیار شرط سے ملکیت کا رکنا:

خیار شرط مبیع کو بائع کی ملکیت سے نکلنے سے روکتا ہے، اگرچہ مبیع مشتری کے ہاتھ میں چلی گئی ہو۔
خیار شرط کی مدت میں اختلاف: اس میں اختلاف درج ذیل ہیں:
امام ابو حنیفہ کا مؤقف: آپ کا مؤقف یہ ہے کہ خیار شرط کی مدت تین دن یا اس سے کم ہوگی، اس سے زیادہ جائز نہیں۔
صاحبین کا مؤقف: صاحبین کے نزدیک خیار شرط کی مدت تین دن سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے، اگر بائع اور مشتری دونوں متفق/راضی ہوں۔ ہاں مگر مدت معلوم ہو۔
سوال نمبر 3: (الف) بیع فاسد کی تعریف کر کے اس کی کوئی سی تین مثالیں تحریر کریں؟
(ب) درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی تین کی تعریفات لکھیں؟

خیار رؤیت، بیع ملامسہ، اقالہ، بیع مرابحہ، بیع سلم

جوابات: (الف) بیع فاسد کی تعریف وامثلہ:

تعریف: وہ بیع جو ذات کے لحاظ سے مشروع ہو مگر وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو، اسے بیع فاسد کہتے ہیں۔

تین امثلہ:

۱- مردار، خون، خمر اور خنزیر کی بیع میں اگر یہ مبیع ہو یا قیمت میں کوئی ایک یا دونوں (حرام) ہوں، تو بیع فاسد ہوگی۔

...اور مکاتب وغیرہ بطور مبیع جو بائع کی ملک میں نہ ہوں تو بیع فاسد ہوگی۔

...زید کا کسی شخص کو مکان فروخت کرتے وقت یہ کہنا کہ میں اس میں ایک سال تک رہوں گا تو یہ بیع فاسد ہوگی، کیونکہ اس میں شرط فاسد پائی گئی ہے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

خیار رؤیت: بن دیکھے مبیع کو لے لینا کہ دیکھنے کے بعد وہ پسند آئے تو ایسی صورت میں مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ اگر دیکھنے کے بعد مبیع / چیز لینا چاہے تو بیع فسخ کر دے اسے خیار رؤیت کہتے ہیں۔

بیع ملامسہ: مشتری کا مبیع کو چھو لینے سے یہ مبیع مشتری کی ہو جائے گی، اگر وہاں پر مختلف قسم کی مبیع رکھی ہو۔

اقالہ: فریقین کے درمیان جو عقد بیع ہوا اسے باہمی رضامندی سے ختم کر دینے کا نام اقالہ ہے۔

بیع مرابحہ: مبیع جس قیمت پر خریدی اس سے بڑھا کر کچھ نفع شامل کر کے اسے بیچنا، بیع مرابحہ کہلاتا ہے۔ جس طرح 40 روپے کی چیز کو پچاس یا ساٹھ روپے میں بیچ دینا۔

بیع سلم: شرعاً ایسا عقد جس میں ثمن پہلے واجب ہو اور بیع بعد میں معیار مقرر پر واجب ہو، بیع سلم کہلاتا ہے۔

قسم ثانی ...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: فالعام الذی لم یخص عنه شیء فهو بمنزلة الخاص فی حق لزوم العمل به لا محالة، وعلی هذا قلنا: اذا قطع ید السارق بعد ما هلك المسروق عنده لا یجب علیه الضمان لان القطع جزاء جمیع ما اکتسبه السارق۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب وترجمۃ العبارۃ:

اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: پس وہ عام جس سے کوئی چیز خاص نہیں کی گئی، تو وہ خاص کے قائم مقام ہے، اس پر عمل کے لازم ہونے کی بابت میں۔ اسی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے چوری شدہ چیز کے ہلاک ہونے کے بعد تو اب چور پر ضمان واجب نہیں، کیونکہ اس کا ہاتھ کاٹنا ہی اس کے تمام کیے کی سزا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) خاص کے مقابلے میں اگر خبر واحد یا قیاس آجائے تو کس پر عمل کیا جائے؟ تفصیلاً

تحریر کریں؟

(ب) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت تحریر کریں؟

جوابات: (الف) خاص کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس کے آنے کا حکم:

قرآن پاک کے خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آ جائے، تو ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ دونوں پر عمل ہو سکے۔ اگر یہ ممکن ہو، تو ٹھیک ہے ورنہ خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کی جائے گا۔

(ب) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض:

تعریف: اصول فقہ کی تعریف دو طرح سے کی جاتی ہے:

۱- اصول فقہ کی حد اضافی: اس میں مضاف یعنی اصول اور مضاف الیہ یعنی فقہ کی علیحدہ علیحدہ تعریف کی جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اصل کی جمع ہے اصول اور اصول کا لغوی معنی ہے، "موقوف علیہ" یعنی وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے لیے بنیاد بنے۔ اصل کے اصطلاع میں کئی معانی ہیں:

☆ اصل کا معنی راجح ہے۔

☆ اصل کا معنی قاعدہ وقانون ہے۔

☆ اصل کا معنی دلیل ہے۔

☆ اصل کا معنی اباحت ہے۔

لیکن یہاں اصل بمعنی دلیل ہے، کیونکہ لفظ "اصل" اگر کسی علم کے لیے مضاف ہو، تو اس سے مراد دلیل ہوتی ہے۔

فقہ: احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا فقہ ہے۔

۲- اصول فقہ کی حد لقبی:

باعتبار حد لقبی اصول فقہ ایک مخصوص علم کا لقب ہے، جس کی یہ تعریف حد لقبی کہلاتی ہے۔

اصول فقہ کی حد لقبی اس طرح ہوگی۔

"وہ علم جس میں احکام کے لیے ثبوت دلائل سے بحث کی جاتی ہے"۔

موضوع: اس علم کا موضوع ادلہ اور احکام ہیں۔

غرض: شریعت کے احکام فرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی چار کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) مفسر (۲) دلالۃ النص (۳) مؤول
(۴) صریح (۵) امر (۶) مجاز

اصطلاحات کی تعریفات:

۱۔ مفسر: وہ لفظ ہے، جس کا مفہوم متکلم کے بیان کی وجہ سے ظاہر ہو، اس حیثیت سے کہ اس کے تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے مثلاً ارشاد ربانی ہے: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ O

۲۔ دلالۃ النص: دلالۃ النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے، جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از معلوم کرتا ہے۔ اجتہاد اور استنباط کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۳۔ مؤول: وہ لفظ ہے جب غالب رائے سے مشترک کے کسی ایک معنیٰ کو ترجیح حاصل ہو جائے، تو مؤول کہا جاتا ہے مثلاً لفظ ''قروء'' کا معنیٰ ''حیض'' ہے اور ''طہر'' بھی، جب احناف نے غالب رائے سے حیض مراد لے لیا، تو یہ مؤول ہو گیا۔

۴۔ صریح: وہ لفظ جس کا مفہوم ظاہر و واضح ہو مثلاً بعتُ وَاشْتَرَيْتُ

۵۔ امر: کسی شخص کا استعلاء کی بنا پر کسی فعل کو دوسرے پر لازم قرار دینا جیسے جئ بالماء

۶۔ مجاز: ہر وہ لفظ ہے جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں اس کے غیر موضوع لہ میں استعمال کیا ہو مثلاً اسد سے مراد رجل شجاع لیا جائے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الورقة الخامسة: الادب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

قسم اوّل ...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر1: (الف) درج ذیل اشعار میں سے کوئی سے پانچ اشعار کا ترجمہ تحریر کریں؟ 40=8x5

(ب) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب لکھیں؟ 10

(۱) لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل
ولا ارقت لذكر البان و العلم

(۲) لو كنت اعلم انى ما اوقره
كتمت سرا بدا لى منه بالكتم

(۳) نبينا الآمر الناهى فلا احد
ابر فى قول لا منه ولا نعم

(۴) فهو الذى تم معناه وصورته
ثم اصطفاه حبيبا بارى النسم

(۵) وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ايما شمم

(۶) امرتك الخير لكن ما ائتمرت به
و ما استقمت فما قولى لك استقم

(۷) ام هبت الريح من تلقاء كاظمة
و اومض البرق فى الظلماء من اضم

قسم دوم ...... مقامات حریری

سوال نمبر2: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے دو حل کریں؟

(الف) فلما رنت الجماعة الى تحفزه وراءت تاهبه لمزايلة مركزه ادخل منهم يده فى جيبه فاالعم له سجلا من سيبه و قال اصرف هذا فى نفقتك اوفرقه على رفقتك فقبله

... عنهم مثنيا .

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 25=15+10

(ب)

(۱) لبست الخميصة ابغى الخبيصه
وانشبت شصى فى كل شيصه

(۲) وصيرت وعظى احبولة
اريغ القنيص بها و القنيصه

(۳) و الجانى الدهر حتى ولجت
بلطف احتيالى على الليث

تینوں اشعار کا ترجمہ لکھ کر خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ 25=10+15

(۳) كلفت مذ ميطت عنى التمائم و نيطت بى العمائم بان اغشى معان الادب و انضى اليه ركاب الطلب لا علق منه بما يكون لى زينة بين الانام و مزنة عند الاوام و كنت لفرط اللهج باقتباسه و الطمع فى تقمص لباسه۔

عبارت کا ترجمہ تحریر کریں، نیز درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟ 25=10+15

حدث، جولان، السباحة، تتوارى، مواقيت

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: الادب العربى

قسم اوّل ...... قصیده برده شریف

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اشعار میں سے کوئی سے پانچ اشعار کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب لکھیں؟

(۱) لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل
ولا ارقت لذكر البان و العلم

(۲) لو كنت اعلم انى ما اوقره
كتمت سرا بدا لى منه بالكتم

(۳) نبينا الآمر الناهى فلا احد
ابر فى قول لا منه ولا نعم

(۴) فهو الذی تم معناه وصورته
ثم اصطفاه حبیبا باری النسم

(۵) وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ایما شمم

(۶) امرتك الخیر لكن ما ائتمرت به
وما استقمت فما قولی لك استقم

(۷) ام هبت الریح من تلقاء كاظمة
واومض البرق فی الظلماء من اضم

جوابات: (الف) اشعار کا ترجمہ:

۱- اگر تجھے عشق ومحبت نہ ہوتی، تو کھنڈرات پر آنسو نہ بہاتا۔
اور نہ ہی بان کے درخت اور جبل حرا کی یاد میں جاگتا۔

۲- اگر میں جانتا کہ اس (معزز مہمان) کی تعظیم نہیں کرسکوں گا۔
تو سفید بالوں سے جو راز ظاہر ہو گیا، اسے میں خضاب میں چھپالیتا۔

۳- ہمارے نبی حکم دینے والے اور روکنے والے ہیں کوئی ایک بھی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا نہیں بات میں وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں۔

۴- پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو ظاہری اور باطنی کمالات میں مکمل ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کی ارواح کے پیدا کرنے والے نے محبوبیت کے لیے چن لیا۔

۵- اور سونے کے بلند پہاڑوں نے آپ کی توجہ اپنی طرف مائل کرنا چاہی۔
تو آپ نے نہایت بلند ہمتی سے انہیں حقیر دیکھا۔

۶- تجھے میں نے نیکی کا حکم کیا لیکن خود اس کی فرمانبرداری نہیں کی۔
اور جب میں خود سیدھے راستے پر نہ رہا تو میرا تجھے کہنا کہ سیدھے راستے پر رہ (بیکار ہے)۔

۷- یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چلی اضم پہاڑ سے اندھیری رات میں بجلی چمکی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب:

لَمْ تُرِقْ: صیغہ واحد مذکر حاضر از باب افعال فعل نفی جحد بلم معروف
نُوقِّرُ: صیغہ واحد متکلم از باب تفعیل فعل مضارع معروف

...وابیا: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

...جنت: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

...ترنقت: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

قسم دوم ...... مقامات حریری

...درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے دو حل کریں؟

...ل نمبر2: درج ذیل...

...فلمّا رأتِ الجَمَاعَةُ إلى تحفُّزِهٖ وَرَاءَتْ تَاهُّبَهٗ لِمزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ مِنْهُمْ يَدَهٗ فِيْ

...جيبه فَأَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهٖ وَقَالَ اصْرِفْ هٰذَا فِيْ نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهٗ

...مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا .

...عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

...ب) (۱) لبستُ الخميصة ابغي الخبيصه

وانشبت شصي في كل شيصه

(۲) وصيّرت وعظي احبولة

اريغ القنيص بها و القنيصه

(۳) و الجاني الدهر حتى ولجت

بلطف احتيالي على الليث

...تینوں اشعار کا ترجمہ لکھ کر خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

...ج) كلفت مذ ميطت عني التمائم و نيطت بي العمائم بان اغشى معان الادب و

...نضي اليه ركاب الطلب لا علق منه بما يكون لي زينة بين الانام و مزنة عند الاوام و

...كنت لفرط اللهج باقتباسه و الطمع في تقمص لباسه۔

...عبارت کا ترجمہ تحریر کریں نیز درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

...حدث، جولان، الساحة، لتواري، مواقيت

...جوابات: (الف) اعراب:

...اعراب اوپر لگا دیے ہیں۔

ترجمہ: جب دیکھا جماعت نے کہ وہ سمٹ رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی جگہ کو چھوڑ رہا ہے، تو

...ایک نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں داخل کیا اور اس کے ڈول کو بھر دیا اپنی عطاؤں سے اور کہا: اے تم اپنی

...ضروریات میں خرچ کر دیا اپنے دوستوں پر خرچ کرو، اس نے اس کو قبول کیا، شرماتے ہوئے اور وہ واپس

...ہوا ان کو چھوڑ کر تعریف کرتے ہوئے۔

(ب) اشعار کا ترجمہ:

۱- میں نے منقش چادر کو پہنا اور میں حلوہ تلاش کرتا پھرتا ہوں اور میں نے اپنا کانٹا گاڑ دیا ہر مچھلی میں۔

۲- اور میں نے اپنے وعظ کو دھوکے کا جال بنایا ہوا ہے جس کے ذریعے میں شکار کرتا ہوں ہر نر اور مادہ کو۔

۳- اور زمانے نے مجھے مجبور کیا یہاں تک کہ میں داخل ہوا اپنے عمدہ حیلے کے ساتھ شیر کے پاس اس کی کچھار میں۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

لبست: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔

انشبت: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب افعال۔

صیرت: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف اجوف یائی از باب تفعیل۔

(ج) عبارت کا ترجمہ:

جب سے میرے تعویز مجھ سے اتار دیئے گئے اور مجھ پر عمامہ باندھ دیا گیا، میں مشتاق ہوا کہ میں ادبی محافل میں جاؤں اور طلب کی سواری کو اس کی طرف کمزور کروں تا کہ حاصل کر سکوں اس چیز کو جو ہو جائے میرے لیے لوگوں کے درمیان زینت اور وہ ہو جائے ایسی بارش جو پیاس کے وقت ہوتی ہے۔ اور میں تھا اس کو حاصل کرنے کے شوق کے زیادہ اور اس کے لباس کی قمیص پہننے کے لالچ میں۔

الفاظ کے معانی:

حدث: اس نے بیان کیا۔

جولان: چکر لگانے

السیاحة: سیاحت/سفر/سیر کرنا

تتواری: چھپنا/تو چھپتا ہے

مواقیت: اوقات

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الورقة السادسة

البلاغة

الوقت المحدد: تین ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1 (الف) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر فصاحت کی اقسام بیان کریں؟ 15=5x3

ب) مخالفت قیاس اور تنافر کلام کی تعریفات تحریر کریں؟ 10=5+5

ج) بلاغت کے لیے کون سے امور ضروری ہیں؟ 9

سوال نمبر 2 (الف) انشاء، صدق اور کذب کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟ 15=5x3

ب) فائدہ الخبر اور لازم فائدہ الخبر کی تعریفات تحریر کریں؟ 10=5+5

ج) علم معانی کی تعریف قلمبند کریں؟ 8

سوال نمبر 3 (الف) خبر کی دوسری اغراض میں سے صرف تین اغراض مع امثلہ تحریر کریں؟

15=5x3

ب) صیغہ نہی کے دوسرے معانی میں استعمال کی کوئی دو صورتیں امثلہ کے ساتھ لکھیں؟

10=5+5

ج) خبر کی اقسام تحریر کریں؟ 8

سوال نمبر 4 (الف) انشاء طلبی کی اقسام لکھ کر کوئی سی دو کی تعریفات لکھیں؟ 15=5x3

ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے؟ 10=2+8

ساطلب بعد الدار عنكم لتقربوا و تسكب عيناى الدموع لتجمدا

ج) حروف ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟ 8

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: البلاغة

سوال نمبر 1: (الف) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر فصاحت کی اقسام بیان کریں؟

(ب) مخالفت قیاس اور تنافر کلام کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) بلاغت کے لیے کون سے امور ضروری ہیں؟

جوابات: (الف) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف:

فصاحت: اس کا لغوی معنی ہے: بیان اور ظہور۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور نمایاں ہو جائے تو کہا جاتا ہے: أَفْصَحَ الصَّبِيُّ فِيْ مَنْطِقِهٖ (یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہو گیا)۔

اس کا اصطلاحی معنی ہے: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

فصاحت کی اقسام اور تعریفات مع امثلہ:

فصاحت کی تینوں اقسام کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- فصاحت فی الکلمہ: یعنی کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا مثلاً اَلْغِطْشُ، خَشِنٌ۔

۲- فصاحت فی الکلام: کلام کے تمام کلمات کا فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کے اجتماع سے جو تنافر پیدا ہوا اس سے، ضعیف تالیف سے اور تعقید سے کلام کا محفوظ ہونا۔

۳- فصاحت فی المتکلم: ایسا ملکہ اور استعداد جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جس غرض اور مقصد کے لیے وہ کلام ہو۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

مخالفت قیاس: جب کوئی کلمہ صرف قانون کے مطابق جاری نہ ہو تو یہ مخالفت قیاس ہے مثلاً متنبی کا شعر ہے:

فان يك بعض الناس سيفاً لدولة
ففی الناس بوقات لها وطبول

پس اگر بعض لوگ دولت کے سیف ہوں تو لوگوں میں ان کے لیے باجے اور ڈھول ہوں گے۔

تنافر کلام:

کلام میں تنافر ایک ایسا وصف ہے، جس سے زبان پر کلام بھاری ہو جاتا ہے اور بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔

مثال:

اس کی مثال اس طرح ہے:

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع
وليس قرب قبر حرب قبر

بلاغت کے لیے امور ضروریہ کا بیان:

(ج) بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی، علم بیان اور بالخصوص علم بلاغت حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

سوال نمبر2: (الف) انشاء، صدق اور کذب کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

(ب) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) علم معانی کی تعریف قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

انشاء: وہ کلام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے اَقِمْ یَا عَلِیُّ۔

صدق خبر: خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو، تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔ اگر زید واقعی عالم ہو تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر: اگر خبر واقعہ کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا جس پر جملہ مشتمل ہے مثلاً حَضَرَ الْاَمِیْرُ (یعنی امیر حاضر ہوا)۔

لازم فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا کہ متکلم کو مضمون جملہ کا علم ہے مثلاً حضرت الامس (یعنی تم کل آئے)۔

(ج) علم معانی:

وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر3: (الف) خبر کی دوسری اغراض میں سے صرف تین اغراض مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) صیغہ نہی کے دوسرے معانی میں استعمال کی کوئی دو صورتیں امثلہ کے ساتھ لکھیں؟

(ج) خبر کی اقسام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) خبر کی دوسری اغراض:

☆ رحم طلب کرنے کے لیے جیسے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقولہ: "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ

مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ".

☆ ضعف اور کمزوری کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت زکریا علیہ السلام کا مقولہ: "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ".

☆ افسوس کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت عمران علیہ السلام کی بیوی کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ"

☆ اظہار فرحت کے لیے یعنی اچھی بات کے آنے اور بری بات کے چلے جانے پر جیسے: جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ۔

☆ ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے جیسے: جھوٹ بولنے کو کہا جائے: اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ.

☆ اظہار مسرت کے لیے جیسے: اَخَذْتُ جَائِزَةَ التَّقَدُّمِ۔

(ب) صیغہ نہی کا دوسرے معانی میں استعمال:

کبھی صیغہ نہی اپنے اصلی معنی کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے وہ چار ہیں:

(۱) دعا کے لیے ہو جیسے: وَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ.

(۲) التماس کے لیے ہو جیسے: لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ.

(۳) آرزو کے اظہار کے لیے ہو جیسے: یَا لَیْلُ طُلْ یَا نَوْمُ زُلْ یَا صُبْحُ قِفْ لَا تَطْلُعْ.

(۴) جھڑکنے کے لیے ہو جیسے اپنے غلام یا خادم سے یوں کہا جائے لَا تُطِعْ اَمْرِیْ۔

(ج) اقسام خبر:

خبر کی دو قسمیں ہیں:

i- جملہ اسمیہ ii- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ:

وہ جملہ جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ، زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ:

وہ جملہ جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ ، ضَرَبَ زَیْدٌ

سوال نمبر 4: (الف) انشاء طلبی کی اقسام لکھ کر کوئی سی دو کی تعریفات لکھیں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے؟

سأطلب بعد الدار عنكم لتقربوا وتسكب عيناي الدموع لتجمدا

(ج) حروف ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جوابات: (الف) انشاء طلبی کی اقسام:

اس کی پانچ اقسام ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، نداء

دو اقسام کی تعریفات: نداء: مخاطب کی توجہ کو ایسے حرف سے طلب کرنا جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہو جیسے یا زید۔

استفہام: کسی نامعلوم چیز کے بارے میں جاننے کی طلب کو استفہام کہتے ہیں جیسے کَیْفَ حالُکَ۔

(ب) ترجمہ شعر:

میں تم سے مکان کی دوری چاہتا ہوں تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہائیں تاکہ وہ جم جائیں۔

مذکورہ شعر کا ماخذ: مذکورہ شعر تعقید معنوی کی مثال ہے۔

(ج) حروف نداء کی تعداد:

حروف نداء آٹھ ہیں:

۱- یا ۲- ہمزہ ۳- ای ۴- أ ۵- آیٰ ۶- أیا ۷- ھیا ۸- وا

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد　الورقة الاولىٰ: التفسير و علوم القرآن　مجموع الارقام:

ثلاث ساعات　۱۰۰

نوٹ: حصہ اوّل کا سوال نمبر 1 لازمی ہے۔

باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں جبکہ حصہ دوم سے صرف ایک سوال حل کریں؟

حصہ اوّل ...... تفسیر جلالین

سوال نمبر 1: (الف) (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ) الْعَفِيْفَاتِ بِالزِّنَا (ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ) عَلٰى زِنَاهُنَّ بِرُؤْيَتِهِمْ (فَاجْلِدُوْهُمْ) اَیْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ (ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً) فِيْ شَيْءٍ (اَبَدًا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ) لِاِتْيَانِهِمْ كَبِيْرَةً۔

کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغوں کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کا ترجمہ: اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(ب) خط کشیدہ صیغوں کا حل: يَرْمُوْنَ: جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف ناقص یائی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

فَاجْلِدُوْهُمْ: جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

سوال نمبر 2:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ اسوا الكذب على عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها بقذفها عصبة منكم جماعة من المؤمنين قالت حسان بن ثابت و عبد الله بن ابى و مسطح و حمنة بنت جحش لَا تَحْسَبُوْهُ ايها المؤمنون غير العصبة شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ يأجركم الله به ويظهر براءة عائشة و من جاء معها منه وهو صفوان.

عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) واقعہ افک تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ: بے شک وہ لوگ جو جھوٹ باندھتے ہیں۔ افک سب سے برا اور بڑا جھوٹ ہے، جو انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر الزام لگایا تھا، وہ ایک جماعت ہے تم میں سے یعنی مومنوں سے ایک جماعت۔ نہ گمان کرو تم اے مومنو! (جو اس جماعت کے علاوہ ہوں) اپنے لیے برا بلکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس پر اللہ تمہیں اجر عطا فرمائے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ظاہر کرے گا۔ اس کی برأت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آئے اور وہ حضرت صفوان ہیں۔

(ب) واقعہ افک کی تفصیل: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ کرتے، تو آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے، تو جس کے نام کا قرعہ نکل آتا تو اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں ازواج میں کسی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو قرعہ میرے نام نکل آیا، سو اس میں حجاب کا حکم بھی نازل ہوا تھا۔ علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: پردے کے احکام ۴ھ میں نازل ہوئے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ہودج (کجاوہ) میں بٹھایا جاتا اور ہودج اونٹ سے اتار لیا جاتا۔ ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوئے، پھر واپس لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک رات آپ نے کوچ کا حکم دیا، جب آپ نے کوچ کا حکم دیا تو میں قضاء حاجت کے لیے گئی، لشکر سے دور نکل گئی، جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی، تو میں اپنے کجاوہ کی جگہ گئی، وہاں جانے پر مجھے معلوم ہوا کہ میرا سیپوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا، میں نے وہاں جا کر وہ ہار تلاش کیا، اس تلاش نے مجھے روک لیا، وہ لوگ جو مجھے یعنی میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھتے تھے، انہوں نے حسب معمول ہودج کو اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا، ان کا یہ گمان تھا کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ اس زمانہ میں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، ان پر زیادہ گوشت چڑھا ہوا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ وہ بہت کم مقدار میں کھانا کھایا کرتی تھیں۔ اس لیے جب لوگوں نے مجھے اٹھایا تو وہ ان کو خلاف معمول نہ لگا، میں اس وقت کم عمر تھی، انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ ادھر لشکر کے روانہ ہو جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا، اپنے پڑاؤ میں پہنچی، وہاں پر کوئی بلانے والا تھا اور نہ جواب دینے والا، جہاں میں پہلے ٹھہری ہوئی تھی۔ میرا یہ گمان تھا کہ عنقریب وہ مجھے گم پائیں گے، تو پھر میں اس جگہ بیٹھی رہی، تو مجھ پر نیند غالب آ گئی، تو میں سو گئی، ابو صفوان بن المعطل السلمی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے، اگر کوئی چیز رہ جاتی تو وہ اسے پکڑ لیتے تھے، وہ صبح کے وقت میرے پاس پہنچے، تو انہوں نے مجھے سوئے ہوئے پایا، انہوں نے مجھے پہچان کر

کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، انہوں نے مجھے اپنی اونٹنی پر بٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی، ہم دوپہر کے وقت پہنچے، پس جو ہلاک ہوا وہ ہلاک ہو گیا، جس نے اس تہمت کو پھیلانے میں زیادہ حصہ لیا، وہ عبداللہ بن سلول تھا۔ تو ہم مدینہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں اس تہمت کا چرچا رہا، تو مجھے اس بات کا علم ہی نہیں تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے، تو آپ میرا حال پوچھتے، تو آپ باہر تشریف لے جاتے، حتیٰ کہ ایک دن میں کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، میں میدان یعنی قضائے حاجت کی جگہ تھی، ہم صرف رات کے وقت ہی وہاں جاتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ محترمہ اور میں دونوں اکٹھی تھیں، فراغت کے بعد ہم لوگ جب لوٹے، مسطح کی والدہ اپنی چادر میں الجھ کر لڑکھڑا گئیں، انہوں نے کہا: مسطح ہلاک ہو جائے، میں نے ان سے کہا: آپ نے یہ بہت بری بات کہی ہے، آپ اسے کیوں برا کہہ رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا آپ کو نہیں علم کہ وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا کہتا ہے؟ تب انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی، پھر میری بیماری میں اضافہ ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب میں اپنے گھر واپس لوٹی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے، آپ نے سلام کیا اور فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میری خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں چلی گئی۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: امی جان! یہ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! حوصلہ کرو، کوئی دوسری عورت ہوگی۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا واقعہ ہے کہ لوگ ایسی بات کر رہے ہیں، میرے آنسو تھمتے نہیں اور میں نیند کو سرمہ نہیں لگا سکی۔

ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو طلب کیا، جبکہ وحی میں تاخیر ہو گئی تھی، آپ ان سے اپنی اہلیہ کے حوالے سے مشورہ کریں، انہوں نے عرض کیا: آپ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا۔ آپ مزید کسی سے دریافت فرمائیں۔ آپ نے بریرہ کو بلایا اور ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ اس تہمت سے پاک ہیں۔ پھر آپ نے صحابہ کو جمع کیا اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: کون ہے جو میری مدد اس شخص کے خلاف کرے گا جو میرے گھر تک پہنچ گیا۔ سو میں نے اپنی اہلیہ میں خیر کے علاوہ کوئی چیز نہیں دیکھی، اوس اور خزرج کے لوگ لڑنے کو تیار ہو گئے حتیٰ کہ آپ انہیں ٹھنڈا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی حضرت عائشہ کی برأت ظاہر فرما دی۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت ظاہر فرما دی ہے۔

سوال نمبر 3:۔ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ من خلخال يتقعقع وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مما وقع لكم من النظر للممنوع منه وه من غيره لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تنجون من ذلك لقبول التوبة منه .

عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) دورِ حاضر کو مدنظر رکھتے ہوئے سورۃ النور کی روشنی میں شرعی پردہ پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ: اور وہ اپنے پاؤں نہ ماریں کہ ان کی جو زینت چھپی ہوئی ہے معلوم ہو جائے یعنی پازیب نہ بجائیں، اے مومنو! سب (اکٹھے ہو کر) اللہ کے سامنے توبہ کرو یعنی اس چیز کے حوالے سے جو تم سے ممنوع نظر کے حوالے سے واقع ہو چکی ہو یا اس کے علاوہ جو امور ہیں، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(ب) دورِ حاضر کو مدنظر رکھتے ہوئے شرعی پردہ پر جامع نوٹ: اسلام نے جس پردہ کا حکم دیا تھا وہ یہ تھا کہ عورت اپنی زینت کو ظاہر نہ کرے۔ زینت دو طرح کی ہوتی ہے ایک ہے ظاہری زینت اس سے مراد لباس ہے اور دوسری ہے مخفی زینت اس سے مراد زیور وغیرہ ہے۔ اس لیے مسلمان عورتیں اپنے ان اعضاء کو ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہوں مثلاً گردن، بازو اور سینہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بدن کے وہ اعضاء جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جنہیں چھپانے میں مشقت واضح ہوتی ہے۔ یعنی چہرہ، دونوں ہاتھ اور پاؤں۔ ان کو ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دورِ حاضر میں چہرہ بھی چھپایا جائے گا۔

چلتے ہوئے عورتیں زمین پر اپنے پاؤں اور زور سے نہ ماریں کہ ان کے زیور کی جھنکار سن لی جائے۔ اس لیے عورتیں بجنے والی جھانجھن نہ پہنیں، کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے: "اس قوم کی دُعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتی جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔

اسی بات سے سمجھ لینا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دُعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے، تو خاص کر عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کا سبب کیسے اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر لازم کرنے والی ہوں گی۔ پردہ کی طرف سے لاپرواہی برتنا تباہی کا سبب ہے۔

موجودہ دور میں میڈیا کے ذریعے اور دیگر ذرائع سے عورت کے پردے کو اس کے انسانی حق اور آزادی کے خلاف قرار دے کر اس کی بے پردگی کو رواج دیا جا رہا ہے۔ مغربی ممالک میں قانونی طور پر عورت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جب اور جس مرد کے ساتھ اپنا وقت گزارے اور اپنی فطرت، خواہشات کی تکمیل کرے، تو کیا نتیجہ نکلا کہ ان کا معاشرتی نظام بگڑ گیا۔ شادیاں ناکام ہو گئیں، خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ گیا، طلاقوں کی تعداد اور ناجائز بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہو گیا۔ یہ سب عورت کی بے پردگی کا سبب ہے۔

دورِ حاضر میں عورت کا پردہ کرنا محض پردہ کا نام ونشان ہی ہے۔ وہ پردہ کرتے ہوئے بھی بے پردہ نظر آتی ہیں، لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ سورۃ النور کی روشنی میں شرعی پردہ کو اپنے اوپر لاگو کریں تا کہ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرسکیں۔

سوال نمبر 4: (الف) **ولا یاتل اولو الفضل منکم** آیت کا شان نزول بیان کریں؟ نیز حضرت ابوبکر سے حضرت مسطح کا کیا رشتہ تھا؟

(ب) **لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا** میں مذکورہ مسئلہ شرعیہ کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) **ولا یاتل اولو الفضل منکم** آیت کا شان نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے حلف اٹھایا تھا کہ وہ مسطح پر خرچ نہیں کریں گے جوان کے خالہ زاد بھائی تھے اور غریب مہاجر تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا تھا۔ اس وقت جب وہ بھی واقعہ افک میں شامل ہوگئے تھے حالانکہ وہ پہلے ان پر خرچ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ چند صحابہ کرام نے بھی قسم اٹھائی تھی جس کسی نے افک میں حصہ لیا تھا وہ اس پر خرچ نہیں کریں گے۔ اس طرح یہ آیت مستند صحابہ کے حق میں نازل ہوئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسطح کا رشتہ: حضرت مسطح رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

(ب) **لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا** میں مذکورہ شرعی مسئلہ کی وضاحت: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! میرے حبیب کو پکارنے میں ایسا معمولی نہ بنالو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ یعنی میرے حبیب کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ عزت وتکریم اور تعظیم وتوقیر، نرم آواز اور عاجزی وانکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ سے پکارو: یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ۔ یعنی اس آیت مبارکہ میں جو شرعی مسئلہ ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرنا ہے، ظاہری حیات طیبہ میں بھی اور ظاہری وصال کے بعد بھی آپ کی بارگاہ کو (نعوذ باللہ) حقیر جاننا اور اس کا ادب اور اس کی تعظیم کا خیال نہ رکھنا کفر ہے۔

حصہ دوم ...... علوم القرآن

سوال نمبر 5: (الف) ایمان واسلام کے لغوی اور اصطلاحی معانی تحریر کریں نیز بتائیں کہ قرآن میں ان کا استعمال کن خاص معانی میں ہوا ہے؟

(ب) اصطلاحِ قرآن میں تقویٰ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

(ج) کفر کے معنی تحریر کریں نیز حقیقت کفر بھی زیر قلم لائیں؟

جوابات: (الف) ایمان واسلام:

(۱) ایمان کا لغوی معنی: ایمان کا لغوی معنی ہے "امن دینا"۔

اصطلاحی معنی: ایمان عقائد کا نام ہے، اس کے اختیار کرنی سے انسان عذاب سے بچ جاتا ہے جیسے توحید، رسالت اور فرشتے وغیرہ کو ماننا۔ جس کا اس آیت مبارکہ میں ہے:

قرآنی آیت: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫

اصطلاح قرآن کی رو سے ایمان کی اصل جس پر تمام عقائد کا دارومدار ہے، یہ ہے کہ بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حاکم مطلق مانے، خود کو ان کا غلام مانے کہ مومن کے جان، مال اور اولاد وغیرہ سب رسول اللہ کی ملک ہیں۔ آپ کا سب سے زیادہ ادب کرے اور آپ کی عظمت کو تسلیم کرے۔ انہی تمام معنوں میں ایمان کا قرآن میں استعمال کیا گیا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۝

دیکھو! اس آیت مبارکہ میں منافق یہودی تھے جو اللہ کی ذات وصفات اور قیامت پر تو ایمان لاتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تھے۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

اس آیت مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم مطلق ماننا ایمان ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

اس آیت مبارکہ کی رو سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جان سے بھی زیادہ ہمارے مالک ہوئے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝

اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسا لفظ بولنا جس سے گستاخی کا شائبہ بھی نکلتا ہو، وہ شخص ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۲) اسلام کا لغوی واصطلاحی معنی:

لغوی معنی: لفظ "اسلام" سلم سے بنا ہے، جس کا معنی ہے: صلح، جنگ کا مقابل چنانچہ ارشاد ربانی ہے "اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ"۔

اس طرح اسلام بمعنی صلح ہوئے۔

اصطلاحی معنی: تاہم اسلام کا اصطلاحی معنی ہے: اطاعت وفرمانبرداری۔ یہ لفظ قرآن کریم میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے، مگر کبھی یہ لفظ ایمان کے معنیٰ میں آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین، اسلام ہے''۔

قرآن میں خاص معنوں میں استعمال:

۱۔ اسلام بمعنی ایمان: جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

۲۔ اسلام بمعنی اطاعت: جیسا کہ ہے: وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

۳۔ منافق مسلمان بمعنی مطیع تو تھے مومن نہ تھے: جیسا کہ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ۔

(ب) تقویٰ کی اقسام: قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کی دو اقسام ہیں:

i- تقویٰ بدن ii- تقویٰ دل

تقویٰ بدن: تقویٰ بدن کا دارومدار اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول پر ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:

ترجمہ: ''تو جس نے اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کی ان پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (الاعراف: ۳۵)

تقویٰ دل: تقویٰ دل کا دارومدار اللہ کے پیاروں بلکہ جس چیز سے ان کو نسبت ہو جائے اس کی تعظیم و ادب دل سے کرنا اور تبرکات کا بے ادب دلی تقویٰ نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:

ترجمہ: ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔'' (البقرہ: ۱۵۸)

یہ دونوں وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پانی کی تلاش میں سات بار اتریں چڑھیں۔ غرض بزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شعائر اللہ بن جاتی ہے۔

(ج) کفر کا معنی وحقیقت کفر:

معنی کفر: کفر کا معنی ہے ''چھپانا اور مٹانا''

حقیقت کفر: ایمان کا دارومدار صرف ایک چیز ہے یعنی رسول اللہ کو کما حقہ مان لیا جائے۔ جس نے یہ مان لیا اس نے سب کچھ مان لیا۔ اس طرح کفر کا دارومدار بھی ایک ہی چیز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنا اصل کفر ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

سوال نمبر 6: (الف) عبادت کی قسمیں لکھیں اور ہر ایک کی مختصر وضاحت کریں؟

(ب) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں اور آیت قرآنی سے اس کی وضاحت کریں؟

ج) ولی کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں اور قرآنی آیات کی روشنی میں ولی کی شان تحریر کریں؟

جوابات:(الف) عبادت کی اقسام: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جانی، مالی، بدنی، اور وقتی وغیرہ لیکن اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) وہ عبادت جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہو جیسا کہ نماز، روزہ اور حج وغیرہ۔

(ii) وہ عبادت جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی ہو اور بندوں کے ساتھ بھی ہو جیسے اطاعت والدین، مرشد استاد کی خوشنودی، نبی اکرم پر درود شریف پڑھنا اور اہل قرابت کی ادائیگی وغیرہ۔ اگر ان کاموں میں اللہ کی رضا بھی مطلوب ہو جائے، تو یہ رب تعالیٰ کی عبادت بن جاتے ہیں۔

(ب) بدعت: لغوی معنی: بدعت کا لغوی معنی ''نئی چیز'' ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ کام جو ثواب کے ارادے سے دین میں ایجاد کیا جائے۔ اگر وہ کام شرع کے خلاف ہو، تو حرام ورنہ درست ہے اور کوئی مضائقہ نہیں۔

قرآنی دلیل: وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ط وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ○

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عیسائیوں نے رہبانیت اور تارک الدنیا ہونا اپنی طرف سے ایجاد کیا۔ اللہ نے اس کا حکم نہ دیا تھا۔ بدعت حسنہ کے طور پر انہوں نے یہ عبادت ایجاد کی جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں ثواب دیا۔

(ج) ولی کے معنی اور قرآنی معانوں میں استعمال: لفظ ''ولی'' لفظ ''ولایت'' سے بنا ہے، اس کے لغوی معنی دوستی کے ہیں جبکہ اس کا اصطلاحی معنی قرب، صاحب، مددگار، متصرف اور دوست کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ معبود، مالک، ہادی، وارث اور والی کے معانی میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ سورہ سجدہ میں ارشاد ربانی ہے: ہم ہی تمہارے دوست ہیں، دنیا اور آخرت میں۔

۲۔ سورہ نساء میں ہے: پس بنا دے تو ہمارے لیے اپنی پاس سے والی اور بنا دے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۳۔ سورہ تحریم میں ہے: پس نبی کا مددگار اللہ ہے، نیک مومن ہیں اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

ان آیات میں لفظ ''ولی'' قریب، دوست، مددگار اور مالک کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ولی کی شان: ولی کی شان کے حوالے سے آیات قرآنیہ درج ذیل ہیں:

۱۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی ؕ۔

۲۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

☆ ☆ ☆

☆☆☆☆

الاختبار السنوی النھائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اھل السنۃ) باکستان

شھادۃ العالیۃ "السنۃ الأولٰی" للطالبات

الموافق سنۃ ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد　　الورقۃ الثانیۃ: الحدیث و اصولہ　　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　　۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی سے دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول ...... حدیث

سوال نمبر 1: (الف) عَنْ عِبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُـہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃَ وَ النَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

(ج) مشکوۃ شریف کی روشنی میں عذاب قبر کے ثبوت پر کوئی ایک حدیث لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گواہی دے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی بندی کے بیٹے اور اللہ کا کلمہ ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے روح ہیں۔ اور جنت و دوزخ حق ہے۔ اللہ اسے جنت میں داخل کرے اس کے عمل کے مطابق۔

(ب) خط کشیدہ صیغہ کا حل: ادخلہ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از باب افعال

(ج) عذاب قبر کے ثبوت پر حدیث مبارکہ:

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جاتے ہیں، جو اسے قیامت تک نوچتے اور ڈستے رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو کبھی سبزہ نہ اگائے۔

سوال نمبر2: (الف) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) قتل کی مذمت میں حدیث مذکور کے علاوہ کوئی ایک حدیث لکھیں؟

(ج) لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ میں حسد سے کیا مراد ہے اور وہ دو افراد کون ہیں؟ تفصیل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر اس کے خون ناحق میں حضرت آدم کے پہلے بیٹے کا حصہ ضرور ہوتا ہے کہ اسی نے پہلے ظلماً قتل ایجاد کیا تھا۔

(ب) مذمت قتل کے حوالے سے حدیث مبارکہ: ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا' عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دینا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔ تب اللہ نے اس کی تصدیق کے لیے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ترجمہ: ''جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو نہیں (پکارتے) پوجتے اور نہ اس جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں۔''

(ج) لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ میں حسد کی وضاحت: کسی نعمت والے پر جلنا اور اس کی نعمت کے زوال کی خواہش اپنے حصول کے لیے کرنا حسد ہے، جو ایک بہت بڑا عیب ہے۔ یہ مطلقاً حرام ہے مگر وہ نعمت جو دوسروں کے پاس ہے اپنے لیے بھی چاہنا رشک ہے اور یہ جائز ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے الفاظ میں حسد بمعنی رشک استعمال ہوا ہے۔

دو افراد جن سے رشک کیا جا سکتا ہے: وہ دو افراد یہ ہیں:

۱۔ جسے اللہ مال دے اور وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔

۲۔ وہ شخص جسے اللہ نے علم دیا وہ اس سے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) مشکوٰۃ المصابیح کی روشنی میں حقوق مسلم تحریر کریں؟

(ب) مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ مشکوٰۃ المصابیح کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله پانچ قسم کے شہداء کے نام تحریر کریں؟

(د) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب ترجمہ کریں تینوں کپڑوں کے نام بیان کریں؟

(ہ) نجاشی کون تھے اور ان کا جنازہ کس طرح پڑھایا گیا؟ کیا غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا جا سکتا ہے؟

جوابات: (الف) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق وابستہ ہیں:

(۱) اسلام کرنے پر اس کا جواب دینا، (۲) بیمار ہونے کی صورت میں اس کی عیادت کرنا، (۳) فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا، (۴) دعوت دینے پر اسے قبول کرنا، (۵) چھینکنے پر اس کا جواب دینا، (۶) خیر خواہی کا طالب ہو، تو اس کا خیر خواہ بننا۔

(ب) عیادت کا طریقہ: مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ روایات میں مذکور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، آپ مریض سے فرماتے: "فکر نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد شفایاب ہو جاؤ گے اور یہ مرض طہارت کا سبب بنے گا۔" مریض کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہیے تا کہ مریض اور اہل خانہ کو دشواری پیش نہ آئے، مریض کو تسلی صحت دینی چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے۔

چونکہ تین دن سے پہلے طبیعت خود مرض کو دفع کرتی ہے۔ اسی لیے عام بیماریوں کا علاج پہلے دن سے نہیں بلکہ تین دن بعد شروع کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ بیمار پرسی پہلے دن ہی کی جائے، کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ: تین دن تک بیمار پرسی میں تاخیر کی اجازت ہے، اس سے پہلے عیادت کرنا مستحب عمل ہے۔

(ج) پانچ قسم کے شہداء کے نام:

۱۔ جو عورت ولادت میں مرجائے وہ شہید ہے، ۲۔ ڈوبا ہوا شخص شہید ہے،

۳۔ دب کر مرنے والا شہید ہے، ۴۔ طاعون والا شہید،

۵۔ پیٹ کی بیماری والا شہید

(د) ترجمۃ الحدیث: "بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔"
تینوں کپڑوں کے نام: ا۔قمیص ۲۔ازار ۳۔لفافہ
(ہ) نجاشی کون تھا؟: نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب تھا، اس کا نام اصحمہ تھا۔ یہ پہلے عیسائی تھا، پھر مسلمان ہوگیا۔

جنازہ کس طرح پڑھایا گیا؟: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کی موت کی خبر ملی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے، مسلمانوں کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں پڑھیں۔

غائبانہ نمازِ جنازہ کا حکم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی اس کی علاوہ آپ نے کبھی کسی مسلمان کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، نہ ہی مہاجرین میں سے اور نہ ہی انصار میں سے جو مختلف شہروں میں فوت ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ کسی صحابی نے بھی کبھی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، یہاں تک کہ کسی صحابیِ رسول نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جب آپ کا وصال ہوا۔ اس حوالے سے مذہب احناف نہایت قوی ہے کہ نماز جنازہ حاضر میت پر ہو سکتی ہے نہ کہ غائب پر۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟
(الف) حدیث مرفوع، موقوف اور مقطوع کی تعریفات لکھیں؟
(ب) حدیث منقطع، معلق اور مضطرب میں سے ہر ایک کا حکم تحریر کریں؟
(ج) حدیث صحیح کی تعریف اور اس کی صفات تحریر کریں؟
(د) حدیث صحیح کی صفت عدالت کی وضاحت کریں؟
(ہ) حدیث غریب کی تعریف کریں اور اقسام بیان کریں؟

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

مرفوع: وہ حدیث ہے جس کی سند کی انتہاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔
موقوف: اگر انتہاء سند صحابی تک ہو، تو اس کو حدیث موقوف کہا جاتا ہے۔
مقطوع: اگر سند کی انتہاء تابعی تک ہو، تو اس کو مقطوع کہا جاتا ہے۔

(ب) اصطلاحات حدیث کے احکام:

حدیث منقطع کا حکم: محذوف راوی کی حالت کے مجہول ہونے کی وجہ سے سب علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ضعیف حدیث ہے۔

حدیث معلق کا حکم: اس کی سند میں، کیونکہ ایک یا اس سے زائد راوی حذف ہوتے ہیں، اس لیے اسے مردود کہا جاتا ہے۔

حدیث مضطرب کا حکم: ایک روایت کو جب دوسری پر ترجیح حاصل ہو یا انہیں کسی مقبول صورت میں اکٹھا کرنا ممکن ہو، تو اس سے صفت اضطراب زائل ہو جاتی ہے۔ ترجیح دینے کی صورت میں راجح روایت پر عمل کیا جائے گا یا جمع کرنے کی صورت ممکن ہو سب روایات پر عمل کیا جائے گا۔

(ج) حدیث صحیح کی تعریف صفات:

تعریف: وہ حدیث جس کے راوی عادل اور تام الضبط ہوں، جو نہ تو معلل ہوں نہ ہی شاذ اور اس کی سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔

صفات: ۱۔ صحیح الذات، ۲۔ عدالت ۳۔ ضبط ۴۔ اتصال سند ۵۔ معلل

(د) صفت عدالت کی وضاحت: ہر راوی جو دوسرے سے روایت کرتا ہو وہ مسلمان، عاقل اور بالغ ہو۔ نہ تو فاسق ہو اور نہ ہی مروت سے خالی ہو۔

(ہ) حدیث غریب کی تعریف واقسام:

تعریف: وہ حدیث جس کی روایت میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

اقسام: حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں: i- غریب مطلق ii غریب نسبی

غریب مطلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے آغاز میں غرابت ہو، غریب مطلق کہلاتی ہے۔

غریب نسبی: وہ حدیث کی سند کے درمیان میں غرابت ہو، اسے غریب نسبی کہتے ہیں۔





الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

شهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات الورقة الثالثة: العقائد مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (الف) کلام اللہ حادث ہے یا مخلوق؟ نیز اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ تحریر کریں؟

(ب) قضاء کی اقسام کے نام تحریر کریں نیز واضح کریں کہ کس قسم میں تبدیلی ممکن ہے اور کس میں نہیں؟

جوابات: (الف) کلام اللہ کا حادث یا مخلوق ہونا: دیگر صفات کی طرح کلام اللہ بھی قدیم ہے، حادث یا مخلوق نہیں۔ جو قرآن کریم کو مخلوق مانے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر آئمہ کے نزدیک اسے کافر کہا جائے گا، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔

اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔ یہ قرآن پاک جس کی ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں، اسی کا کلام قدیم بلاصورت ہے۔ ہمارا پڑھنا، لکھنا اور آواز حادث ہے یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو پڑھا وہ قدیم ہے، ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا وہ قدیم۔ ہمارا سننا حادث ہے اور جو سنا وہ قدیم ہے۔ ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو حفظ کیا وہ قدیم ہے یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث۔

اللہ کی صفات ذاتیہ: اللہ کی صفات ذاتیہ درج ذیل ہیں:

۱۔حیات ۲۔قدرت ۳۔علم ۴۔سننا

۵۔دیکھنا ۶۔کلام ۷۔ارادہ

(ب) قضاء کی اقسام کے نام: قضاء کی تین قسمیں ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:

i- مبرم حقیقی ii- معلق محض iii- معلق شبیہ بہ مبرم

جس میں تبدیلی ناممکن ہے: قضاء مبرم حقیقی وہ ہے جس میں تبدیلی ناممکن ہے اور اگر محبوبان الٰہی اس کا تقاضا کرتے ہیں، تو اسی وجہ سے انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

جن میں تبدیلی ممکن ہے: قضاء معلق محض اور قضاء شبیہ بہ مبرم میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) عصمت کا معنی لکھیں نیز بیان کریں کہ عصمت کس کا خاصہ ہے؟

(ب) قرآن میں مذکورین انبیاء میں سے صرف سات کے نام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) عصمت کا معنی اور خاصہ:

معنی: عصمت کا معنی ''گناہوں سے پاک ومحفوظ ہونا'' ہے۔

خاصہ: عصمت انبیاء وملائکہ کا خاصہ ہے یعنی نبیوں اور فرشتوں کے سواء کوئی معصوم نہیں ہوتا۔

(ب) قرآن میں مذکورین انبیاء کے نام: جن انبیاء کرام کا نام لے کر ان کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے، ان میں سے سات کے نام یہ ہیں:

۱۔حضرت لوط علیہ السلام ۲۔حضرت شعیب علیہ السلام

۳۔حضرت یعقوب علیہ السلام ۴۔حضرت یوسف علیہ السلام

۵۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۶۔حضرت یونس علیہ السلام

۷۔ حضرت اسحاق علیہ السلام

سوال نمبر 3: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان کریں؟

(ب) انبیاء کرام علیہم السلام کی لغزشوں کو بیان کرنے کا حکم واضح کریں؟

جوابات: (الف) خصائص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

i- سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی گئی۔

ii- آپ کو جسم اقدس کے ساتھ معراج ہوئی۔

iii- آپ پیشوائے مرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔

iv- آپ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کبریٰ کے مرتبہ پر سرفراز فرمایا۔

v- آپ کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے۔

vi- آپ اللہ کے نائب مطلق ہیں، جو چاہے کریں، جسے چاہے دیں اور جسے چاہے نہ دیں۔

vii- آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔

viii- آپ افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں۔

ix- تمام مخلوق اولین و آخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز مند ہے۔

x- منصب شفاعت آپ کو دیا جا چکا ہے۔

xi- آپ کو مقام محمود عطا فرمایا جائے گا جس پر اولین و آخرین موافقین ومخالفین اور مومنین وکافرین سب آپ کی حمد وستائش کریں گے۔

xii- قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ آپ کے خصائص سے ہے۔

xiii- پہلے انبیاء کرام خاص مدت اور خاص قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک تمام مخلوق کے لیے مبعوث فرمائے گئے۔

xiv- آپ کی تعظیم جز و ایمان اور رکن ایمان ہے۔

xv- محال ہے کہ کوئی آپ کا مثل ہو۔

(ب) انبیاء کرام کی لغزشوں کو بیان کرنے کا حکم: انبیاء کرام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں، ان کا تلاوت قرآن میں ذکر کرنے اور روایت حدیث کرنے کے علاوہ بیان کرنا حرام اور سخت حرام ہے۔ ان سرکاروں کی اوروں کو لب کشائی کرنے کی مجال نہیں، اللہ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے، وہ اس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب سے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں۔ دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا

اور خود ان کا اطلاق کرے گا، تو وہ مردودِ بارگاہ ہوگا۔

سوال نمبر 4: (الف) کون سے کام ملائکہ کے سپرد ہیں؟ بہار شریعت کی روشنی میں لکھیں؟

(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی ارواح اور کفار کی ارواح کہاں رہتی ہیں؟

جوابات: (الف) ملائکہ کے ذمے کام: ملائکہ کے ذمے مختلف کام لگائے ہیں' بعض کے ذمہ انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے ذمہ پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق عورت کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانا، کسی سے متعلق صور پھونکنا، کسی کے ذمے روح قبض کرنا، کسی کے متعلق بدن انسان میں تصرف کرنا، کسی کے ذمہ نامہ اعمال لکھنا، کسی کے ذمہ روزی پہنچانا، کسی کے ذمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام پہنچانا، کسی کے ذمے عذاب دینا، کسی سے متعلق مردوں سے سوال کرنا، کسی سے متعلق ذاکرین کی مجالس تلاش کرنا اور بہتوں کے ذمے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہروقت حاضر رہنا ہے۔

(ب) ارواح مسلمین کا مقام: مرنے کے بعد مسلمان کی روح مرتبہ کے لحاظ سے مختلف مقاموں پر رہتی ہے بعض کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی زمین وآسمان کے درمیان، بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک، بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں، مگر جہاں بھی ہوں' ان کا تعلق جسم سے رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتے' سنتے اور پہچانتے ہیں 'جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں وہ چاہے جائے۔

ارواح کفار کا مقام: کفار کی روحیں ان کے مرگھٹ یا قبر میں، بعض کی چاہ برہوت میں، بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک، بعض کی سجین میں رہتی ہیں۔ مگر وہ جہاں کہیں بھی رہیں اپنی قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں' سنتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔ مگر کہیں آنے جانے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔





الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد	الورقة الرابعة: الفقه و اصوله	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ...... فقہ

سوال نمبر 1: (الف) فَإِذَا حَصَلَ الْإِيْجَابُ وَ الْقُبُوْلُ لَزِمَ الْبَيْعُ وَلَا خِيَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلَّا مِنْ عَيْبٍ أَوْ عَدَمِ رُؤْيَةٍ وَّالْأَعْوَاضُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى مَعْرِفَةِ مِقْدَارِهَا فِيْ جَوَازِ الْبَيْعِ.

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) و من باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع فى قفيز واحد.

عبارت میں مذکورہ مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور صاحبین کا اختلاف بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: جب ایجاب اور قبول حاصل ہو جائے، تو بیع لازم ہو جائے گی اور ان میں سے کسی کو اختیار نہ ہوگا مگر عیب یا نہ دیکھنے کی وجہ سے اور جن عوضوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو، تو بیع کے درست ہونے میں ان کی مقدار معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) مسئلہ مذکورہ میں اختلاف: اس عبارت میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص گندم کا ایک ڈھیر اس بنیاد پر فروخت کرے کہ ہر بوری ایک درہم کی ہوگی، تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بوری کی بیع جائز ہوگی جبکہ باقیوں کی باطل ہوگی۔ تاہم اگر وہ وضاحت کر دے کہ گندم کے پورے ڈھیر کی بیع اسی طرح ہوگی، تو تمام بوریوں کی بیع اسی حساب سے درست ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں بیع جائز ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) خيار الشرط جائز فى البيع للبائع و المشترى و لهما الخيار ثلثة ايام فما دونها و لا يجوز اكثر من ذلك۔

عبارت کا ترجمہ کریں نیز اس میں مذکورہ مسئلہ میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا اختلاف کریں؟

(ب) بیع فاسد اور بیع باطل میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ: خیار شرط جائز ہے بیع میں بائع اور مشتری دونوں کے لیے اور ان دونوں کو اختیار ہے تین دن یا اس سے کم کا اور نہیں ہے جائز اس سے زیادہ میں۔

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں۔

صاحبین کا مؤقف: صاحبین کے نزدیک خیار شرط کا معاملہ بائع اور مشتری کے اختیار پر ہے۔ اس لیے اگر وہ دونوں زیادہ دنوں تک اختیار دینے پر رضامند ہیں، تو جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

(ب) بیع فاسد کی مثالیں: (i) ام ولد، مکاتب اور مدبر کی بیع۔ (ii) مردار، خون، شراب اور خنزیر کی

بیع۔

بیع باطل کی مثالیں: (i) آزاد کی بیع کہ آزاد مال نہیں ہے۔

(ii) صاحب ہدایہ کے نزدیک اگر مردار یا خون وغیرہ کو ثمن بنایا اور کپڑے کو مبیع، تو یہ بیع باطل ہوگی۔

سوال نمبر3: (الف) فان قتل المشتری العبداو کان طعاما فاکلہ ثم اطلع علی عیبہ لم یرجع علیہ بشیء فی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ۔

عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد بتائیں کہ مذکورہ مسئلہ میں صاحبین کا مؤقف کیا ہے؟

(ب) درج ذیل بیوع میں سے تین کی تعریفات بیان کریں؟

(۱) مزابنہ، (۲) مرابحہ، (۳) تولیہ،

(۴) صرف، (۵) ربٰوا

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ: پس اگر قتل کر دیا مشتری نے غلام کو یا مبیع کھانا تھا اسے کھا لیا، پھر مطلع ہوا اس کے عیب پر تو کچھ بھی رجوع نہیں کرے گا، بائع پر۔ یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

صاحبین کا مؤقف: صاحبین کے نزدیک عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔

(ب) بیوع کی اصطلاحات کی تعریفات:

مزابنہ: درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو ٹوٹے ہوئے پھلوں کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا، بیع مزابنہ کہلاتی ہے۔

مرابحہ: جتنے کی چیز خریدی اس میں کچھ نفع شامل کر کے بیچنے یا فروخت کرنے، کو بیع مرابحہ کہتے ہیں۔

تولیہ: جتنے کی چیز خریدی اسی قیمت پر اس کو فروخت کرنا، بیع تولیہ کہلاتی ہے۔

صرف: وہ بیع جو ثمن کی جنس پر واقع ہو، بیع صرف کہلاتی ہے۔

ربٰوا: وہ مالی زیادتی جو بغیر عوض کے ہو یا عوض سے خالی ہو۔

قسم ثانی ...... اصول الفقہ

سوال نمبر4: (الف) وقال محمد اذا اوصی لموالی بنی فلان و لبنی فلان موال من اعلی موال من اسفل فمات بطلت الوصیۃ فی حق الفریقین لا ستحالۃ الجمع بینہما وعدم رجحان۔

ترجمہ کریں؟

(ب) مشترک اور مؤول کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ: اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی فلاں کے

بیٹوں کے موالی کے لیے وصیت کرے اور اس فلاں کے بیٹوں کے چند اعلیٰ موالی ہیں اور چند موالی اسفل ہیں۔ پھر وہ وصیت کرنے والا مر جائے، تو وصیت دونوں فریقوں کے حق میں باطل ہو جائے گی۔ ان دونوں فریقوں کے درمیان (وصیت میں) جمع کے محال ہونے اور کسی ایک فریق کے حق میں ترجیح نہ ہونے کی وجہ سے۔

(ب) مشترک ومؤوّل کی تعریفات:

مشترک کی تعریف: مشترک وہ لفظ ہے جو دو مختلف معنوں یا چند مختلف الحقائق معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے بائن، جدائی اور بیان دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مؤوّل کی تعریف: مشترک کے معانی میں سے کوئی ایک معنی غالب رائے سے راجح ہو جائے، تو وہ مؤوّل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مطلق کا حکم تحریر کریں نیز اصول الشاشی سے مطلق کی کوئی ایک مثال تحریر کریں؟

(ب) حقیقت کی تعریف اور اقسام کے نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) مطلق کا حکم: کتاب اللہ کا مطلق کہ جب اس کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو، تو خبر واحد اور قیاس سے اس پر زیادتی جائز نہ ہوگی۔

مثال: وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ۔

اس آیت مبارکہ میں خانہ کعبہ کے طواف میں وضو کی شرط نہیں پائی گئی جبکہ حدیث مبارکہ میں طواف کے لیے وضو کرنا ثابت ہے۔ اگر ہم وضو کو فرض قرار دیں تو قرآن کے مطلق پر زیادتی ہوگی لہٰذا مطلق طواف فرض ہے اور حدیث مبارکہ کی رو سے وضو کرنا واجب ہوگا۔ جس کے چھوڑنے پر دم لازم آئے گا۔

(ب) حقیقت کی تعریف واقسام: تعریف: ہر وہ لفظ جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد ہے درندہ/حیوان

حقیقت کی اقسام: حقیقت کی تین اقسام ہیں ان کے نام یہ ہیں:

i- حقیقت متعذرہ ii- حقیقت مہجورہ iii- حقیقت مستعملہ

سوال نمبر 6:- درج ذیل میں سے کوئی سی چار اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(۱) مطلق (۲) عبارۃ النص (۳) صریح

(۴) خفی (۵) عام (۶)

جواب: تعریفات اصطلاحات:

مطلق: مطلق وہ ہوتا ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے اور کوئی صفت ملحوظ نہ ہو یعنی صفت

لحاظ نہ رکھا جائے۔

عبارۃ النص: اس سے وہ حکم ثابت ہے جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو اور اس کا مقصد کیا گیا ہو۔

صریح: وہ لفظ ہوتا ہے جس کی مراد واضح ہوتی ہے مثلاً اِشْتَرَیْتُ۔

خفی: وہ لفظ جس کی مراد یا مفہوم کسی عارضہ کی وجہ سے واضح نہ ہو، نہ کہ صیغہ کی وجہ سے مثلاً اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا۔

عام: وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً (جیسے مُسْلِمُوْنَ) یا معناً شامل ہو جیسے مَنْ۔

مجاز: ہر وہ لفظ جسے اس کے غیر موضوع لہ میں استعمال کیا جائے مثلاً اَسَدٌ سے مراد رَجُلٌ شُجَاعٌ (بہادر آدمی) لیا جائے۔





الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد ثلاث ساعات — الورقة الخامسة: الادب العربی — مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

القسم اوّل ...... قصیده برده شریف

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اشعار میں سے پانچ کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب لکھیں۔

(۱) یا لائمی فی الهوی العذری معذرة
منی الیك و لو انصفت لم تلم

(۲) فان امارتی بالسوء ما اتعظت
من جهلها بنذیر الشیب و الهرم

(۳) من لی برد جماح من غوایتها
کما یرد جماح الخیل باللجم

(۴) کم حسنت لذة للمرء قاتلة
من حيث لم يدر ان السم في الدسم

(۵) استغفر الله من قول بلا عمل
لقد نسبت به نسلا لذی عقم

(۶) امن تذكر جيران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلة بدم

(۷) ايحسب الصب ان الحب منكتم
ما بين منسجم منه و مضطرم

جوابات: (الف) اشعار کا ترجمہ:

۱۔ اے مجھے ملامت کرنے والے! قبیلہ عذرہ کی مانند محبت کرنے میں میرا عذر قبول کر......اور اگر تو انصاف کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا۔

۲۔ بیشک مجھے برائی کا حکم دینے والے (نفس امارہ)! تو نے نصیحت قبول نہ کی......اپنی جہالت کی وجہ سے ڈرانے والے بڑھاپے اور انتہائی پیری کے باوجود۔

۳۔ کون ہے جو میرے منہ زور گھوڑے کو اس کی سرکشی/گمراہی سے روکے......جس طرح گھوڑے کی سرکشی کو لگاموں کے ساتھ روکا جاتا ہے۔

۴۔ کتنی بار اس نے لذتِ دنیا کو جو کہ قتل کرنے والی ہے مرد کے لیے آراستہ کیا اور اسے معلوم ہی نہ ہوسکا کہ چکناہٹ والے کھانے میں زہر ہے۔

۵۔ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں ایسی بات سے جس پر خود عمل نہ کروں......البتہ بیشک میں نے ایسے تو بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کردی۔

۶۔ کیا مقام ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد میں......تو نے ملا دیا ہے آنسوؤں کو جو تیری آنکھ سے خون کے ساتھ جاری ہیں۔

۷۔ کیا عاشق گمان کرتا ہے کہ راز محبت چھپ جائے گا......جبکہ وہ بہتے آنسوؤں اور دل بے قرار کے درمیان ہے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب:

اَنْصَفْتَ: واحد مذکر حاضر فعل ماضی از باب افعال

اِتَّعَظَتْ: واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف از باب افتعال

نَسَبْتُ: واحد متکلم فعل ماضی معلوم از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

يَحْسِبُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب حَسِبَ يَحْسِبُ۔

القسم الثانی ...... مقامات حریری

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے کوئی سے دو حل کریں؟

(الف) درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ وَآنَاتِنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰی صَنْعَاءِ الْيَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِیَ الْوِفَاضِ بَادِیَ الْإِنْفَاضِ لَا اَمْلِكُ بَلْغَةً وَلَا اَجِدُ فِیْ جَرَابِیْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا ۔

(ب) درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

تبالطالب دنيا ثنى اليها انصبابه ما يستفيق غراما بها و فرط صبابه ولو دری لکفاه مما يروم صبابه ثم انه لبداعجاجته و غيض محاجته و اعتضد شكوته و تابط هراوته ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں نیز درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

و لبثنا على ذلك برهة ينشئى لی كل يوم نزهة ويدرء عن قلبی شبهة الى ان جدحت له يد الاملاق كاس الفراق و اغراه عدم العراق بتطليق العراق و الفظته معاوز الارفاق الى مفاوز الأفاق ۔

(۱) غرارة (۲) الخبيصة (۳) شباة

(۴) المشيب (۵) الجمام

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: اور جب میں سفر کی کوہان پر بیٹھ گیا، تو مجھے افلاس نے اپنے ہم عمروں سے دور کر دیا، تو زمانے کے حادثات نے مجھے یمن کے شہر صنعاء میں پھینک دیا۔ میں اس حال میں اس میں داخل ہوا کہ میرا توشہ دان خالی تھا اور فقر ظاہر تھا۔ میرے پاس معمولی سی چیز بھی نہیں تھی۔ میرے توشہ دان میں گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہ تھا، تو میں نے وہاں کے راستوں پر پھرنا شروع کر دیا۔

(ب) ترجمۃ العبارۃ: ہلاکت و بربادی ہو طالب دنیا کے لیے جس نے اپنی توجہ اس کی طرف کر لی، جو اس سے شدت محبت اور کثرت محبت کی وجہ سے افاقہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جانتا تو اس کے لیے کافی ہوتی اس کی مراد تلچھٹ۔ پھر اس نے اپنا غبار بٹھایا، اپنا تھوک خشک کیا، اپنے مشکیزے کو بازو میں ڈالا اور اپنی لاٹھی کو بغل میں لیا۔

خط کشیدہ صیغوں کا حل:

یستفیق: واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اجوف واوی باب استفعال۔

دری: واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ناقص یائی باب ضرب یضرب۔

(ج) ترجمۃ العبارۃ: ہم ایک عرصہ تک اس پر ٹھہرے اور ہر دن پیدا کرتا میرے لیے سامان تفریح اور میرے دل سے شکوک وشبہات دور کرتا۔ یہاں تک کہ محتاجی نے جدائی کا پیالہ اس کے لیے گھولا اور گوشت نوچی ہوئی ہڈیوں کے نہ ہونے نے اسے عراق چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ نفع نہ ہونے نے اُسے دور دراز صحراؤں میں پھینک دیا۔

الفاظ اوران کے معانی:

غرارۃ:	غفلت کے عالم میں
الخبیصۃ:	مخصوص قسم کا حلوہ
شباۃ:	دھار
المشیب:	بڑھاپا
الحمام:	موت



الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

شهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۶ھ/2025ء

الوقت المحدد	الورقة السادسة: البلاغة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (الف) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام لکھیں؟

(ب) ضعف تالیف اور تنافر کلمہ کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ج) خبر کی دوسری دو اغراض مع امثلہ بیان کریں؟

جوابات: (الف) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنی اور اقسام:

لغوی معنی: بلاغت کا لغوی معنی ہے پہنچنا، انتہاء کرنا جیسے کہا جاتا ہے بَلَغَ فُلَانٌ مُرَادَهُ۔

اصطلاحی معنی: بلاغت اصطلاح میں کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

اقسام: i- بلاغت کلام ii- بلاغت متکلم

بلاغت کلام: وہ فصیح کلام جو مقتضیٰ حال کے مطابق واقع ہو۔

بلاغت متکلم: بلاغت متکلم ایسا کلام ہے جس کے ذریعے متکلم مقصود کو بیان کرنے پر قادر ہو۔ کلام بلیغ کے ساتھ جس میں غرض بھی ہو۔

(ب) تعریفات اصطلاحات مع امثلہ:

ضعف تالیف: کلام کا مشہور قانون نحوی کے خلاف جاری ہونا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسا کہ

جَزٰی بَنُوْهُ اَبَا الْغِيْلَانِ عَنْ كِبَرٍ
وَ حُسْنِ فِعْلٍ كَمَا يُجْزٰى سِنِمَّارٌ

تنافر کلمہ: کلمہ کا ایک وصف ہے جس کا تلفظ زبان پر ثقل پیدا کرے اور اس کی ادائیگی دشوار ہو جائے اگرچہ وہ اپنی جگہ فصیح ہو جیسا کہ لَيْسَ قُرْبَ قَبْرِ حَرْبٍ قَبْرٌ ۔

(ج) دیگر اغراض خبر:

☆ رحم طلب کرنے کے لیے جیسے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقولہ: "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ" ۔

☆ ضعف اور کمزوری کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت زکریا علیہ السلام کا مقولہ: "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ" ۔

☆ افسوس کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت عمران علیہ السلام کی بیوی کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ" ۔

☆ اظہار فرحت کے لیے یعنی اچھی بات کے آنے اور بری بات کے چلے جانے پر جیسے: "جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ" ۔

☆ ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے جیسے: جھوٹ بولنے کو کہا جائے: اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

☆ اظہار مسرت کے لیے جیسے: اَخَذْتُ جَائِزَةَ التَّقَدُّمِ ۔

سوال نمبر 2: (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ ہمزہ کن دو چیزوں کو طلب کرنے کے لیے آتا ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

(ب) صیغہ امر کے دوسرے معانی میں استعمال کی تین صورتیں مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) امر کی تعریف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) استفہام کی تعریف: کسی نامعلوم چیز کے بارے میں جاننے کی طلب کو استفہام کہتے ہیں۔

ہمزہ: ہمزہ تصور اور تصدیق دونوں کی طلب کے لیے آتا ہے۔

تصور کا معنی: مفرد کے جاننے کو تصور کہتے ہیں جیسے اَعَلِیٌّ مُسَافِرٌ اَمْ زَیْدٌ (کیا علی مسافر ہے یا زید)۔

تصدیق کا معنی: نسبت معلوم کرنے کو تصدیق کہا جاتا ہے، جیسے أَسَافَرَ عَلِیٌّ (کیا علی سفر پر گیا)۔

(ب) امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱۔ دعا: امر دُعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ ۔ یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲۔ التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے کے آدمی سے کہے: اَعْطِنِی الْکِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

۳۔ تمنی: جس طرح شاعر کہتا ہے:

اَلَا اَیُّھَا اللَّیْلُ الطَّوِیْلُ اِلَّا انْجَلِ
بِصُبْحٍ وَمَا الْاِصْبَاحُ مِنْکَ بِاَمْثَلِ

اے طویل رات! تو سن کہ تو روشن ہو جا، صبح بھی تجھ سے زیادہ اچھی نہیں ہے۔

۴۔ تہدید: جس طرح ارشاد ربانی ہے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی تم جو چاہو کرو۔ یہاں "اِعْمَلُوْا" صیغہ امر جھڑک کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۵۔ تعجیز: یا بکر انشروا الی کلیبا یا بکر این ابن الفراز اے بکر! تم مجھے کلیب کے مقابلہ میں کھڑا کیا کرو، اے بکر! تم کہاں بھاگتے ہو؟ یہاں "انشروا" امر کا صیغہ ہے۔

(ج) امر کی تعریف: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے کسی دوسرے سے کام کی طلب کو امر کہتے ہیں۔

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے کوئی تین اسباب سپرد قلم کریں؟

(ب) مسند الیہ کو حذف کرنے کے کوئی دو سبب لکھیں؟

(ج) مسند الیہ کی تقدیم کے کوئی دو اسباب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے تین اسباب:

(i) تقریر اور وضاحت کی زیادتی کے لیے جیسے اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ

الْمُفْلِحُوْنَ٥ (جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں، وہی کامیاب ہیں)۔

(ii) سامع غبی (کند ذہن) ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو جیسے سوال کیا جائے: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب میں کہا جائے: عُمَرُ قَالَ كَذَا جبکہ جواب میں "هُوَ قَالَ كَذَا" کہا جاتا ہے۔

(iii) مسند الیہ پر دلالت کرنے والے قرینہ کی کمزوری کی وجہ سے اس پر اعتماد کم ہو یا سننے والے کی سمجھ کمزور ہو، تو مسند الیہ کو ذکر کیا جاتا ہے جیسے زَيْدٌ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے مگر اسے سنے ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے یا اس کے ساتھ کسی اور کا بھی ذکر ہو تب ضمیر کی بجائے زید کا نام لیتے ہیں جیسے زَيْدٌ نِعْمَ الصَّدِيْقُ (زید ایک بہترین ساتھی ہے)۔

(ب) مسند الیہ کو حذف کرنے کے دو اسباب:

ا۔ محذوف کے معین ہونے پر خبردار کرنا: کبھی مخاطب کو اس بات کی تنبیہ کرنے کے لیے حذف کیا جاتا ہی کہ محذوف معین ہے، لہٰذا اس کے ذکر کی ضرورت بھی نہیں ہے، پھر اس بات میں تعمیم ہے کہ یہ تعین حقیقی ہو، یا دعائی ہو مثلاً خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔

۲۔ مقام کی تنگی کے لیے: کسی مقام کی تنگی کے لیے بھی امور مذکورہ میں سے کسی کو حذف کیا جاتا ہے مثلاً شعر ہے:

قَالَ لِيْ كَيْفَ أَنْتَ قُلْتُ عَلِيْلٌ
سَهَرٌ دَائِمٌ وَ حُزْنٌ طَوِيْلٌ

یہاں لفظ محذوف ہے، اصل عبارت یوں تھی: انا علیل۔

(ج) مسند الیہ کو مقدم کرنے کے اسباب:

ا۔ خوشی یا رنج کی جلدی: خوشی یا رنج کی جلدی کے وقت مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے: اَلْعَفْوُ عَنْكَ (معافی تیری طرف سے ہے)۔

۲۔ ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسند الیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: "لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ" (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)۔

۳۔ ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ۔
اگر فصیح بلیغ کہتے تو صحیح کہنے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

سوال نمبر 4: (الف) مسند الیہ کو علم کی صورت میں ذکر کرنے کی تین وجوہ مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ کریں نیز بتائیں یہ کس چیز کی مثال ہے؟

هٰذا الذی تعرف البطحاء و طاته

و البیت یعرفه والحل و الحرم

(ج) قصر حقیقی وقصر اضافی کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

جوابات: (الف) مسند الیہ کو علم کی صورت میں ذکر کرنے کی وجوہات:

(i) توہین کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ ذَهَبَ صَخْرٌ (صخر چلا گیا) یہاں "صخر" اہانت کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

(ii) عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے جیسا کہ رَكِبَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ (سیف الدولہ سوار ہوا)۔

(iii) کسی مخصوص معنیٰ کا کنایہ کرنے کے لیے جیسا کہ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ (ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے) لہب کا معنیٰ ہے شعلہ تو ابولہب کے لائق جہنم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب) ترجمہ شعر: یہ وہ شخصیت ہیں جن کے قدموں کے نشان کو سرزمین بطحا اچھی طرح پہچانتی ہے۔ بیت اللہ، اور حل وحرم بھی ان کو جانتا ہے۔

مثال: یہ مثال ہے اسم اشارہ کو کمال عنایت اور غایت توجہ کے لیے بیان کرنے کی ہے۔

(ج) قصر حقیقی و اضافی کی تعریفات مع امثلہ:

۱۔ قصر حقیقی: وہ قصر ہے، جس میں واقع کے اعتبار سے اور حقیقتاً قصر ہو، کسی دوسرے کی اضافت کی وجہ سے نہ ہو جیسے لَا كَاتِبَ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلَّا عَلِيٌّ یعنی شہر میں علی کے سوا کوئی کاتب نہیں ہے، یہ تب ہوگا جب حقیقت میں کوئی بھی کاتب شہر میں نہ ہو۔

۲۔ قصر اضافی: جب کسی معین شئی کی نسبت سے اختصاص ہو، تو اسے قصر اضافی کہتے ہیں مثلاً مَا عَلِيٌّ اِلَّا قَائِمٌ (صرف علی کھڑا ہے) یعنی اس کے لیے کھڑا ہونے کی صفت ہے، بیٹھنے کی صفت نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆